

مولوی محمد عبد القادر صاحب صوبہ دار

اٹوبیاوگرفی

موسوم بہ

سیرۃ الممدوح

یعنی

حالات برگزیدہ قوم منتخب روزگار عالی جناب مولوی
محمد عبدالقادر صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف ریاست حیدرآباد
دکن دام اقبالہ

جسکو

مولوی ہدایت محی الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد نے
جمع کیا اور

مطبع مفید عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھاپا



مشاہیر عہد کے حالات کے قلمبند کرنے کا دستور قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے اگر ہر عہد کے مشہور لوگون کے حالات لکھے نہ جاتے تو دنیا بھر کی ہر زبان مین اسقدر تاریخی سرمایہ موجود نہ ہوتا۔

یہ ایک مسلم امر ہے کہ ماسبق لوگون کے کارنامے آنے والی نسلون کے لیئے نہایت عمدہ سبق اور مفید فائدہ رسان نسخے ہین۔

ہر انسان کے حواس خمسہ ظاہری مین سب سے بڑھکر اطمینان دلانیوالا ذریعہ بصارت ہے اِسی لیے انسان جس شئے کو دیکھ لیتا ہے اوس کا گہرا اور یقینی اثر دل پر ہوتا ہے۔

جو اشخاص اسوقت دنیا مین موجود نہین ہین اُنکے حالات کے یقین کرنیکا دار ومدار روایت و تواتر پر منحصر ہے بخلاف اس کے کہ جو مشاہیر اِس عہد مین موجود ہین

اُن کے خصائل کا اندازہ کرنیکے لیے نہ اوس طرح روایت کی ضرورت ہے اور نہ تواتر کی حاجت۔

مصرعہ شنیدہ کئے بود مانند دیدہ

ہم اسی خیال سے ایک ایسے جلیل القدر شخص کے حالات قلمبند کرتے ہین۔ جو ملکی۔ عالی خاندان۔ معزز۔ ممتاز۔ خیرخواہ سرکار۔ ہمدرد رعایا ہے اور جس کو خدائے تعالیٰ نے مجمع صفات حمیدہ بنایا ہے وہ کون ہین؟ مستغنی عن الالقاب عالیجناب مولوی محمد عبد القادر صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف ادام اللہ فیوضہم واقبالہم تاناظرین کو تقلید کا عمدہ سبق حاصل ہو۔

اس کتاب کا نام سیرۃ الممدوح رکھا گیا ہے اس کے دو حصے ہین۔

(۱) حصہ اوّل۔ پرئیویٹ لائف (خانگی حالات)

(۲) حصہ دوم۔ آفشل لائف (ملازمت کے حالات)

راقم

بندہ خاکسار

ہدایت محی الدین

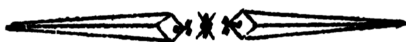
وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکن



حصہ اوّل



پرائیوٹ لائف (خانگی حالات)



باب اوّل

پیدائش و خاندانی تعلقات

ہمارے ممدوح بتاریخ ۲۹ ذی حجہ ۱۲۶۹ھ سنہ ہجری بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوے آپ شیخ صدیقی ہین آپکا جدی سلسلہ امیرالمومنین حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے اور آپکی نانہال کا سلسلہ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے۔

آپ کے پردادا مولوی محمد عارف الدین خان مغفور المتخلص بہ رونق برہان پور کے متوطن تھے۔

برہان پور ایک بڑا اسلامی شہر اور مشہور تاریخی مقام ہے جس حصہ ملک مین یہ شہر واقع ہے اسکو خاندیس کہتے ہین۔ خاندیس کی سرحد ضلع اورنگ آباد کی سرحد سے ملی ہوئی ہے۔

پچھلے زمانہ کی ضرورتون نے اِس شہر کو صدر مقام بنا رکھا تھا اور اسی سے یہ صوبہ داران ملک دکن کا مستقر یہی شہر تھا۔

سنہ ۱۷۲۰ع مین نواب نظام الملک آصف جاہ مغفور (مغفرت مآب) کا مقام بحیثیت صوبہ داری اسی نامور شہر مین تھا۔ اور یہین سے عظیم الشان ریاست دکن کی زمام حکومت اونہون نے اپنے ہاتھہ مین لی تھی۔

مرہٹون کے پر آشوب زمانہ کے ہولناک انقلاب اور علم و ہنر کی ناقدردانی نے اِس شہر کے مشہور خاندان کے اعلیٰ ممبر مولوی محمد عارف الدین خان کے خیال کو اس جانب رجوع کیا کہ موروثی وطن کو خیرباد کہا جائے چنانچہ آپ برہان پور سے رونق افروز شہر مدراس ہوئے۔ نواب والاجاہ والی ریاست مدراس نے آپ کے علم و فضل کی بیحد قدر و منزلت کی اور ملک الشعرا کا اعلیٰ خطاب عطا کیا۔

تذکرہ صبح وطن جسمین شعرا کے حالات درج ہین اور جو مدراس مین سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین طبع ہوا ہے اُس مین آپ کی نسبت جو کچھہ لکھا ہے اُس کی نقل بجنسہ ہم یہان درج کرتے ہین۔

رونق تخلص عارف الدین خان فرزند حافظ محمد معروف بن حافظ محمد عارف الدین برہان پوریست کتب درسی فارسی از غلام محی الدین مغفور معجز خوانده و مشق سخن از آگاه مرحوم کرده۔ طبع وارستہ و آزادانہ داشتہ از ملازمان و مصاحبان و ہم فکران تاج الامرا ماجد بود و سجع نام خود بہ اسم جد پدری این عنوان بر صفحہ بیان ثبت نمود۔

یوسف روز عارف است شد زان عارف تو

از مدتِ دراز جانب حیدرآباد شتافت چنانچہ درین ہنگام ہمانجا سکونت میدارد
شمع فکرش محفل سخن را چنین رونق میدہد۔

صاحب تذکرہ صبح وطن نے آپ کے بہت اشعار اپنی کتاب مین لکھے
ہین بخیال طوالت ہم تمام اشعار کو یہان درج کرنے سے مقصر ہین اس لیے اختصار
پر اکتفا کرتے ہین ؎

طبع آزادان شود وارستہ از بند خطر		درگذشتن آتش و آب است یکسان سایہ را
یابد آسائش بہ زلف او دل مشتاق وصل		بیشتر جوئید رونق تشنہ کامان سایہ را
میکند افتادگی آزاد از بیم خطر		شیر با این رعب کی سازد ہراسان سایہ را
خاکساری خضر راہ او مگر گردیدہ است		نیست در صحرا نوردی بیم نسیان سایہ را
	ولہ	
جوئے از وسعتِ دل وام کردند		سرشت چرخ مینا فام کردند
بچشم مست او چون ہمسری کرد		مشبّک دیدہ با دام کردند
ہمہ اعضائے انسان یافت تسکین		مگر دل را چہ بے آرام کردند
کریمان را عجب تسخیر دلہا است		خطوط دست احسان دام کردند
بسان مردمک رونق در آغاز		سیہ بختی مرا انعام کردند
	ولہ	

بقائے محض شود از سر عدم برخیز	بسیر گلشن نیرنگی قدم برخیز
زلاله داغ دلی وام کن به فصل بہار	بسوئے وحشت نگر از سر ارم برخیز

ولہ

نہ بہر دور مئے و جام بادہ مے گریم	چو شیشہ از پئے آن روئی سادہ می گریم
بشوق دیدن آن ماہ رو چو آئینہ	سرے بہ زانوئے حیرت نہادہ می گریم

ولہ

زلف گوید کہ نگارے دارم	شانہ لافد شب تارے دارم
چہرہ دم زد کہ بہارے دارم	کاکل آشفت کہ تارے دارم
عکس آن سنبل و نرگس چو فتد	گوید آئینہ بہارے دارم
رونق تازہ بہ دل عشقم داد	ہوس تازہ نگارے دارم

کتاب تذکرۃ الشعرا مولفہ سید مرتضیٰ المتخلص بہ بنیش میں جو ۱۲۶۸ھ ہجری میں طبع ہوئی ہے بہ صفحہ (۱۰۶) یہ درج ہے۔

۹

رونق تخلص عارف الدین خان بن حافظ محمد معروف برہان پوری الاصل است نسبت تلمیذ یا معجز دا آگاہ میدارد شعرش سادہ و پرکار و پختہ و استوار و نزد اہل انصاف ملک الشعرائے سزاوار۔ از مصاحبین ہم خیالان تاج الامرا ماجد بودہ بعد فوت ماجد کہ قدردان جوہرش بود طبعش وارستگی بہم رسانید چندے بہ ہمین حال درین جا گذرانیدہ آخر سرے بحید رآباد کشید اکنون ہمانجا است از خیالات بلند اوست

اس کے بعد حضرت رونق کے منتخب اشعار مندرج ہین جن کو بخوف طوالت ہم درج نہین کرسکتے ۔

عرصہ کے بعد آپ مدراس سے بلدہ حیدرآباد آگئے اور یہین مستقل سکونت اختیار فرمائی آپ کے علم وفضل وشاعری کی تشہیر بلدہ مین اسقدر ہوئی کہ ہزارہا اشخاص نے آپ کی شاگردی کو اپنا افتخار اور آپ کے سامنے زانوے ادب تہ کرنے کو اپنا سرمایۂ ناز سمجھا ۔ آپکو شطرنج کھیلنے کا بہت شوق تھا اور اسقدر ملکہ تھا کہ کوئی آپ کا مدمقابل نہ تھا آپکا یہ مقولہ تھا کہ میرے اس شوق کا اثر نسلاً بعد نسل میری اولاد مین رہیگا ۔ اور وہ شطرنج خوب کھیلیگی ۔ آپ کے چار فرزند تھے ۔

(۱) مولوی غلام زین العابدین صاحب (۲) مولوی محمد مہدی صاحب ۔ واصف تخلص (۳) مولوی محمد رشید الدین صاحب (۴) مولوی محمد حمید الدین صاحب ۔ مولوی محمد مہدی صاحب واصف ہمارے ممدوح کے دادا تھے آپ ۱۲۱۰ھ مین پیدا ہوئے ۔ آپ علم فارسی ۔ عربی ۔ انگریزی ۔ مین اعلی درجہ کی لیاقت رکھتے تھے اسکے علاوہ ترکی ۔ فرنچ ۔ اردو ۔ تلنگی ۔ مرہٹی کی بھی نوشت خواند مین کافی مہارت آپکو حاصل تھی ۔ شعر وسخن مین آپ ید طولی رکھتے تھے اوس عہد کے مشہور شعرا مین آپ سرآوردہ تھے ۔ آپ کی تصانیف کثیرہ سے آپکی اعلی قابلیت ۔ آپکی خداداد ذکاوت اظہر من الشمس ہے ۔

آپ نہایت غیور اور مستقل مزاج تھے آغاز شباب مین آپ کی شادی ہوچکی تھی ۔

آپ ہنوز ملازم نہین ہوئے تھے - اور سسرال مین رہا کرتے تھے کہ ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ نے سالن کو بدمزہ کہا - خادمہ پنکہا جہل رہی تہی گستاخی سے کہنے لگی کہ: میاں نہ کہین نوکری کرتے ہین نہ کچھہ کماتے ہین - لیکن مزہ دار کہانے مانگتے ہین - یہ سنتے ہی آپ نے کہانے سے ہاتہہ کہینچ لیا اور اپنی بی بی سے فرمایا کہ جب تک مین نوکر نہو جاؤن نہ تو اس گہر مین رہونگا اور نہ یہان کہاؤن گا - یہ کہکر آپ وہان سے روانہ ہوکر اکتساب وتحصیل وتکمیل علوم کی جانب ہمہ تن ایسے مصروف ہوئے کہ علوم فارسی وعربی - انگریزی کو ختم کرکے چہوڑا -

نواب سر سالار جنگ اوّل کے ابتدائے عہد وزارت مین مدرسہ دار العلوم کے عربی پروفیسر مقرر ہوئے -

بلدہ حیدرآباد مین یہ ایک مشہور مدرسہ ہے - تمام ممالک محروسہ سرکار عالی مین یہی ایسا کالج ہے جہان عالم وفاضل کی سند دیجاتی ہے ابتک یہ کالج عمدہ حالت مین ہے پہلے پہل جب اس عہدہ کی تنخواہ آپ کو ملی تو آپ نے اوسکی نصف رقم کا انعام اُس خادمہ کو دیکر فرمایا کہ تیری اوس روز کی گفتگو نے مجھے یہ دن دکہایا ہمیشہ مین تجھے یاد رکہون گا -

بمقام بلدہ حیدرآباد سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین آپ کی رحلت ہوئی -

تذکرہ صبح وطن مین آپ کی نسبت جو لکہا گیا ہے اُس کی نقل یہان درج کیجاتی ہے

واصف تخلص محمد مہدی ابن محمد عارف الدین خان رونق در سنہ یکہزار ودو صد ہفت ہجری بہ بلدہ مدراس متولد شد - علم فارسی پیش پدر خواند مشق سخن چندی پیش پدر کرد

پس به یمن صحبت فصحای عجم بجاے رسید و علم عربی از فضلاے اینجا حاصل کرد

من نتائج افکاره۔

ولہ

شده واصف زبس ممتاز اندر موشگافی ها
ز بیت ابروش خوانند دیوان هلالی را

ولہ

از آب دیده تلخ نه شد عیش مردمک
آرے گرفته مردم آبی وطن در آب

بازار قدر اهل هنر دشت غربت است
نگرفته زان گهر وطن خویشتن در آب

ولہ

ساقی از پنبه به بزم از سر مینا گیرد
کار عشاق ز پستی ره بالا گیرد

تا سر نخل مرادم نه پرد طائر بخت
بال پرواز مگر از پر عنقا گیرد

ولہ

بے محابا وا مکن ساقی دهان شیشه را
بر سر خود دختر رز از پنبه چادر میکند

باز ماز چشمت گرفته سطر گویائی قلم
با کمال خاموشی دائم سخن سر میکند

ولہ

روئے من شد زرد در عشق بتی زاهد بها
کیمیا آموز از بس خاک را زر کرده ام

چون هر گردد ابر نیسان واصف از من فیضیاب
دیده گریان خود دریائی گوهر کرده ام

ولہ

محبت اینقدر باید مروت اینچنین شاید	چو بردی دل ز من پیمان الفت باد گر بستی
دل صد پارہ ام شد جمع چون دیدی بسوی من	پریشان نسخۂ را شیرازہ از تار نظر بستی

کتاب تذکرۃ الشعرا مین آپ کی نسبت یہ لکھا ہے۔

واصف تخلص مولوی محمد مہدی بن محمد عارف الدین خان رونق مرد خوش اوقات صاحب کمالات است و او بیشتر در صحبت فصحا ے اہل عجم بودہ اکثر محاورات آن را دریافتہ و از فضلاے اینجا کسب علوم عربیہ کردہ تالیفات و تصنیفات متعدد دارد و اشعارش در کمال فصاحت و خوش ادائیست۔ مولف در ملاقات اول جواہر او را شناختہ باہم عہد قدیمی داریم کہ شعر خود را از نظر یکدیگر گذرانیدہ باشیم و گر سقمی بنظر در آید بے تکلفانہ دخل نمائیم و او بندہ را نا چیز نمی داند در تذکرہ مولفہ خود معدن الجواہر بر اشعار جناب ناصر علی سرہندی و دیگر اساتذہ دخلہا نمودہ صحت و عدم صحت آن بر راے اولوا الالباب مفوض کردہ شد از مدت دو سال حضور بندگان عالی بہ مقتضاے قدردانی و جواہر شناسی او را در مشاعرہ یاد فرمودہ نوازش ہا بحال او نمود۔ اکنون خدمت مترجمی محکمہ عالیہ باو مرجوع است غرض واصف بخوبی ہاست و اوقات شریف او ہمیشہ در تالیف و تصنیف کتب دینیہ و وعظ و نصیحت مصروف می باشد۔

مولوی محمد مہدی موصوف کے فرزند جناب مولوی محمد عبد الرحمن صاحب تھے۔ آپ کو علم عربی و فارسی و انگریزی مین اعلی درجہ کی لیاقت حاصل تھی آپ اپنے والد ماجد کی جگہ مدرسہ دار العلوم مین عربی و فارسی کے پروفیسر مقرر ہوئے آپ

سرکار عالی سے ماہانہ ایک سو روپیہ منصب پاتے تھے۔

شعروسخن مین بھی آپ کو ملکہ تھا آپکا تخلص یاد تھا آپ بڑے پرہیزگار منکسرالمزاج پابندوضع۔ پرے درجہ کے خلیق تھے۔ اسقدر رقیق القلب تھے کہ کسی کا دل دکھانا ذرا بھی گوارا نہ فرماتے تھے ہر شخص کی ہمدردی آپکا خاص شیوہ تھا کسی کے دل کے خوش کرنے کو عمدہ عبادت اور کسی دل کے دکھانیکو بدترین گناہ سمجھتے تھے آپکے نزدیک پیادہ پائی سواریون پر مرجح تھی حالانکہ متعدد سواریان موجود تھین آپ ہمیشہ یہ شعر خواجہ حافظ شیرازی کا پڑہا کرتے تھے ؎

مباش در پے آزار وہرچہ خواہی کن	کہ در طریقت ما غیر ازین گناہے نیست

آپ فرمایا کرتے تھے کہ بُری صحبت کا اثر اشراف کو کمینہ بنا دیتا ہے۔ آپ کفایت شعار اور محتاط تھے آپ اپنی ماہوار کا ایک ربع حصہ ہمیشہ محفوظ رکہا کرتے تھے تاکہ ضرورت کے وقت کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہو یہی وجہ ہے کہ عمر بہر آپ مقروض نہین ہوئے سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین بمقام بلدہ حیدرآباد آپکی وفات ہوئی۔

ہمارے ممدوح عالیجناب مولوی محمد عبدالقادر صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ دام اقبالہٗ آپ ہی کے فرزند رشید ہین۔



باب دوم

کم سنی و ابتدائی تعلیم

ہمارے ممدوح کی ترتیب ابتدا ہی سے والدین کی نگرانی مین عمدہ طریقہ پر شروع ہوئی جناب مولوی محمد عبد الرحمٰن صاحب کو اپنے بڑے فرزند مولوی محمد عبد القادر صاحب ممدوح کی نگرانی مین بہت دلچسپی تہی اور عموماً تربیت مین اونکو بیحد ملکہ تہا ایک دفعہ ہمارے ممدوح نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ اگر نعمت خانہ مین مٹہائی ہو تو مجہکو دیجئے - اس زمانہ مین ہمارے ممدوح کو کہانسی تہی آپ کی والدہ ماجدہ نے اس خیال سے کہ مٹہائی کہانے سے کہانسی مین زیادتی ہوگی - فرمایا کہ مٹہائی خرچ ہوچکی - جناب مولوی محمد عبد الرحمٰن صاحب کو یہ کہنا ناگوار ہوا - مخاطب ہوکر فرمایا کہ - کیا تم بچے کو جہوٹ سکہاتی ہو - صاف کہدو کہ مٹہائی موجود ہے لیکن تم کو نہین دیجا سکتی اس وجہ سے کہ تمہاری کہانسی اس سے بڑہ جائیگی -

ہمارے ممدوح نے کسی امر پر برہم ہوکر قدیم خادمہ کے منہ پر طمانچہ مارا اسکی اطلاع جناب مولوی محمد عبد الرحمٰن صاحب کو ہوگئی آپ نے ہمارے ممدوح کی نسبت فرمایا کہ تمنے سخت بیجا حرکت کی جبتک تم خادمہ سے معذرت کرکے اوسکو خوش

نہ کروگے گہر مین رہنے کے لایق نہ رہوگے۔ ہمارے ممدوح نے بہ تعمیل حکم۔ خادمہ سے معذرت کی اور معافی چاہی خادمہ نے آکر کہا کہ حضرت اب معاف کردیجیے۔ تب کہین حضرت موصوف کا غصہ فرو ہوا اور فرزند سے فرمایا کہ کسی کا دل دکہانا بہت بڑی چیز ہے جو انسان کسی کا دل نہین دکہاتا ہے اور دلون کو خوش کرتا ہے وہ اعلی مرتبہ پر پہونچتا ہے اور یہ شعر پڑہا ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است	از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است

ہمارے ممدوح کو بسم اللہ خوانی کی تقریب کے بعد ہی کلام مجید آپ کی والدہ ماجدہ نے پڑہایا زیادہ عرصہ نہ گذرا تہا کہ کلام مجید کی پڑہائی ختم ہوئی ہدیہ کی تقریب نہایت دہوم دہام سے منائی گئی کثرت کے ساتہہ لوگ مدعو کیے گیے۔ ہمارے ممدوح کہتے ہین کہ اس تقریب مین مجہے ایسی مسرت حاصل ہوئی کہ پہر کسی تقریب مین ایسی مسرت حاصل نہین ہوئی۔ ہمارے ممدوح کے والد ماجد ہمارے ممدوح کو ساتہہ لیکر اپنے ایک دوست کے مکان پر گیے تہے وہان کمپونڈ مین بکثرت پہولون کے درخت تہے ہمارے ممدوح نے صرف ایک پہول کو توڑا ممدوح کے والد ماجد نے اوسوقت صرف یہ فرمایا کہ تمنے یہ بیجا حرکت کی لیکن گہر آنیکے بعد بید سے ممدوح کے ہاتہہ پر مارا اور فرمایا کہ غیر شخص کے مال کو بغیر اجازت کے لینا نہ چاہیے اس سے چوری کی بری عادت پیدا ہوجاتی ہے ممدوح کو اس امر کی سخت تاکید ونگرانی رہی کہ بازاری لڑکون کے ساتہہ کہیلنے نہ پائین اور اس امر کی اجازت

اور ہدایت تھی کہ شریف لڑکوں کے ساتھہ ضرور کھیلیں آپ کے والد ماجد نے تاکید کی تھی کہ جس کھیل کو تمہارا دل چاہے کھیلا کرو لیکن کوئی کھیل چھپا کر نہ کھیلو۔ کبھی آپ تنہا باہر جانے کے مجاز نہ تھے آپکو جب کبھی باہر جانے کی ضرورت ہوتی کوئی قابل اطمینان شخص آپکے ہمراہ ضرور ہوتا تھا۔

آپ نے اپنے مکان پر "پتنگ" بازی بھی کی ہے۔ کم سنی سے ہی آپکی طبیعت میں بڑے درجہ کی ذکاوت اور ہوشیاری تھی اپنے تمام ہم سن لڑکوں اور ہم چشموں میں آپ ذکی الطبع فہمیدہ۔ غیور۔ صحیح المزاج تھے۔ یہ حسن اتفاق تھا کہ آپکو اپنے ہی قرابت داروں کے لڑکوں سے ہمیشہ میل جول اور کھیلنے کے موقع ملے اور کسی رذیل یا بازاری لڑکے کی صحبت کا اثر آپ تک پہونچنے نہ پایا۔

ہمارے ممدوح کو کم عمری سے شطرنج کھیلنے کا شوق پیدا ہوا اپنے تمام ہم عمر لڑکوں میں آپ عمدہ طریقے پر شطرنج کھیلتے تھے اس وقت تک آپکو شطرنج سے دلچسپی ہے اور کبھی کبھی وقت فرصت یہ مشغلہ رہتا ہے آپ کے جد اعلیٰ حضرت عارف الدین خان رونق مغفور کی پیشین گوئی صادق آرہی ہے کہ آپ کے خاندان کے تمام ممبر شطرنج کھیلنے میں مشاق ہیں۔

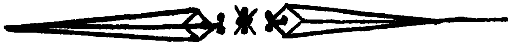
آپکی صحبت قابل اطمینان تھی آپ ابتدا ہی سے محنت کے عادی تھے آپنے کبھی آرام طلبی کو پسند نہیں کیا اسی زمانہ سے آپکو شکار کا شوق بھی شروع ہوا آپنے اپنے والد کی اجازت سے پچیس روپیہ کی ایک بندوق خرید کی جس سے فرصت کے وقت

پرندون کا شکار کیا کرتے تھے۔ گھوڑے کی سواری سے بھی آپ کو خاص طور پر دلچسپی تھی۔

(۸) سال کی عمر مین آپ مدرسہ دارالعلوم مین داخل ہوئے اور اپنے والد ماجد سے پڑھنا شروع کیا۔ آپ نہایت شوق اور محنت سے پڑھا کرتے تھے اسی وجہ سے ہر امتحان مین آپ بدرجۂ اول کامیاب ہوتے تھے۔



باب سوم



شباب واعلی التعلیم

پندرہ سال کی عمر تک آپ علوم فارسی وعربی کے حاصل کرنے مین کامل طور پر مصروف رہے علم فارسی مین ظہوری رقعات ابوالفضل - طغرا اور علم عربی مین صرف نحو ومعقول کی کتابین اپنے والد ماجد سے ختم کین -

آپ نے اپنے جد بزرگوار حضرت مولوی محمد مہدی صاحب واصف مغفور کے شوق دلانے سے مدرسہ دارالعلوم کی شاخ انگریزی مین انگریزی پڑھائی بھی شروع کی انگریزی مین ابتدائی کتابون سے لیکر علم ادب - تاریخ - جغرافیہ - حساب - اقلیدس جبر ومقابلہ کی تعلیم پائی اسکے بعد آپ حیدرآباد انجینرنگ کالج مین جہان کے پرنسپل مسٹر ولکسن تھے شریک ہوئے -

جسوقت سے آپ نے طالب علمی کے شاہراہ پر قدم رکھا اپنے وقت کو دنیا ومافیہا سے عزیز تر سمجھا یہ نکتہ آپ کے ذہن نشین ہوچکا تھا کہ دنیا مین وقت سے زیادہ قابل قدر چیز کوئی نہین ہے اور ہر انسان کی ترقی کی کنجی یہی ہے - بیکار تضیع وقت کو آپ ہمیشہ نفرت کی نگاہون سے دیکھتے رہے -

صبح کے پانچ بجے سے رات کے گیارہ بجے تک آپ نے اپنا ٹایم ٹیبل مقرر کر رکھا تھا جس کی تعمیل آپ بڑی پابندی سے کیا کرتے تھے۔

اِس کے ساتھ ہی آپ کو جسمی ورزش کشتی و ہواخوری و اصول حفظان صحت کا پورا لحاظ تھا۔

استادون کی اطاعت اور ان کے احکام کی پوری تعمیل آپکا خاص فریضہ تھا۔ عنفوان شباب سے آپکو گانا سُننے کا بھی شوق تھا۔ آپ فرصت کے وقت تفریح کے لیے رقص و سرود کی مجلسون مین بھی جاتے تھے لیکن اِس سے آپکی تعلیم کا کوئی ہرج نہ ہوتا تھا۔

طالب علمی کے زمانہ سے آپنے ترکی لباس اختیار کیا جو حفظان صحت کے قواعد کے مطابق ہر موسم کے مناسب اور خوش نما ہونیکے علاوہ سواری فسکار ٹینس کرکٹ کھیلنے مین آرام دہ ثابت ہو چکا ہے۔

جوانی کے جذبات اور شباب کے ولولون سے آپکی علمی رفتار مین کوئی تغیر نہیں ہوا۔

جب آپ انجنیرنگ کالج مین تعلیم پا رہے تھے اور آپ کا سن (۱۸) سال سے زیادہ نہ تھا سررشتہ صفائی بلدہ مین اسنائے صفائی کے تقرر کا مسئلہ سرکار سے طے ہوا حکیم سید علی صاحب مرحوم صدر مہتمم صفائی بلدہ تھے جن سے ہمارے ممدوح کے والد ماجد کو بہت اتحاد تھا۔ ہمارے ممدوح کے والد ماجد نے اپنے ہونہار فرزند

(ممدوح) کی ماموری کے لیئے اُن سے سفارش فرمائی جسکو صدر مہتمم صاحب صفائی نے نہایت مسرت کے ساتھہ منظور فرمایا ہمارے ممدوح کے والد ماجد نے گہر آکر ہمارے ممدوح کو نوکری کا مژدہ سنایا - ہمارے ہونہار ممدوح نے نہایت ادب کے ساتھہ عرض کیا کہ جب تک انجنیرنگ کالج سے مین سند حاصل نہ کرلون مین کوئی نوکری قبول نہ کرون گا - مجہے معاف فرمائیے آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ ساٹھہ روپیہ کی نوکری ملتی ہے اس کو اختیار کرنا چاہیئے - اسپر بہی ہمارے ممدوح نے عذر خواہی کی اور اِس عہدہ کو قبول نہ کیا - ایک ایسے نوجوان شخص کا ساٹھہ روپیہ ماہوار کی ملازمت سے انکار کرنا باوجود اِس کے کہ اوسکے گہر ایسا متمول نہو جو اُسکو ہمیشہ کے لیے ملازمت سے بے نیاز رکہے - غور کے قابل ہے -

یہ واقعہ ممدوح کی بیحد اولوالعزمی - تکمیل تعلیم کا خیال - مستقل مزاجی - دانشمندی کو اچہی طرح ثابت کرتا ہے ممدوح کے ذہن نشین یہ بات تہی کہ اسوقت تو مجہے صفائی کی امینی مل رہی ہے اگر مین اپنے فن مین کمال حاصل کرلون گا تو بالیقین امینی سے بلند تر عہدہ حاصل کرسکون گا -

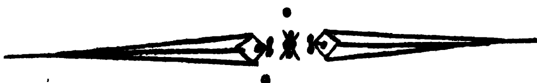
اس مین کچہہ شک نہین کہ جس شخص پر خدائے تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوتا ہے اوس کے ارادون مین استحکام اور اوسکی ہمتین بلند ہوتی ہین اور یہ امر یقیناً اعلیٰ مراتب پر پہونچاتا ہے - جسوقت ہمارے ممدوح نے امینی کی خدمت قبول کرنے سے صاف انکار کیا تہا آپ کو یہ تردد ہوگیا تہا کہ خدانخواستہ اگر مجہے اپنے ارادہ مین ناکامی ہوئی

تو نہایت خفت اور شرمندگی ہوگی اِس واقعہ کے بعد اکثر کالج کو جاتے وقت چپکے سے یہ پڑھ لیا کرتے تھے " السعی منی والاتمام من اللہ تعالیٰ "

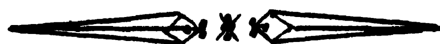
حسن اتفاق اس کو کہتے ہین کہ اس واقعہ کے کیے سال کے بعد جب ضلع میدک سے عہدہ مہتممی تعمیرات و مددگار مہتمم صفائی برون بلدہ پر آپکا تبادلہ ہوا تو آپ کے اجلاس پر اُمنائے صفائی حاضر ہوکر ہو روزانہ رپورٹین پیش کرتے تھے اسوقت آپکو اپنا یہ واقعہ یاد آگیا تو خداوند کریم کا دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ " اے خداوند پاک اگر تو میرے دل مین وہ مضبوط ارادہ پیدا نہ کرتا اور مین خدمت امنی صفائی کو قبول کر لیتا تو آج مین بھی مثل اِن امینون کے کسی مہتمم کے سامنے کھڑا ہوکر رپورٹ پیش کرتا اور یہ تیری ہی عنایت ہے جو تو نے مجھے اِن اُمنا کا افسر کیا ہے "

حیدرآباد انجنیرنگ کالج مین آپ نے غیر معمولی محنت کے ساتھ علم پیمائش۔ لیولنگ تعمیرات کے بہت سی کتابین پڑھین اور علم ریاضی کی ہر شاخ کو مکمل کرنے کے بعد ۱۲۸۱ فصلی مین انجنیری کے امتحان مین بدرجہ اعلی کامیابی حاصل کی۔

عہدہ سرکاری پر مامور ہونیکے ایکسال کے بعد آپ پراکٹکل اگزامنشن (انجنیری کا عملی امتحان) مین کامیاب ہوے اور ۱۲۹۴ فصلی کے امتحان مال دوم سوم تعلقداری مین بھی بدرجہ اعلی کامیاب ہوئے۔ فقط۔



باب چہارم



مذہب وعادات واخلاق

آپ سنی المذہب ہین تقلید کو ضروری سمجھتے ہین حنفی مقلد ہین اور آپ تعصب کو سخت ناپسندیدہ خیال کرتے ہین۔

عادتاً آپ بہت صبح بیدار ہوتے ہین رات کا زیادہ حصہ بہی اگر بیداری مین صرف ہوتا ہم پانچ بجے بیدار ہونے مین فرق نہین آتا طلوع آفتاب کے بعد آپ چائے پیکر گہوڑے پر سوار ہوتے ہین اور کم از کم دس میل کا چکر لگا کر واپس آجاتے ہین۔

آپ گہوڑے کی سواری مین بہت مشاق ہین ہمیشہ سواری کے متعدد گہوڑے آپ کے پاس رہتے ہین عموماً دیہات کا دورہ تنقیح آپ گہوڑے پر فرماتے ہین۔ ہنوز آپ کے مزاج مین پہرتی چستی۔ مستعدی مثل نوجوان کے ہے مشی کی اس قدر مشق ہے اور اس درجہ تیز رفتار ہین کہ جو لوگ ساتھہ چلتے ہین وہ تہک جاتے ہین بعض وقت کہیتون کی تنقیح اور حدود کی جانچ اسی حالت مشی مین فرماتے ہین آپ کو کم عمری سے شکار کا شوق ہے اور تا حال اس شوق مین کمی نہین ہوئی آپ بندوق کا نشان خوب لگاتے ہین آپ کی مضبوط طبیعت اور سواری و مشی کی مشاقی و محنت

پسندی اس شوق کو دوبالا کر رہی ہے - آپ بلرڈ بھی خوب کھیلتے ہین اور ٹینس کا
آپ کو بہت شوق ہے روزانہ آپ اسکے عادی ہین آپ مین بڑی خوبی یہ ہے کہ
سخت - جسمی اور دماغی محنت کے بعد بھی آپ کسلمند پائے نہین جاتے شاید ہی
آپکو کسی نے انگڑائی یا جمائی لیتے ہوئے دیکھا ہو -

باب سوم - مین بتایا گیا ہے کہ ابتدا سے آپ وقت کے پابند ہین اب بھی
آپ اپنے وقت کو بہت عزیز رکھتے ہین صبح گھوڑے کی سواری سے فارغ ہونیکے
بعد آپ سرکاری کام مین مصروف ہو جاتے ہین کامل چھ گھنٹے سرکاری کام مین آپ
بسر کرتے ہین ۱۱ بجے رات کو آپ آرام فرماتے ہین انگلش سوسائٹی کے قواعد و ضوابط
سے آپ پورے ماہر اور عمدگی سے اُسپر عمل فرماتے ہین - کبھی کبھی فرصت کے وقت
شطرنج بھی کھیلتے ہین اور آپ کی ہر چال بڑی گہری اور باریک ہوتی ہے آپکا پرایوٹ
انتظام نہایت عمدہ ہے آپکا ہر خانگی ملازم آپ کا شیدا اور آپکے عمدہ برتاؤ کا فریفتہ
ہے کسی نے بہت کم دیکھا ہوگا کہ آپ نے اپنے کسی خانگی ملازم پر اوسکے سخت
قصور پر بھی غصہ ظاہر کیا ہو -

آپ اپنے خانگی ملازم کو جب کبھی کوئی حکم یا ہدایت دیتے ہین - وہ نہایت
نرم الفاظ اور لہجہ مین ہوتی ہے آپ مین درگزر کا بہت مادہ ہے اگرچہ عادتاً آپکی
گفتگو مختصر ہوتی ہے - لیکن وہ نہایت شستہ ہین - جامع اور مانع الفاظ مین ہوتی ہے
آپ کی ہر بات سے متانت اور سنجیدگی ظاہر ہوتی ہے پیچیدہ باتین آپ کو سخت

ناپسند ہین - جس طرح آپکی تقریر صاف ہوتی ہے - آپکا خط - عبارت - مطلب بھی پاکیزہ ہوتا ہے - آپ بالطبع تحریر و تقریر مین درشتی - طنز آمیزی - نا ملایم الفاظ بوجہ طوالت کو کبھی دخل نہین دیتے آپ کے اخلاق نہایت وسیع ہین ہر کس و ناکس کے ساتھ آپ خوش اخلاقی کا برتاؤ کرتے ہین -

آپکی کشادہ پیشانی اور منور چہرے سے خلق کی عمدہ شان جلوہ گر ہے آپ کی ملاقات سے ہر شخص خوش ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ سے چند دفعہ ملاقات کرے تو منہ ورہ گرویدہ احسان ہو جاتا ہے - آپ سخی اور مہمان نواز ہین مہمانون اور ملاقاتیون اور ماتحتون کو اپنے ساتھہ ہمطعامی کی عزت بخشتے ہین آپ کے مزاج مین پرلے درجہ کا تحمل ہے اگر کوئی بات ناگوار خاطر بھی ہو تو ضبط فرماتے ہین - سوء اتفاق سے جب کبھی آپکو رنج یا غم پیش آیا ہے آپ نے اُسکو نہایت تحمل کے ساتھہ برداشت کیا ہے کہ دیکھنے والے حیران رہگئے - آپ زمانہ کے مدوجزر سے ہر طرح واقف ہین آپ کی مزاج مین دور اندیشی کا بڑا مادہ ہے اس مادہ پر آپ رائے قایم کرکے پیشین گوئی بھی فرماتے ہین اور دیکھا گیا ہے کہ وہی پیشین گوئی صادق آتی ہے - پولیٹکل امور مین آپ کی رائے نہایت وقیع ہے سوشل مارل - اصول سے بخوبی آپ ماہر ہین - آپکی اسپیچ برجستہ اور روان ہوتی ہے آپکی طبیعت مین بذلہ سنجی اور لطیفہ گوئی بھی ہے آپ علم موسیقی کو اس حد تک جانتے ہین کہ گانے والے کی لیاقت کا اندازہ ہو جائے شب کے کھانے کے وقت ٹیبل پر ایسے دلچسپ مسائل کی بحث چھیڑ دیتے ہین کہ جس

علمی مباحثہ کا لطف آجاتا ہے۔

آپ خود شعر گوئی کو پسند نہین فرماتے اور نہ خود شاعر ہین مگر شعر فہم ہین نظم کی خوبیون کا اندازہ آپ اس خوبی سے فرما کروا دیتے ہین کہ شاعر قدردانی کا اعتراف کرتا ہے

آپ کا حافظہ بہت قوی ہے۔ جو مضمون ایک دفعہ آپ کے ملاحظہ سے گور جائے یا جوبات آپ کے گوش گزار ہو جائے عرصہ کے بعد بھی بجنسہ وہ یاد رہتی ہے۔

آپ اکثر فرصت کے وقت طبی کتابون کا خواہ اُردو ہو یا فارسی یا انگریزی مطالعہ فرمایا کرتے ہین لیکن زیادہ تر توجہ انگریزی طبی کتابون کی طرف مایل رہتی ہے اور صرف کتب بینی اور طبی مذاکرون کی وجہ سے آپکو فن طبابت مین خاص ملکہ حاصل ہو گیا اور سوائے عملی کامون کے باقی امراض کی تشخیص تداوی کے قدرت حاصل ہے اور بیشتر اوقات اپنے پاس سے دوائین بھی اپنے متوسلین کو مرحمت فرمایا کرتے ہین۔

عملی طور پر آپ کی پرایویٹ اور آفشل حالت ہمیشہ ممتاز رہتی ہے۔ ایک دفعہ آپ نے ماتحت عہدہ دار کو کھانے کے بعد کہا کہ۔ سگرٹ پیو تامل کیون کرتے ہو ماتحت نے عرض کیا کہ مین اسکو سوء ادب سمجھتا ہون۔ فرمایا کہ "اسوقت نہ مین آپکا افسر اور صوبہ دار ہون اور نہ اسوقت آپ میرے ماتحت عہدہ دار ہین"

آپ ہمیشہ وعدہ کرنے مین تاخیر اور ایفاے وعدہ مین جلدی کرتے ہین۔ فقط



باب پنجم

شادی و اولاد



بعالم شباب آپ نے شادی کی یہ بی بی نہایت اطاعت گزار تہین افسوس ہے
کہ شادی ہونیکے چار سال کے بعد ہی اس نیک بی بی کا انتقال ہوگیا۔

ممدوح نے اپنے والد ماجد کے اصرار پر دوسری شادی کی یہ بی بی بڑی سلیقہ مند
تہین سخت افسوس کا مقام ہے کہ ۱۸ سال کے بعد اس باخدا بی بی نے بہی رحلت کی
اس کے بعد آپنے تیسری شادی کی یہ خدا ترس بی بی بہت منتظمہ تہین یہ بی بی انتقال
سے چند ماہ پیشتر سخت علیل ہوگئین تہین اپریشن کیا گیا تہا ڈاکٹر عبد الحسین صاحب
کے عمدہ معالجہ اور اپریشن سے تندرست ہوگئین تہین۔ اپنی بی بی کی اس صحت پر
ممدوح نے پر تکلف ڈنر ڈاکٹر عبد الحسین صاحب کو دیا تہا اور ڈنر پر آپ نے جو
اسپیچ دی ہے اوسکی نقل ذیل مین درج ہے۔

اسپیچ مولوی محمد عبد القادر صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ
بہ تقریب ڈینر ڈاکٹر عبد الحسین صاحب

حضرات قبل اس کے کہ مین اپنے معزز مہمان ڈاکٹر عبد الحسین صاحب کا شکریہ ادا

کرون اور شکر کے ساتھہ ڈاکٹر صاحب کے جام صحت نوش کرنے کی تحریک کرون اپنی بی بی کے اپریشن کے متعلق کچہہ حالات بیان کرنا چاہتا ہون۔

جب مین گلبرگہ مین تہا اوسوقت میری بی بی میرے ساتھہ تہین تین چار مہینے گذرنے کے بعد حمل ہونیکے گمان سے مین نے گلبرگہ کی لیڈی ڈاکٹر مسس ہفتن کو بلاکر اپنی بی بی کا امتحان کرایا اونہون نے بعد امتحان یہ کہا کہ حمل ہے محض مزید تصدیق کے لیے ڈاکٹر شاسپ جی سول سرجن گلبرگہ کو بہی بلاکر اکزامن کرایا ڈاکٹر صاحب نے بہی یہی کہا کہ حمل ہے اسپر نو مہینے گذر گیے اور زچگی کا پتا نہین اخیر مین اپنی بی بی کو ساتھہ لیکر حیدرآباد پہونچا لیڈی ڈاکٹر مِس فیلوز اور مسز رہمان ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کو بلاکر باوقات مختلف اکزامن کرایا دونون نے آدہ آدہ گہنٹے تک اکزامن کرکے یہ تشخیص کی کہ حمل نہین ہے بلکہ پیٹ مین ایک تہیلی پیدا ہوگئی ہے جو پانی سے بہری ہوئی ہے اس کے لیے سیرس اپریشن کی ضرورت ہے مین یہ سنکر بہت پریشان ہوا اور ڈاکٹر عبدالحسین صاحب سے کہا کہ یہ زمانہ میرے دورہ کا ہے ختم دورہ تک آپ کوئی دوا پینے کی دیا کیجیے مکان مین مین اسکی اطلاع کیے دیتا ہون اور یہ کہدیتا ہون کہ صرف ٹیاب کے ذریعہ سے پانی نکالا جائیگا۔ تاوہ پریشان نہون۔ ڈاکٹر عبدالحسین صاحب اسپر راضی ہوئے اور مین اپنی بی بی کو تشخیص کی کیفیت بیان کرکے دورہ پر چلا گیا دورہ سے فارغ ہونیکے بعد رخصت اتفاقی لیکر مین حیدرآباد پہونچا اور اسی روز ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کو بلا بہیجا اور اون سے درخواست کی کہ اپریشن کی کوئی تاریخ مقرر فرمادیجائے

تو ڈاکٹر صاحب نے مجھے یہ شورہ دیا کہ ڈاکٹر گملٹ صاحب کو ایڈوسن اپریشن مین یدطولی حاصل ہے وہ نیلگری گیے ہوئے ہین اون کا انتظار کیا جاوے واپسی کے بعد وہ اپریشن کرین گے اور مین اونکی مدد کرون گا اسپر مین نے کہا کہ مین رخصت اتفاقی پر ہون ڈاکٹر گملٹ صاحب ۶ یا ۷ جون کو تشریف لائینگے ۔ اوسوقت تک میری رخصت ختم ہوجائیگی مین اون کا انتظار نہین کرسکتا۔ ڈاکٹر عبدالحسین صاحب نے پھر اصرار کیا اور فرمایا کہ یہ سیریس اپریشن ہے اور اون کا ہاتھ بہت صاف ہے اونہین کے ہاتھ سے اپریشن کرانا مناسب ہے ۔ مین نے جواب دیا کہ مین مجبور ہون میری رخصت تھوڑی ہے ۔ مین زیادہ ٹھیر نہین سکتا اگر آپ اپریشن نہین کرتے ہین تو مین اپنی بی بی کو مدراس لیجاتا ہون وہان کے کسی ڈاکٹر سے اپریشن کراون گا ۔ ڈاکٹر عبدالحسین صاحب نے محض اپنے ملک کو بدنامی سے بچانیکے لیے اپنی رضامندی ظاہر کی اور اپریشن پر آمادہ ہوئے اور یہ کہا کہ مدراس کے ڈاکٹر یہ خیال کرینگے کہ شاید حیدرآباد مین کوئی ایسا ڈاکٹر نہین ہے جو ایڈوسن اپریشن کرسکے جس سے ملک حیدرآباد کے ڈاکٹرون کی بدنامی ہوگی یہ کہکر اپریشن کے لیے روز جمعہ تاریخ ۲۸ مئی ۱۹۰۴ء مقرر کی اور ڈاکٹر مظہر حسین صاحب اور ڈاکٹر بام اور مسس ڈیکاسٹا لیڈی ڈاکٹر کو شریک فرمایا۔

الحاصل روز جمعہ بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۰۴ء خود ڈاکٹر عبدالحسین صاحب نے اپریشن کیا اپریشن سے پیشتر اسی سکنٹس کا ایسا عمدہ انتظام فرمایا کہ خدا کے فضل وکرم سے اس سیریس اپریشن کے بعد بھی میری بی بی کو بخار نہین آیا اور اون کا ٹمپریچر نارمل رہا۔

اسٹی سپکشن کے انتظام مین اسقدر احتیاط ڈاکٹر عبد الحسین نے فرمائی کہ علاوہ اوزار کے میری بی بی کے پہنے کے کپڑے اور تکیون کے غلاف اور بچھانے اور اوڑھنے کی چادرون کو اسٹی سپکشن کردیا تھا اور اپریشن کے وقت کسی قسم کا کیفوزن نہین تھا۔ نہایت مسکراتے اور ہنستے ہوئے خوش مزاجی اور زندہ دلی اور پوری اطمینان کیساتھ اپریشن کو ختم کیا۔

یہان کے لوگون کا علی العموم یہ خیال ہے کہ ڈاکٹر عبد الحسین صاحب کو ۱۷-۱۸ سال کی مشق ہونیکی وجہ سے اپریشن مین اون کے ہاتھ بہت صاف ہوگیے ہین۔ لیکن مین کہتا ہون کہ ڈاکٹر عبد الحسین صاحب کو قدرتی مذاق اور پیدائشی صلاحیت اس فن مین حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الحسین صاحب کو مشق کی وجہ سے اپریشن مین ید طولی حاصل ہوگیا ہے۔ بعض ڈاکٹر بیسیون برس پراکٹس کرتے ہین لیکن فطرتی صلاحیت نہونے سے باوجود اسقدر طویل پراکٹس کے بہی اونکے ہاتھ ایسے صاف نہین ہوتے ہین۔ ہر فن کے لیے خداداد قابلیت اور مذاق کی ضرورت ہے شاعر بغیر فطرتی مذاق کے عمدہ شاعر نہین بن سکتا گو وہ عمر بھر شعر کہا کرے اور جراح بغیر پیدائشی مذاق اور صلاحیت کے عمدہ جراح نہین بن سکتا گو وہ برسون جراحی کرتا رہے۔

ہمارے ملک حیدرآباد کے تمام لوگون کو ڈاکٹر عبد الحسین صاحب کے اس اعلی کمال پر فخر کرنا چاہیے۔ آخیر مین مین اپنی بی بی اور اپنی طرف سے ڈاکٹر عبد الحسین صاحب کا

دلی شکریہ ادا کرتا ہون اور مجھے الفاظ نہین ملتے کہ مین اسوقت کی اپنی شکرگزاری کی فیلنگ کو ادا کرون۔

ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کے کمال کی وجہ سے اون کے ہاتون کو اگر جواہر و ہیرون سے بھر دیا جائے تو کم ہے لیکن مین اسوقت اپنے حوصلہ اور مقدور کے مطابق ڈاکٹر صاحب کو پرزنٹ دیتا ہون اُمید ہے کہ ڈاکٹر صاحب یہ خیال کر کے کہ مین نہ یہان کا امیر کبیر ہون نہ جاگیردار ہون بلکہ مثل اون کے ایک ملازم پیشہ ہون میرے اس حقیر تحفہ کو قدر و مسرت کے ساتھہ قبول فرماوینگے۔

اے حضرات اب مین آپ صاحبون سے یہ درخواست کرتا ہون کہ میرے معزز مہمان ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کے جام صحت نوش کرنے مین آپ لوگ میرے ساتھہ شریک ہونگے اور اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ خداوند کریم ڈاکٹر صاحب کے ہاتھہ مین اور زیادہ جس دے اور شفا بخشے۔

صد افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ ممدوح کو اس مسرت کے بعد اپنی چاہتی بی بی کے انتقال کا سخت صدمہ اوٹھانا پڑا۔ الحاصل بتاریخ ۲۰ رمضان ۱۳۱۳ھ ہجری اس خدا ترس بی بی نے دنیائے ناپائدار کو چھوڑا۔ یہ تینون بی بیان آپ کے کفو کی تھین۔ اس بی بی سے ایک لڑکا اور دو لڑکیان ہین خدائے تعالیٰ ان تینون کی عمر مین برکت عطا کرے ممدوح کے فرزند جو زیر تعلیم ہین ذکی اور ہونہار ہین۔ اطال اللہ عمرہٗ۔ فقط۔

حصہ دوم

فصل الف (ملازمت کے حالات)

باب اوّل

ابتدائی ملازمت و ترقی

ہمارے ممدوح انجنیرنگ کالج سے کامیابی اور سند حاصل کرنیکے بعد ہی بتاریخ نہم محرم سنہ ۱۲۸۹ مطابق ۴ - اردی بہشت سنہ ۱۲۸۱ ف ضلع میدک کی میونسپل انجنیری کے عہدہ پر بماہوار ماللعہ جس مین بہتہ بہی شامل ہے مامور ہوئے - تقرر کے حکم مین نواب سر سالار جنگ اول مختار الملک مدار المہام سرکار عالی نے یہ بہی حکم صادر فرمایا تہا کہ "بعد انقضا ئے یکسال تنخواہ محمد عبد القادر دو صد روپیہ و مدد خرچ ہفتاد و پنجروپیہ کردہ خواہد شد" بتاریخ ۱۱ - اذر سنہ ۱۲۸۳ فصلی بماہوار دوسو پچہتر روپیہ بعہدہ مہتمی تعمیرات ضلع میدک آپکی ترقی ہوئی جب سرکار کو منظور ہوا کہ صفائی بیرون بلدہ کا انتظام اطمینان کے قابل کیا جائے تو آپ

ہی اس کے لیے موزون سمجھے گیے۔

بتاریخ ۲۲ شہریور ۱۲۸۳ف فصلی عہدہ مہتممی تعمیرات و مددگاری مہتمم صفائی بیرون بلدہ پر ضلع میدک سے آپکا تبادلہ ہوا۔

بتاریخ ۲۰ آذر ۱۲۹۰ف فصلی بحکم سرکار عہدہ دوم تعلقداری مستقر نارائن پیٹھ ضلع محبوب نگر پر آپکی ترقی بماہوار مبلغ سما ہوئی مولوی مشتاق حسین صاحب المخاطب نواب انتصار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ شرقی نے قبل از امتحان عہدہ داران مال بابتہ ۱۲۹۴ف فصلی یہ فرمایا تھا کہ " اس امتحان مین جو دوم تعلقدار بدرجہ اول کامیاب ہوگا اُسکو مین اپنی مددگاری کے عہدہ پر ترقی کے ساتھ لونگا۔

جب ہمارے ممدوح نے امتحان مال مین کامیابی حاصل کی تو ۱۵ بان ۱۲۹۴ف کو مددگاری صوبہ داری صوبہ شرقی پر بماہوار لماعہ منصرمانہ تبدیلی ہوئی اور بتاریخ ۷ فروردی ۱۲۹۵ف اس عہدہ پر آپ بماہوار مبلغ صمار روپیہ مستقل کیے گئے۔

بتاریخ ۵ اردی بہشت ۱۲۹۶ف ضلع نلگنڈہ کے آپ منصرم اول تعلقدار کیے گیے آپکو مبلغ صاصہ ماہوار ملتے رہے یہ وہ زمانہ تھا کہ اول تعلقداران اضلاع کی تنخواہ چہ سو روپیہ تھی۔

بتاریخ ۷ اسفندار ماہ الٰہی ۱۲۹۷ف اول تعلقداری ضلع نلدرگ پر منصرم ہوے پھر بتاریخ ۲ اردی بہشت ۱۲۹۸ف فصلی مددگاری صوبہ دار صوبہ گلبرگہ پر آپ کی تبدیلی ہوئی۔

اعلی حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی۔

بتاریخ ۶ مہر ۱۲۹۸ فصلی آپ منصرم اول تعلقدار ضلع لنگسور کیے گئے۔ بتاریخ ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۰۷ھ

آپ عہدہ اول تعلقداری ضلع لنگسور پر مستقل کیے گیے اور مبلغ آٹھہ سو روپیہ تنخواہ

پانے لگے۔

بتاریخ ۱۳ اردی بہشت ۱۳۰۱ فصلی ضلع لنگسور سے آپکا تبادلہ اول تعلقداری

ضلع ایلگندل پر ہوا۔

بتاریخ ۱۴ تیر ۱۳۰۲ فصلی ضلع ایلگندل سے آپکا تبادلہ ضلع ورنگل کی اول تعلقداری

پر ہوا۔

بتاریخ ۲۶ خورداد ۱۳۰۴ فصلی آپکو ایک درجہ کی ترقی ملی اور مبلغ ایکہزار روپیہ تنخواہ

مقرر ہوئی۔

بتاریخ ۸ تیر ۱۳۰۶ فصلی آپ صوبہ داری صوبہ ورنگل پر بجائے نواب رفعت

یار جنگ مرحوم منصرم صوبہ دار کیے گئے اور الٹھارہ سو روپیہ تنخواہ پاتے رہے۔

بتاریخ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۱۱ فصلی صوبہ ورنگل سے آپکا تبادلہ صوبہ داری صوبہ گلبرگہ پر ہوا۔

بتاریخ ۲۹ تیر ۱۳۱۲ فصلی پیشگاہ خداوندنعمت سے سالم تنخواہ صوبہ داری یعنی الصماۃ

الیصال کیے جانیکا حکم صادر ہوا۔

وقتاً فوقتاً آپکو جو ترقیاں ملین وہ آپکی اعلی کارگزاری و بیدارمغزی کے نتائج تھے بالادست

عہدہ داروں کی تحریکین اور سرٹیفکٹس باب دوم مین مندرج ہین ملاحظہ فرمائے جائین۔

باب دوم

انتظامی قابلیت و مستعدی

۱۲۹۰ہجری مین جبکہ نواب شہاب جنگ مختار الدولہ افتخار الملک بہادر صدر المہام متفرقات تھے اور بہ تقریب دورہ ضلع سیدک پر رونق افروز ہوئے تھے تو ہمارے ممدوح کے کام کی تنقیح کی اور انکے کام کو پسند فرماکر ذریعہ مراسلہ نشان ۴ دورہ واقع ۱۲ شوال ۱۲۹۰ھ موسومہ اول تعلقدار صاحب ضلع سیدک اس طرح خوشنودی کا اظہار فرمایا "کارگزاری مولوی محمد عبد القادر صاحب مہتمم صفائی ضلع سیدک قابل آفرین و تحسین ہے اور امید ہے کہ ہمیشہ کار سرکاری کے انجام دہی مین کوشش کرکے مورد تحسین رہین گے۔"

۱۲۹۴ف فصلی مین بعہدہ دوم تعلقداری مستقر نارائن پیٹہ ضلع محبوب نگر آپ نے مسئلہ باولیون اور اراضی بنجر کے متعلق قواعد مرتب کرکے رپورٹ کے ساتھ بھیجا اور اسمین اون تمام صورتون کو بیان فرمایا جن سے ملک کو فائدہ پہونچ سکتا ہے اس رپورٹ مین آپ نے بڑی قابلیت سے بحث کی ہے جس کے جواب مین ذریعہ مراسلہ نشان ۱۱۶ واقع ۷ تیر ۱۲۹۴ف فصلی محکمہ صوبہ داری صوبہ شرقی سے باظہار خوشنودی شکریہ ادا کیا گیا۔

بماہ فروردی ماہ آکھی ۱۲۹۵؁ فصلی جبکہ آپ مددگار صوبہ دار صوبہ شرقی تھے مولوی مشتاق حسین صاحب نواب انتصار جنگ بہادر نے اپنی سالانہ رپورٹ مین این الفاظ آپکا ذکر فرماکر آپ کی اعلیٰ قابلیت کا اعتراف فرمایا ہے۔

نقل فقرہ رپورٹ مرتبہ نواب انتصار جنگ بہادر

"مولوی محمد عبدالقادر صاحب مددگار صوبہ ہذا ایک نہایت لایق و مہذب و خوش رویہ مستعد کارگزار ہین اور آپکو قانون کے ساتھہ خاص مذاق ہے اور ترتیب قوانین و ضوابط کے کام کو محبت سے بدرجہا بہتر انجام دیتے ہین"

۱۲۹۶؁ فصلی مین جب آپ نے منصرم اول تعلقداری ضلع نلگنڈہ کا چارج لیا تو ملاحظہ فرمایا کہ بایدداد کی بیشمار مثلین زیر کارروائی ہین اور بمد بایدداد جملہ مبلغ ۵ لک [illegible] تصفیہ طلب ہے آپ نے ان مثلون کو حسب ذیل عنوان مین تقسیم فرمایا۔

(۱) رسوم داران (۲) یومیہ داران (۳) معمول داران (۴) آیاپٹی (۵) دیہات مقطعہ (۶) زمین انعامات وغیرہ (۷) اراضیات متنازعہ (۸) جرمانہ فوجداری (۹) دہروٹ و بیعانہ۔

چندماہ کے عرصہ مین آپ نے باضابطہ طور پر مبلغ ے لک [illegible] کا تصفیہ کرنے کے بعد ایک مفصل اور دلچسپ رپورٹ بثبت نشان ۳۶۴ واقع ۲۲ اردی بہشت ۱۲۹۷؁ ف محکمہ صوبہ داری مین بھیجی جسکو نواب انتصار جنگ بہادر صوبہ دار نے وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور حسب ذیل ریمارک فرمایا۔

"آپ کی مرتبہ رپورٹ دیکھکر تصفیہ بابدوا دسے بہت کچھہ اطمینان ہوا - اور بے اختیار جی چاہتا ہے کہ آپ اول تعلقداری کے کام سے علیحدہ ہون -
سنہ ۱۲۹۶ف مین بنظر حسن کارگزاری ممدوح نواب انتصار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ شرقی نے سرکار مین آپکی پرزور سفارش کی جسکی نقل ذیل مین درج ہے -

نقل مراسلہ دفتر صوبہ داری صوبہ شرقی

موسومہ سرکار

مولوی محمد عبدالقادر صاحب زمانہ منصرم اول تعلقداری نلگنڈہ مین اپنی خدمت کو نہایت خوبی ولیاقت ودستعدی کے ساتھہ بحفظ حقوق رعایا وسرکار وملازمین ماتحت انجام دیا مولوی عبدالقادر صاحب مین وہ پوری لیاقت موجود ہے کہ اگر اعلی سے اعلی عہدہ اون کو سرکار سے ملی تو وہ اوس عہدہ کے کام کو بھی نہایت عمدگی سے انجام دے سکین گے اس تھوڑے سے زمانہ منصرمی مین مولوی صاحب موصوف سے ہر طبقہ گروہ رعایا برایا بہت خوش رہا اور میری دلی تمنا ہے کہ جلد یہ کسی ضلع تلنگانہ کے مستقل اول تعلقدار ہوجائین ایسے لایق افسرون کا جو اسی ملک کے معززین مین سے ہین اور سرکاری مدرسہ انجنیری کے تعلیم وسند یافتہ اور انگریزی دان بھی ہین خدمت اول تعلقداری پر ہوجانا سرکاری انتظام کے لیے ایک خاص کامیابی ہے اور اسی وجہ سے مین مولوی عبدالقادر صاحب کی سفارش سرکار مین کرتا ہون کہ آئندہ کسی اول موقع پر آپکو اول تعلقداری کی عہدہ پر مستقل کر دیا جائیگا -

بماہ اردی بہشت ۱۲۹۸ فصلی جب آپنے منصرم اول تعلقداری ضلع نلدرگ
سے آپنے خدمت مدد گاری صوبہ گلبرگہ پر عود کیا تو مولوی محمد عبد الباقی صاحب منصرم
صوبہ دار صوبہ گلبرگہ نے ذریعہ نشان ۲۲-۱ اردی بہشت ۱۲۹۸ ف جو سرکار مین آپ
کی تعریف لکھی اس کی نقل درج ذیل ہے۔

نقل مراسلہ صوبہ گلبرگہ موسومہ سرکار

مولوی محمد عبد القادر صاحب نے ضلع نلدرگ کا چارج بتاریخ یکم اردی بہشت ماہ الٰہی ۱۲۹۸ ف
دیکر مددگاری صوبہ داری گلبرگہ کا جائزہ لے لیا اس موقع پر اپنا فرض سمجھتا ہون کہ اس بات
کی سرکار مین اطلاع دون کہ مولوی محمد عبد القادر صاحب نے زمانہ منصرمی مین
ضلع کا کام کس طرح کیا۔

مولوی عبد القادر صاحب کو سرکار نے صرف انکی لیاقت اور استحقاق کے
سبب سے منصرم اول تعلقداری ضلع نلدرگ پر روانہ فرمایا تھا۔ ایک سال سے
کچھہ زیادہ عرصہ ہوا کہ مولوی صاحب موصوف نے ضلع نلدرگ کی۔ اول تعلقداری
کا کام بحفظ حقوق رعایا و سرکار و ملازمان ماتحت نہایت خوبی کے ساتھہ انجام دیا جس
سے قبولیت عام کا رتبہ انہین اپنے ضلع مین حاصل ہوا ہے۔ اس محکمہ کو بڑی تمنا
تھی کہ یہ مستقل اول تعلقدار ہو جاتے ایسے لایق افسرون کا جو اسی ملک کے
معززین مین سے ہین اور سرکاری مدرسہ انجنیری کی بھی تعلیم یافتہ اور انگریزی دان
بھی ہین خدمت اول تعلقداری پر مقرر ہو جانا سرکاری انتظام کے لیے ایک خاص

کامیابی ہے۔ مین نہایت ادب کے ساتھ مولوی عبد القادر صاحب کی سفارش سرکار مین عرض کرتا ہون کہ آیندہ کسی اول موقع پر اِن کو اول تعلقداری کے عہدہ پر مقرر فرمایا جاوے۔

بماہ خورداد ۱۲۹۸؁ ف بفضل حسب الحکم سرکار ذریعہ نشان ۵۰۲ مورخہ ۲۸ خورداد ۱۲۹۸؁ ف جبکہ اب مددگار صوبہ دار صوبہ گلبرگہ تھے آپ سے درخواست کی گئی کہ نمونہ رپورٹ تعلقہ دوم سوم تعلقداران مرتبہ سراج الحسن صاحب صوبہ دار صوبہ شمالی بھیجی گئی ہے اوسکی اصلاح کیجاوے تا اضلاع تلنگانہ و مرہٹواڑی کے لیے کارآمد ہو چنانچہ مراسلہ کی نقل مندرج ہے۔

نقل مراسلہ دفتر سرکار نمبر (۵۰۲)

منجانب مولوی سید علی حسن منصرم معتمد سرکار عالی
خدمت مولوی محمد عبد الباقی صاحب منصرم صوبہ دار صوبہ جنوبی
مقدمہ نمونہ رپورٹ دوم سوم تعلقداران۔

حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی۔ رپورٹ دوم سوم تعلقداران اضلاع کے لیے جو نمونہ سید سراج الحسن صاحب صوبہ دار شمالی نے تجویز کیا ہے اور جسکی پوری پوری نقل بذریعہ مثنی روبکار محکمہ نشان ۱۴۱۲ مورخہ ۴ صفر ۱۳۰۰؁ ف محکمہ صوبہ داری مین بھیجی جاچکی ہے وہ تلنگانہ اور مرہٹواڑی کے تمام مطالبات پر حاوی نہین ہے لہذا سرکار مناسب خیال فرماتے ہین کہ تلنگانہ و مرہٹواڑی کے لیے علیحدہ علیحدہ نمونے مرتب کیے جائین چونکہ آپکے مددگار مولوی محمد عبد القادر صاحب کو مرہٹواڑی اور تلنگانہ دونون کا تجربہ ہے۔

اس لیے اون سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اپنے تجربات کے لحاظ سے نمونہ
پیش کرین اور آپ بہی اون مجوزہ نمونون کو ملاحظہ کرلین اگر کہین ترمیم کی ضرورت پاوین
تو دونون صاحب بہ مشورہ باہمی اوسکو ترمیم کردین غرض یہ ہے کہ نمونہ مختصر بہی ہو اور
تمام مطالب پر حاوی۔

شہریور ۱۲۹۸ فصلی مین محکمہ سرکار نے ذریعہ مراسلہ نشانی ۱۰/۷ واقع ۱۸ شہریور ۱۲۹۸ ف
صوبہ دار صاحب کو یہ لکہا۔

نقل مراسلہ دفتر سرکار

۲۸ شہریور ۱۲۹۸ف نمبر ۱۰/۷ موسومہ صوبہ دار صاحب گلبرگہ

بسلسلہ روبکار این محکمہ نشانی (۳۳۴) مورخہ ۱۷ شعبان ۱۳۰۶ ف متعلقہ مسودہ گشتی تدابیر وصول باقیات
مالگذاری ڈنلاپ صاحب انسپکٹر جنرل علاقہ مال کے روبکار نشانی ۱۵۹ مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۰۶ ھ
کی نقل اور اصل مسودہ انگریزی ترجمہ اردو مرسلہ صاحب موصوف اس روبکار
کے ساتھ مرسل ہے اس غرض سے کہ مہربانی فرماکر یہ کاغذات اپنے لائق مددگار
مولوی محمد عبد القادر صاحب کے سپرد کیجئے تا وہ مہربانی سے اُردو کے مسودہ کو عام فہم
عبارت مین درست فرماوین اسوقت اُردو مسودہ کی عبارت اکثر مقام پر عام فہم
نہین ہے۔

اِس کے جواب مین ہمارے ممدوح نے جو گذارش بتوسط صوبہ دار صاحب
گلبرگہ سرکار مین پیش کی ہے اوس کی نقل بجنسہ ناظرین کے ملاحظہ کے لیے ذیل مین درج

کیجاتی ہے۔

"واجب العرض از جانب عبد القادر مددگار صوبہ دار جنوبی۔

"بخدمت جناب مولوی محمد عبد الباقی صاحب صوبہ دار

حسب ارشاد عالی مین نے ضابطہ وصول رقم مالگذاری کے مسودہ اُردو کو عام فہم عبارت مین درست و مرتب کردیا ہے جو بجنسہ اسکے ساتھہ پیش ہے۔ ترجمہ کرتے وقت جو باتین اس ضابطہ کے اجرا کے نسبت میرے ذہن ناقص مین آئین اون کے اظہار کی اجازت چاہتا ہون۔

(۱) جناب ڈنلاپ صاحب بہادر نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ (اگر بطور گشتی کے اس ضابطہ کو منظور و جاری کیا جائیگا تو صرف فقرون کے ہندسون کو بدل دینا پڑیگا اور حسب مسودہ دستور العمل مالگذاری مرتبہ بہادر موصوف سرکار سے منظور و جاری ہوجائیگا تو اسوقت اس ضابطہ مین کسی تبدیلی کی ضرورت نہوگی) اسکی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ اگر بطور گشتی کے اس ضابطہ کو جاری کیا جاویگا تو اس ضابطہ مین کسی قدر ردو بدل کی بھی ضرور ضرورت ہوگی صرف فقرون کے ہندسون کے بدل دینے سے کام نہ چلیگا اس واسطے کہ اس ضابطہ کے بعض فقرات مین اون دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے جو دستور العمل مالگذاری مرتبہ بہادر موصوف کے فصل اول و دوم مین درج ہین اور یہ ضابطہ اوس دستور العمل مالگذاری کے گیارہوین فصل ہے اور فقرہ (۱۴۵) سے شروع ہوکر فقرہ (۲۰۰) پر ختم ہوا ہے مثلاً اس ضابطہ کے فقرہ (۱۶۵) مین دفعات ۶۴ و ۷۰ کا حوالہ دیا گیا ہے۔

بدین مضمون کہ (باقی دار کو اوس اراضی سے بعلت بقایا بیدخل کردین جسکی بابتہ باقی واجب الادا ہے اور اوس اراضی کو سرکار مین لیکر بموجب احکام مندرجہ دفعات ۶۴ و ۷۰ اوس کا حق قبضہ ہراج کردین یا اور طور پر اوس کا تردد کرائین - اس ضابطہ مین دفعہ ۶۴ و ۷۰ دونون درج نہین ہین اسی طرح اس ضابطہ کے فقرہ (۴ / ۱۷) مین دفعہ ۱۲۳ کا حوالہ دیا گیا ہے اور دفعہ ۱۲۳ اس ضابطہ مین درج نہین ہے - پس میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ دفعات محولہ کا خلاصہ مضمون اس ضابطہ کے دفعات متعلقہ مین داخل کردیا جاوے تا کہ مطالب بخوبی سمجھہ مین آوین -

ف ۲ اس ضابطہ مین کہین اس بات کا ذکر نہین ہے کہ باقی مالگذاری کی بابتہ کاشتکارون سے سود نہ لیا جاویگا بلکہ دفعہ (۱۶۹) کے مضمون سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ باقی مالگذاری کی بابتہ سود کا لیا جانا جائز ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۱۶۹ میں مین مناسب جانتا ہون کہ اس ضابطہ کی دفعہ ۱۵۹ کے اخیر مین یہ الفاظ کہ - (بقایاے مالگذاری پر کچہہ سود طلب نہ کیا جائیگا) بڑہا دئے جاوین -

ف ۳ اس ضابطہ کی دفعہ (۱۶۹) مین یہ درج ہے کہ تعلقدار ضلع کو اختیار ہوگا کہ اوس باقی دار کو بذریعہ وارنٹ لبغرض قید رکہنے باقی دار کے ضلع کی سول جیل مین روانہ کردین اس مین وارنٹ کا نمونہ کیا ہوگا کچہہ ذکر نہین ہے پس بجائے ان الفاظ کہ (بذریعہ وارنٹ) یہ الفاظ کہ (بذریعہ وارنٹ جسکا نمونہ اس ضابطہ کے ضمیمہ مین درج ہے) داخل کیے جاوین اور بڑہی جاوین اس وارنٹ کا نمونہ گشتی مرتبہ عالیجناب نواب انتصار جنگ بہادر کے ضمیمہ مین موجود درج ہے

یہ نمونہ درست ہے اسکو اِس ضابطہ کے ضمیمہ مین لگا دیا جاوے - دفعہ ۱۶۹ مین
سول جیل کا بہی ذکر آیا ہے اِسکی نسبت واضح ہو کہ ہمارے ملک مین ابتک کسی
ضلع مین سول جیل قایم نہین ہوا ہے -

ف ۴ اس ضابطہ کی دفعہ ۱۷۱ کا مضمون یہ ہے کہ کسی حالت مین کاشتکارون پر کسی
قسم کا دباؤ بغرض کاشت کاری ڈالا نہ جاوے گا اور جو ملازم سررشتہ مال بہ تخویف
حراست وجرمانہ اوسکے خلاف مرضی اوسکو زراعت کرنے پر مجبور کریگا تو وہ مستوجب
سزا اسے برطرفی ہوگا اور صیغہ فوجداری سے بہی اوسکو سزا دلائی جائیگی - میرے نزدیک
دفعہ ۱۷۱ کا یہ مضمون وصول باقیات مالگذاری سے متعلق نہین نظر آتا ہے اس
دفعہ کا مضمون غیر متعلق پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے میری یہ رائے ہے کہ اِس
دفعہ ۱۷۱ کو اس ضابطہ سے بالکل خارج کر دیا جاوے اور اوسکو کسی دستور العمل
تحصیلداران یا پٹیل وپٹواریان مین داخل کیا جاوے -

ف ۵ اس ضابطہ کی دفعہ ۱۸۰ مین درج ہے کہ تعلقدار ضلع کو اختیار رہے کہ بوجہ موجبہ
نیلام کو وقتاً فوقتاً ملتوی رکہین " اس کی نسبت مین یہ مناسب جانتا ہون کہ اِس
التوائے نیلام کی اطلاع صوبہ دار کو بہی وقتاً فوقتاً ہوا کرے پس (۱۸۰) کے اخیر مین یہ
الفاظ کہ " اوس التوا کی اطلاع صوبہ دار کو دیا کرین " بڑہا دی جاوین -

ف ۶ - اس ضابطہ کی دفعہ (۱۹۱) مین یہ درج ہے کہ (تاریخ نیلام جائداد غیر منقولہ
سے تیس دن کے اندر کسی وقت تعلقدار ضلع کے سامنے درخواست فسخ نیلام

بربنائے بے ضابطگی یا غلطی نفس الامری کے جو اوسکے مشتہر کرانے یا اوسکی عمل مین لانے مین واقع ہوئی ہو گذر سکتی ہے) اسکی نسبت یہ عرض ہے کہ اگر نیلام جائداد مذکور خود معرفت تعلقدار صاحب ضلع عمل مین آیا ہو تو مناسب یہ ہے کہ درخواست فسخ نیلام صوبہ دار کے سامنے پیش ہو پس اس دفعہ (۱۹۱) مین ان الفاظ (گذر سکتی ہے) کے مابعد یہ الفاظ (اگر نیلام معرفت خود تعلقدار ضلع کے عمل مین آیا ہو تو درخواست فسخ نیلام صوبہ دار کے سامنے پیش ہوگی) داخل کیے جاوین اور بڑہے جاوین۔

ک اس ضابطہ کی دفعہ ۱۹۴ مین یہ درج ہے کہ خریدار نیلام کو اوس اراضی کا قبضہ دلایا جاویگا اور ایک سارٹیفکٹ ملیگا اس مین یہ نہین بتایا گیا ہے کہ یہ سارٹیفکٹ کاغذ اسٹامپ پر لکھا جاویگا یا سادہ کاغذ پر اور اوس سارٹیفکٹ کی رجسٹری بطور قبالہ کے ضرور ہوگی یا نہین پس میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اس دفعہ (۱۹۴) کے اخیر مین یہ الفاظ (لیکن اس سارٹیفکٹ کا کاغذ اسٹامپ پر ہونا یا اوسکی رجسٹری بطور قبالہ کے کیا جانا ضرور نہین ہے) بڑہا دی جائین۔

ل اس ضابطہ کی دفعہ ۱۹۷ مین یہ درج ہے کہ (وہ زر فاضل بجز حکم عدالت دیوانی اوس شخص کے کسی داین کو جسکی جائداد نیلام ہوئی ہو نہ ادا کیا جاوے گا اس دفعہ ۱۹۷ کے اخیر مین یہ الفاظ (اور نہ بجز حکم عدالت دیوانی اوس زر فاضل کو سرکاری خزانہ مین داخل کیا جاویگا) بڑہا دئے جاوین تو مناسب ہے۔

م اس ضابطہ کی دفعات ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ مین جو تدابیر احتیاطی

درج ہین اسکے عمل مین لانے کا اختیار تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کو دیدینا مناسب ہے
ان مین تعلقدار ضلع کو اختیار دیا گیا ہے ہمارے ملک مین ابتک یہ حکم جاری نہین ہے کہ
تعلقدار ضلع اپنے اختیارات مین سے جس کو چاہے اپنے کسی عہدہ دار ماتحت کو
وقتاً فوقتاً تفویض کرسکتا ہے۔ یہ اختیار برٹش گورنمنٹ مین کلکٹرون کو حاصل ہے اور
اس وجہ سے وہان کے ضوابط مالگذاری مین اکثر اختیارات کلکٹرون کو دئے گیے ہین۔
اور صاحبان کلکٹر مناسب موقع پر اپنے کسی اختیار کو تحصیلدار یا عہدہ دار ماتحت کو
دیدیتے ہین اور کام مین ہرج نہین ہوتا ہے اگر ایسا اختیار پورے کے ڈلیگیٹ کرنے کا
ہمارے یہان کے تعلقداران اضلاع کو دیدیا جاوے تو پہر تدابیر احتیاطی محکومہ دفعات
(۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۲ و ۱۵۴) کے عمل مین لانے کا اختیار تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کو تفویض
کرین گے۔

ف بالآخر مین نہایت ادب کے ساتھہ اسقدر اور عرض کرنیکی اجازت چاہتا ہون
کہ مجھے مسودہ اُردو کو عام فہم عبارت مین درست و مرتب کرنے کا ارشاد ہوا تہا مین نے
علاوہ اِس کام کے اور جو باتین مناسب معلوم ہوئین اونکو بہی محض بغرض اطلاع ظاہر
کردیا ہے بدین اسید کہ اس جرات کو معاف فرمایا جاویگا۔

ممدوح کی اِس کوشش اور ترجمہ کو عالیجناب اے جی ڈنلاپ اسکوائر پسند فرما کر اس
طرح اظہار خوشنودی فرماتے ہین۔

"اس قانون کا ترجمہ مولوی محمد عبدالقادر صاحب نے بڑی محنت کے ساتھہ کیا ہے

اور مجھکو اُن کی ترمیمات سے بڑی مدد ملی ہے"

۱۲۹۹ف فصلی مین نواب انتصار جنگ بہادر معتمد مالگذاری سرکار عالی نے ممدوح کے نام چٹھی لکھی اور عہدہ اول تعلقداری پر استقلال کی مبارک باد دی -

اس ترقی کی بنا آپکی وہ نمایان کارگزاری ہے جو مبلغ نو ہزار روپیہ سالانہ آبکاری مین آپ نے اضافہ کر کے سرکاری نفع کیا جسکی تفصیل باب سوم مین درج ہوگی -

نقل چٹھی معتمد صاحب مالگذاری

جناب مخدومی -

مین نہایت خوشی کے ساتھ آپکو اطلاع دیتا ہون کہ نواب مدارالمہام سرکار عالی نے اپنی اوس امیرانہ اور افسرانہ نوازش سے جو وہ ہمیشہ اپنے کارگزار اور عمدہ ماتحت افسرون پر رکھتے ہین آپ کو آج سید ریاض الحسن صاحب مرحوم کی جگہ مستقل تعلقدار بنا دیا میری مبارک باد قبول فرمائے ابھی آپکا رہنا بدستور ضلع لنگسگور ہی مین ہوگا -

اسی سال آپ نے اہل داران ضلع لنگسگور کے متعلق سرکار مین ایک مفصل رپورٹ بھیجی جسپر سرکار نے ذریعہ مراسلہ نشان ۵۶۲ ۴ شہریور ۱۲۹۹ف فصلی حسب ذیل الفاظ مین خوشنودی ظاہر فرمائی -

نقل مراسلہ دفتر سرکار نمبر ۵۶۲

"سرکار نے مولوی محمد عبدالقادر صاحب تعلقدار ضلع لنگسگور کی اس عمدہ اور

مکمل رپورٹ کو بہت بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا اور سرکار اوس رپورٹ کی نسبت اپنی کامل خوشنودی کا اظہار فرماتے ہین۔

سنہ ۱۳۰۰ فصلی مین جب آپکا تبادلہ ضلع لنگسگور سے ضلع ایلکنڈل پر ہوا تو نواب اعظم یار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ گلبرگہ نے آپکے نام مراسلہ لکھا کہ۔

"آپ کے تبادلہ پر مجھے نہایت تاسف ہوا کیونکہ آپ کے ساتھہ کام کرنے مین مجھے بڑا لطف اور مزہ ملتا تہا معلوم نہین کہ آپ نے کیون ہماری اس سمت کو چہوڑ دیا"

زمانہ اول تعلقداری ضلع ایلکنڈل مین آپ نے ایک نہایت بسیط رپورٹ بابتہ نظم و نسق سنہ ۱۳۰۱ ف مرتب فرمائی اور محکمہ صوبہ داری مین بہیجی اس رپورٹ کے دو حصے مین حصہ اوّل مین ۶۶ صفحے اور حصہ دوم مین ۱۴ صفحے ہین ہر ہر سررشتہ کے حالات سے بخوبی بحث کی ہے اِس رپورٹ مین تلف کاغذات پارینہ اور زمین بنجر و افتادہ کا علیحدہ علیحدہ دستور العمل آپ نے مرتب فرمایا جو بخیال طوالت یہان اوسکی نقل نہین کی گئی لیکن اسقدر بتانا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ کے بعد ان دونون ابواب مین جو احکام سرکار سے صادر ہوئے ہین اون کا معتدبہ حصہ انہین دونون مسودون پر مبنی ہے اسی رپورٹ مین باولیون کے قواعد کو بہی آپ نے مرتب کیا ہے جسکی نقل ذیل مین کیجاتی ہے۔



قواعد متعلق باولیہا

چالو اور موجودہ باولیون کے متعلق قواعد مندرجہ ذیل جاری کرنیکی استجازت محکمہ سے جناب صوبہ دار صاحب صوبہ شمالی کے بذریعہ مراسلہ نشانی ۳۴۷ دورہ واقع فروردی ۱۳۰۱ف صلی جاری گئی ہے۔

(۱) کوئی کہاتہ دار اپنے ذاتی سرمایہ سے یا محنت سے چالو باولی کی حیثیت مین ترقی دیکر تری مین اضافہ کرے گا تو پندرہ سال تک اوس اضافہ تری کی بابتہ جو زاید سرمایہ و محنت کی وجہ سے حاصل ہو معافی ملیگی یعنی صرف خشکی کا دہارہ لیا جاویگا۔

(۲) اگر معمولی غیر پختہ باولی پر کوئی رعیت پختہ تہ بناکر کچھ زاید موٹین قایم کرکے تری مین اضافہ کرے تو پندرہ سال تک اوس اضافہ تری کی معافی ملے گی یعنی خشکی کا دہارہ لیا جاوے گا۔

تشریح

پختہ تہ سے وہ تہ مراد ہے جو چونہ پتہر یا اینٹ چونہ سے یا صرف سلپہ یعنی تراشی ہوئے پتہر سے بنایا گیا ہو۔

(۳) اگر معمولی غیر پختہ باولی مین اسوقت چند موٹون کی گنجایش ہو اور کہاتہ دار اوس زاید گنجایش سے مستفید ہوکر زیادہ موٹین خام طور سے جاری کرے تو ایسے خام موٹون کے تحت کی زمین پر پندرہ سال تک تری زیر باولی کا نصف دہارہ

لیا جاوے گا۔

(۴) رعیت جب پختہ تہ بنا کر زاید موٹین قایم کرے تو ایسے زاید موٹون کے تحت کی زمین پر پندرہ سال تک صرف خشکی کا دہارہ لیا جاوے گا اور تری کی معافی ملے گی۔

(۵) قواعد ہذا اون باولیون سے متعلق رہین گے جو اون قواعد کے نفاذ کے وقت چالو ہون اور جو باولی ایک عرصہ سے افتادہ وغیر مقبوضہ یا منہدمہ حالت مین ہو اون کے تحت کی زمین پر پانچ سال تک خشکی کا دہارہ اور اسکے بعد دس سال تک نصف باولی کا دہارہ لیا جائے گا یا بصورت کہ باولی خام طور پر بنی ہو اور اگر پختہ تہ بنا لیا جاوے گا تو تری کی معافی ملے گی اور پندرہ سال تک شروع سے صرف خشکی کا دہارہ لیا جاوے گا۔

آپ نے اِس کے علاوہ ضابطہ تقاویات وضابطہ نالشات سررشتہ مال کا علیحدہ علیحدہ مسودہ مرتب فرمایا اور محکمہ صوبہ داری مین بھیجا بخوف طوالت ہم نے اوسکی نقل یہان درج نہین کی۔

۱۳۰۲ف؁ فصلی مین بغرض ترتیب دستور العمل مالگذاری بہ محکمہ مجلس مالگذاری آپکی طلبی ہوئی آپ کچھہ عرصہ تک بلدہ مین مقیم رہے اور اوسکو انجام دیا اِس کے متعلق مجلس مالگذاری نے اِن الفاظ مین آپکا شکریہ ادا کیا۔

"اس موقع پر آپ کی محنت اور عمدہ مدد کو جو مجلس کو پہونچی ہے منجانب مجلس شکریہ

ادا کیا جاتا ہے۔"

اسی سال بحکم سرکار آپ کو ایک درجہ اول تعلقداری کی ترقی ملی محکمہ مال و فنانس نے ذریعہ مراسلہ نشانی ۱۶۸ آپ کی خدمت مین یہ لکھا ہے کہ "آپکی درخواست ترقی سرکار کے ملاحظہ مین پیش ہوا در بنظر استحقاق و لیاقت منظور کی گئی۔

بزمانہ صوبہ داری صوبہ ورنگل آپ نے سیت سندیون اور پٹیل و پٹواریان مواضعات کو حکم دیا کہ وہ اپنا ڈریس تیار کرین آپ کے اس حکم کی تعمیل سبھون نے نہایت خوشی کے ساتھہ کی سیت سندیون کا ڈریس خاکی اور پٹواری کا ڈریس زرد اور مالی پٹیل کا سبز اور کوتوالی پٹیل کا سرخ رنگ کا تجویز فرمایا اگر مالی اور کوتوالی پٹیلگی کا کام ایک ہی شخص کرتا ہو تو سبز رنگ پر سرخ فیت لگانے کی تاکید کی گئی۔ اس سے ملازمان دیہی کی حالت خوشنما اور دیکھنے والے کو پورا امتیاز ہو جاتا ہے۔ صوبہ گلبرگہ مین بھی آپ کی اس ہدایت کی تعمیل اچھی طرح ہوئی۔

چونکہ بے تعصبی عموماً نہایت عمدہ جادہ ہے اور سرکاری معاملات مین خصوصاً اس کی سخت ضرورت ہے آپ نے اپنے دورہ کے زمانہ مین جملہ حکامان صوبہ ورنگل کے نام تاکیدی حکم جاری فرمایا کہ کسی حاکم کو بوجہ مذہبی معاملہ مین دست اندازی نہ کرنی چاہیئے۔

سنہ ۱۳۱۱ف مین آپنے ایک تفصیلی ہدایت اصلاح دفتر محکمہ صوبہ داری و اختیارات مددگار صوبہ داری کے متعلق جاری فرمائی جس سے دفتری حالت کی کامل درستی اور

اہل معاملات کو بڑی سہولت ہوئی۔

سنہ ۱۳۱۱ ف محکمہ جات اضلاع کی اصلاح وصیغہ بندی کے متعلق مفصل احکام جاری فرمائے گیے جس میں حکام اورعمال واہل معاملہ کو ہر طرح کی آسائش حاصل ہوئی۔

یوں توآپ کو بارہا ہر موقع پر اسپیچین دینے کے موقع ملے اُن تمام اسپیچون کو اگر جمع کیا جائے توایک بڑا ذخیرہ ہوجائیگا نہ وہ تمام ہمین دستیاب ہوئین ورنہ جسقدر ہمین دستیاب ہوئین اُن کی نقلون کی یہان گنجایش ہی ایسلئے صرف اون اسپیچون کی نقلین ہم یہان درج کیے دیتے ہین جو بہ تقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت آپ نے دی ہین جس سے آپکی عقیدت وجان نثاری ووفاداری ثابت ہوتی ہے۔

(۱) اسپیچ مولوی محمد عبدالقادر صاحب رضا صوبہ دار صوبہ گلبرگہ

بہ تقریب جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت

بابتہ سنہ ۱۳۱۱ فصلی

حضرات مین اسوقت نازان ہون اور فخر کرتا ہون کہ ہمارے آقا ولی نعمت کے جام تندرستی وسلامتی کی تحریک کرنے کے لیے کھڑا ہوا ہون سب سے پہلے مین اون حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہون جو بلدہ حیدرآباد اور دوسرے اضلاع سے تشریف لاکر میرے اردگرد اِس وقت اس واسطے فراہم ہوئے ہین کہ ہمارے اعلی حضرت

خداوند نعمت کے حضوری مین بتقریب سالگرہ مبارک۔ مبارک باد عرض کرین اور حضرت کی درازی عمر و دولت کے لیے دعا مانگین۔

ہمارے اعلیٰ حضرت خداوند نعمت کی یہ سینتیسوین سالگرہ مبارک ہے ہمارے حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین بہ زمانہ سلف کوئی پادشاہ ایسا نہین گذرا جسکی حکومت اسقدر سرسبز ہوئی ہو جیسے ہمارے آقائے نامدار کی۔ اور جس سے اوسکی رعایا اسقدر محبت رکہتی ہو جیسے ہمارے مالک سے۔ رعایا کی محبت کا ثبوت یہ ہے کہ اونہون نے جشن سالگرہ مبارک کی تقریب مین ہر جگہہ اپنے مکانون اور اپنے جہونپڑون تک مین خوشی کی اور حضرت ظل سبحانہ کی سلامتی کے لیے دعا مانگی یہ سرسبزی اور رعایا کی یہ محبت سب کچہہ اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ ہمارے رعایا پرور آقائے نعمت نے عملی طور پر اسبات کو ملک حیدرآباد کی دنیا پر ثابت فرمادیا ہے کہ اونکے مبارک عہد حکومت کی بڑی اصول آزادی عدل و انصاف ہین اور نیز رعایا کی خوشی اون کا آرام و آسایش اون کی سرسبزی اور اون کی بہبودی مدام مدنظر حضرت اقدس و اعلیٰ ہے ہرچند کہ اس سلطنت حیدرآباد کو جو اعلیحضرت کے بزرگون سے آپ کو وراثتہً حاصل ہوئی ہے اور جو آپ کے وجود باوجود کے بدولت مستحکم اور سرسبز ہوگئی ہے عزت جلیل حاصل ہے باوصف اس کے ہمارے خداوند نعمت کی دلی تمنا یہی رہی ہے کہ یہ ملک نہ صرف ہمیشہ سرسبز و برقرار رہے بلکہ اوسمین روزافزون ترقی ہو۔ اس وجہہ سے اعلیحضرت اپنا فرض عین جانتے ہین کہ اس ملک مین اس طرح حکمرانی فرمائین

کہ ہمانکی رعایا و برایا کی رفاہ و بہبودی مین ترقی ہو اور اونکے حقوق ہرطرح محفوظ رہین - کمزور رعایا - زورآور رعایا کا شکار نہ بنین اور بہ حمایت قوانین نافذہ رعایا مین سے ہر ایک شخص امن و امان کے ساتھہ زندگی بسر کرے اور ہر شخص کو اس امر کی اجازت ملے کہ بلا تعرض اپنے مذہب کے احکام و رسوم کو ادا کرے ہمارے خداوند نعمت اعلیحضرت کا حسن انتظام تمام ملک کی ترقی اور اوسکے صوبون اور اضلاع کی سرسبزی روز افزون سے ہرجگہہ نمایان ہے رعایا اس امر سے خوب واقف اور آگاہ ہے کہ ہمارے پادشاہ ظل اللہ خداوند نعمت کے عہد مبارک مین کیسا کچھہ امن و امان قایم ہے گھر گھر انصاف ہو رہا ہے جہاڑی جنگل صاف کی گئی ہزارہا ایکڑ اراضی بنجر افتادہ مزروع ہوئی اور ہو رہی ہے جسکی وجہہ سے ملک نہایت آباد ہو گیا ہے صدہا شمعین تعلیم کے روشن ہوئین جنکی شعاعین چھوٹے چھوٹے دیہات تک بھی پہونچی ہین نئی نئی سڑکین بنائی گئین اور ریلوے تیار ہوئین - ہر زمانہ قحط مین غریب و محتاج رعایا کی پوری ہمدردی کی گئی اور کرورہا روپیہ خزانہ عامرہ سرکار عالی سے قحط زدون کی پرورش و نگاہ داشت مین خرچ کیے گیے ہمارے اعلیحضرت خداوند نعمت کی کمال تمنا یہی ہے کہ ہر سررشتہ کے انتظام مین روز افزون ترقی ہو اور ذرایع آبپاشی کے تعمیر و ترمیم سے رہی سہی افتادہ زمینات زراعت پر اوٹھہ جائین کیلے میدانون مین گنجان آبادی قایم ہو دیہات و اضلاع مین جدید ذرایع صنعت و حرفت پیدا ہون حالت حفظان صحت نہ صرف بلدہ حیدرآباد ہی کی سنبھلی بلکہ تمامی قصبہ جات و دیہات بلکہ غریب رعایا کے مکانات تک اوس کا

اثر پہونچے تعلیم عام ہوجاوے - یہ چند خوبیان ہین جو اسوقت ہمارے آقا ولی نعمت اعلی حضرت ظل سبحانہ کے مائون و مصئون حکومت کے متعلق ہین نے بیان کی ہین۔ تفصیل کے ساتھہ کل باتون کو بیان کرنیکے لیے وقت نہین ہے مختصر یہ کہ جو کچہہ خوبیان مین نے اس عہد معدلت مہد کی بتائی ہین وہ پرتو ہین اون خوبیون کی جو گورنمنٹ ہند مین موجود ہین - یہ وہ حکومت ہے جس کا انتظام مسلم الثبوت ہے اور اوسکی تقلید کرنی ہر ایک سچے اور وفادار دوست کا کام ہے - آپ سبہون پر روشن ہے کہ ہمارے خداوند نعمت دولت برطانیہ کے سچے اور تاریخی وفادار دوست ہین - پس یہی وجہہ ہے کہ آپ اپنے دوست باوقار کی خوشنودی کے ہر لحظہ اور ہر آن طالب رہا کرتے ہین اور دولت برطانیہ اعظم کے قدم بقدم چلنے مین ثابت قدم ہین -

اب مین آپ حضرات سے درخواست کرتا ہون کہ آپ میرے ساتھہ اس دعا مین شریک ہون -

اے اللہ تو ہمارے بادشاہ اور ہمارے ہر دل عزیز آقا اور خداوند نعمت اعلیحضرت کی عمر مین برکت دے اور تو حضرت کے دلی مقاصد کو پورا فرما و خدایا تو ہمارے مالک کی سلطنت و حکومت کو ہمیشہ محفوظ و قایم رکہہ اور رعایا اور اوس کا مختلف گروہ کے سر پر اون کا سایہ عاطفت قایم رکہہ جو باعتبار مذہب و ملت و رسم و رواج کے بالکل جدا جدا ہین اور خدایا تو ہمارے محبوب القلوب رعایا پرور آقا کو ہمیشہ صحت و تندرستی کے ساتھہ سلامت باکرامت رکہہ -

اس دعا کے بعد مین امید کرتا ہون کہ آپ حضرات میرے ساتھ ہمارے واجب التعظیم ولی نعمت عدل گستر ظل اللہ اعلیحضرت کے جام سلامت کے نوش کرنے مین دلی خوشی و محبت کے ساتھ شریک ہونگے۔

(۲) اسپیچ مولوی محمد عبد القادر صاحب رضا صوبہ دار صوبہ گلبرگہ بہ تقریب جشن سالگرہ مبارک

بابتہ سنہ ۱۳۱۲ ف

حضرات۔ مین فخر کرتا ہون کہ اس وقت مین اپنی خوش نصیبی سے اس لیے آپ صاحبون کے سامنے کھڑا ہون کہ اپنے آقا ولی نعمت اعلیحضرت قدر قدرت کے جام صحت کے پینے کے لیے آپ صاحبون کی خدمت مین خلوص دلی سے تحریک کرون۔ حضرات آج کا روز بھی کیسا مبارک روز ہے کہ ہم اپنے آقا ولی نعمت کے مبارک سالگرہ کی تقریب مین بتقضائے جان نثاری دلی خوشی منانے کے لیے یہان جمع ہین۔

حضرات اس مبارک تقریب مین جو ہمارے لیے سرمایۂ ناز ہے جس قدر مسرت ہماری رگون مین جوش زن ہے ناممکن ہے کہ ہم اوس کے ایک شمہ کا بھی کما حقہ اظہار کرسکین۔

حضرات ہمارا فرض ہے کہ ہم اون حقوق کے لحاظ سے جو ہمارے مہربان بادشاہ

کے ہمپر ہین اس مبارک تقریب پر نہایت ارادت مندی و حسن عقیدت کے ساتھ مبارکباد عرض کرین اور اعلیحضرت کی درازی عمر و افزونی جاہ و دولت کے لیے تہ دل سے دعا مانگین۔

خداوند کریم کا ہزار ہزار بلکہ لاکہہ لاکہہ شکر ہے کہ ہمارے ولی نعمت اعلیحضرت قدر قدرت کی عمر مبارک کا اڑتیسواں سال خیر و خوبی کے ساتھہ پورا ہوا جبکی یہ سالگرہ مبارک ہے ہم عقیدت مندان جان نثار کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہم ایسے ظل اللہ کے زیر سایہ عاطفت ہین جسکی مبارک عہد حکومت کا یہ فیضان ہے کہ تمام رعایا بلا خصوصیت مذہب و ملت نہایت راحت اور آسایش کے ساتھہ بسر کرتی ہے ہر قوم ہر جماعت کو اپنی مذہبی مراسم کے ادا کرنے مین پوری آزادی حاصل ہے۔

اعلیحضرت قدر قدرت کے طرز عمل نے یقینی طور پر ثابت فرمادیا ہے کہ اعلیحضرت قدر قدرت کا متبرک عہد فرمان روائی اصول آزادی و معدلت پر مبنی ہے جو موجب آسایش و خوش حالی رعایا ہے چنانچہ حضرت کا یہ لاجواب شعر شاہد حال ہے ؎۔

تم خوش رہو ہر حال مین مطلب تو یہی ہے	آزردہ نہو کوئی مذہب تو یہی ہے۔

اعلیحضرت قدر قدرت کو جو فرط محبت اپنے عزیز رعایا کے ساتھہ ہے اگر اوسکی نسبت مین یہ کہون کہ وہ اوس محبت سے بدرجہا زاید ہے جو شفیق باپ کو اپنی اولا کے ساتھہ ہونی چاہیے تو بیجا نہوگا۔ ارباب بصیرت خود اعلیحضرت کے اس شعر سے اوس کا اندازہ فرما سکتے ہین۔

آصف کو جان و مال سے اپنی نہین دریغ	گر کام آئے خلق کی راحت کے واسطے

اعلیحضرت کی طرز عمل کو اگر نظر تامل سے دیکھا جائے تو اس مین کچھ بھی شبہ نرہیگا کہ اعلیحضرت کو ہر وقت وہر حال مین سفر ہو یا حضر رعایا و برایا کی رفاہ و بہبودی اور اصلاح ملک مین ترقی کا خیال پیش نظر انور رہتا ہے چنانچہ ایک شعر مین یون ارشاد ہوا ہے

اس سفر مین بھی بہت مجھکو تمہارا تہا خیال	ایک ساعت بھی کسی دن نہ رہا مین بیکار

ہمارے ظل اللہ کے متبرک عہد فرمانروائی مین انتظام مملکت کے ہر شاخ کو کما ینبغی سرسبزی حاصل ہوئی اور زراعت و تجارت وصناعت اور ہر شعبہ مین نمایان ترقیان ہوئین۔ ترقی زراعت کے لیے ذرایع آبپاشی مہیا کیے گیے اور توسیع تجارت کے لیے سڑکین بنائی گئین ریلین جاری ہوئین اور تعلیم جو ترقی وخوش حالی ملک کے لیے عمدہ ترین ذریعہ ہے اوس کے لیے کالج اور جابجا مدارس قایم کیے گیے جس مین ہر قسم کی تعلیم دیجاتی ہے اور اسی پر اکتفا نہین کیا گیا بلکہ ڈیرہ دون اور یورپ وغیرہ مین متعدد طالبان علم کو بھیجکر مختلف قسم کے علوم کی تعلیم دلائی گئی اور دلائی جارہی ہے قیام امن و حفاظت حقوق کے لیے وقتاً فوقتاً ضوابط و قوانین مفیدہ مدون وجاری کیے گیے اور اس خیال سے کہ کسی قانون سے کبھی کوئی مضرت عاید حال رعایا نہو خود اوسکے تدوین مین اون کو موقع دیا گیا جو عدل گستری کا ایک عمدہ ثبوت ہے۔

الحاصل ہمارے ظل اللہ کے عہد برکت مہد کی خوبیان اس سے بہت زاید ہین کہ حوزۂ تحریر مین آسکین گویا اعلیحضرت قدر قدرت نے اپنی ممالک محروسہ کو

انتظامی حیثیت مین برٹش گورنمنٹ ہند کا ہمعنان کر دیا ہے اور یہ مقتضا ہے اوس کا کہ ہمارے خداوند نعمت دولت برطانیہ عظمیٰ کے سچے وفادار دوست ہین اور دولت برطانیہ کے قدم بقدم چلنے مین ثابت قدم ہین۔

اب میرے جذبات دلی مجھکو مجبور کر رہی ہین کہ اس مقام پر خاص طور سے اعلیحضرت قدر قدرت کے اوس گران بہا نوازش کا جو میرے سالما ہوا ر صوبہ داری کے اجرائی کے بارہ مین مبذول ہوئی ہے شکریہ ادا کرون اگرچہ اس نعمت عظمیٰ کا شکریہ کما حقہ ادا کرنا امکان سے باہر ہے مگر بہ مقتضائے مالا یدرک کلہ لایترک کلہ۔ مین نہایت عقیدت مندی کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہون اور دعا کرتا ہو کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمارے خداوند نعمت کی عمر مین برکت دے اور اون سے ہمیشہ راضی رہے اور اونکو صحت و تندرستی کے ساتھ ہمیشہ خوش و خرم رکھے یہ میرا زبانی شکریہ ہے عملی شکریہ یہ ہوگا کہ تا بقای حیات مستعار مین اپنے مالک کے خدمات کو وفاداری و خیر خواہی و ایمانداری کے ساتھ بجالاتا رہونگا۔

حضرات اب مین اس دعا پر اپنی اسپیچ کو ختم کرتا ہون اور تحریک کرتا ہون کہ آپ سب اس دعا مین میرے ساتھ شریک ہون۔

اے اللہ تو ہمارے ہردل عزیز بادشاہ اور خداوند نعمت اعلیحضرت کی عمر مین برکت دے اور حضرت کے دلی مقصد کو پورا فرما اور ہمارے مالک کی سلطنت کو ہمیشہ محفوظ اور تمام رعایا کے سرون پر آپکا سایہ عاطفت قایم رکھ اور ہمیشہ صحت و تندرستی کے

ساتھہ اون کو سلامت باکرامت رکھہ - اس دعا کے بعد مین امید کرتا ہون کہ آپ حضرات میرے ساتھہ ہمارے واجب التعظیم محبوب القلوب ولی نعمت رعایا پرور عدل گستر ظل اللہ کے جام تندرستی کے نوش کرنے مین دلی خوشی و محبت کے ساتھہ شریک ہونگے -

نمبر ۳

اسپیچ مولوی محمد عبد القادر صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ

بہ تقریب جشن سالگرہ مبارک

بابتہ ۱۳۱۳ ف

مجھے اپنی خوش قسمتی پر فخر و ناز ہے کہ اسوقت مین اسلیئے کھڑا ہون کہ اپنے آقاے ولی نعمت ہر دل عزیز فرمانروا اعلیحضرت قدر قدرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے جام تندرستی کے نوش کرنے کیلئے نہایت اخلاص و جوش دلی کے ساتھہ تحریک کرون -

آج ہمارے آقاے ولی نعمت ہر دل عزیز فرمانروا کی اوتا لیسوین مبارک سالگرہ ہے جسکی میمنت خیز تقریب مین ہم ہوا خواہان دولت بتقاضاے ولولہ حسن عقیدت خوشی منانے کے لیے یہان جمع ہوئے ہین -

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے آقاے ولی نعمت ہر دل عزیز فرمانروا کی اون بے پایان احسانات اور عام عطوفتون کے لحاظ سے جس سے نہ صرف ہم جان نثاران

بلکہ تمام سکان ممالک محروسہ سرکار عالی اور مختلف آبادیون کے لوگ بلا تفریق مذہب وملت مستفید ہو رہے ہین - اِس میمنت خیز تقریب پر نہایت خلوص وادب کے ساتھہ بارگاہ خسروی مین مبارکباد عرض کرین اور نہایت اخلاص دلی کے ساتھہ دعا کرین کہ اللہ جل شانہٗ ہمارے ہردل عزیز فرمانروا کو درازی عمر اور روزافزون دولت واقبال کیساتھہ ہمیشہ فیروزمند اور خوش وخرم رکھے -

مصرعہ - این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

ہمارے ہردل عزیز فرمانروا کے عہد میمنت مہد کے نا متناہی برکتین جو نظم مملکت کے ہر شعبہ کو شامل ہین اون کا شمار ناممکن ہے مگر اس موقع پر مین ضروری خیال کرتا ہون کہ رعایا پروری جو ملک کے لیے عمدہ ترین نعمت ہے اس کے متعلق مشتے نمونہ از خروارے کچھہ ذکر کرون -

ہمارے ہردلعزیز فرمانروا کی رعیت پروری جو گران بہا اصول جہانداری پر مبنی ہے اور اوس پر جو اثرات مرتب ہو رہے ہین وہ نہ صرف ملک دکن کے لیے مایۂ ناز ہے بلکہ وہ ہمیشہ تاریخون مین قابل فخر یادگار رہیگی -

اس موقع پر مسئلہ بندوبست اراضی مالگذاری خصوصیت کے ساتھہ قابل الذکر ہے یہ تو ظاہر ہے کہ بندوبست کا تمام نفع اور مقصد بہ نتیجہ اعتدال زر مالگذاری اور حمایت حقوق مزارعین ہے لیکن یہان کے بندوبست مین ایک خاص امر مایہ الامتیاز ہے ٹوڈرمل نے ہند مین اور ملک عنبر نے دکن مین جو بندوبست کیا تھا اوس کا ذکر تاریخون

مین نہایت زور و شور سے کیا جاتا ہے لیکن ناظرین تاریخ حکو متہا ے ہند غالباً اِس سے بیخبر نہ ہونگے کہ ان دونون بندوبستون مین قریباً بنصف پیداوار اراضی حق سرکار رکھا گیا تھا اور ہمارے سرکار عالی نے مزارعین کے ساتھ اسقدر وسیع رعایت فرمائی ہے کہ اسوقت قیمت پیداوار اراضی کا اوسط پندرہوان حصہ یعنی فیصد (۶ ر ۶) مزارعین سے وصول ہو رہا ہے۔

مصرعہ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اور ہمارے اعلیٰ حضرت ظل اللہ کے عہد معدلت مہد مین جو بندوبست اراضی مالگذاری ہوا ہے اور جو برکتین اِس بندوبست اراضی مالگذاری کی وجہ سے کاشتکارون کو نصیب ہوئے ہین وہ پچھلے زمانہ کی کاشتکارون کو کبھی حاصل نہ تھین چنانچہ وہ برکات یعنی کاشتکاران اراضی کو جو حقوق اراضی مالگذاری کی نسبت بندوبست کے وقت عطا کیے گیے ہین اون کا اجمالاً ذکر کرتا ہون مثلاً تا آنکہ رقم مالگذاری ادا ہوتی رہے کوئی پٹہ دار (کاشتکار) اپنی اراضی مقبوضہ سے کبھی بے دخل نہین کیا جاتا - ۲ پٹہ دارون کو عام طور پر آزادی ہے کہ اپنی اراضی پٹہ کو جس طرح چاہین دوسرے پر منتقل کر دین یعنی بیع کرین - یا رہن کرین یا ہبہ کر دین یا اپنی خوشی سے راضی نامہ دیدین اگر کوئی پٹہ دار اراضی مر جاتا ہے تو اوسکی زمین کا پٹہ وراثتاً اوسی کے وارث راست کو اور اگر وارث راست نہ ہو تو ورثار بعیدہ مین جو مستحق ہو اوس کو دیا جاتا ہے اور اگر ورثار قریب و بعید دونون نہ ہون تو شکمدار کو پٹہ دیا جاتا ہے۔ پٹہ دار مجاز ہین کہ اپنے پٹہ کی زمین مین اپنے ذاتی صرفہ سے باولیان

بنائین - تالاب وکنہ ٹا التعمیر کرین اور اوسمین تری کی کاشت یا درخت نصب کرین اس ترقی وتبدیل حیثیت اراضی کی بابتہ اون سے کوئی زاید جمع نہین لی جاتی - درختان موقوعہ اراضی پٹہ پر بہ استثناء درختان آبکاری وجو بنہ ممنوعا پٹہ دارون کو پورا پورا حق تصرف عطا کیا گیا ہے - اگر کسی پٹہ دار کے مقبوضہ زمین مین درختان ثمرہ دار واقع ہون اور وہ درخت پٹہ دار کی ملک نہ ہون یعنی اون درختون پر ماقبل بندوبست پٹہ دار کا بارہ سالہ قبضہ نہو یا اوس کے نصب کیے ہوئے نہون تو ثمرہ درختان سالانہ سرکار سے ہراج کرکے زرثمن مین سے نصف قیمت پٹہ دار کو دیجاتی ہے اور نصف بحق سرکار جمع ہوتی ہے یا پٹہ دار ایسے درختان مثمر کو خرید کرنا چاہے جو اراضی پٹہ مین واقع ہین اور جن کا ثمرہ ہراج ہوتا ہے تو وہ درخت وہ گونہ محاصل پر خرید کرسکتا ہے -

اگر کسی پٹہ دار کی اراضی مین درختان سرکاری موجود ہون اور سرکار اون درختون کو کٹوا لے اور بقیہ جڑون سے پھر درخت اوگین تو وہ پٹہ دار کی ملک قرار دیدئے گیے ہین -

اس بندوبست کی وجہ سے جسکو محبوب شاہی بندوبست کہنا چاہیے صدہا تنازعات حدود باہمی کاشتکاران کا انسداد ہوگیا کھیتون کے حدود قایم ہوجانے کی وجہ سے نزاعات حدود اب بند ہوگیے اب ایک کاشتکار دوسرے کاشتکار کی زمین اپنی زمین مین شامل کرہی نہین سکتا -

زمانہ سابق مین مواضعات کے سرحدی جھگڑے آئے دن پیدا ہوتے تھے

اب ہر ہر موضع کا نقشہ بن جانے اور رقبہ معین و محدود ہو جانے سے سرحدی جھگڑون کا سدباب ہو گیا۔

پٹہ داران اراضی (کاشتکاران) کے ساتھہ محض اونہین مراعات پر اکتفا نہین کیا گیا جس کا مین نے ابھی ذکر کیا ہے بلکہ آفات ارضی وسماوی یعنی خشک سالی مین تالابون اور نہرون مین پانی نہ آنے یا کم آنے یا تالابون کی وفور بارش سے ٹوٹ جانے یا تخم کے جل جانے اور سالم فصل کے تلف ہو جانے زمینات کے غرق آب ہو جانے کی وجہ سے نہایت فیاضی سے معافیات دیجاتی ہین اور رعایا نادار ہو جاتی ہے تو اوسکی تقاوی سے امداد کیجاتی ہے اور تقاوی کی رقم نہایت سہولیت کے ساتھہ بہت نرم اقساط سے وصول کیجاتی ہے۔ اور پچھلی بقایا سے سرکاری بصیغہ ناداری معاف کردیجاتی ہے۔

ہمارے اعلیٰ حضرت ظل سبحانی کے عہد ہمایون کی برکتین واحسانات بلا امتیاز مذہب وملت ورعایا و برایا جاری ہین۔ مثلاً توسیع تجارت کے لیے پختہ سڑکین بنادی گئین اور تعلیم وتعلم اور علاج ومعالجہ کے لیے جابجا مدارس اور شفاخانہ جات قایم کیے گیے ہین اور کسی سے اوسکا معاوضہ نہین لیا جاتا ہے۔ انکم ٹیاکس اب تک جاری نہین کیا گیا۔ محصولات مقامی کا اجرا ابتک نہین ہوا محض اس وجہ سے کہ رعایا زیر بار نہو جائے۔ مین اس موقع پر اون برکات خداوندی کا ذکر کیے بغیر چپ نہین رہ سکتا جو قیام شفاخانہ جات کی وجہ سے عامہ رعایا و برایا وملازمین خداوندی کو یکسان

شامل ہین -

حضرت ظل سبحانی کا لاکھو کا روپیہ قیام شفاخانہ جات و تعلیم و تقرر ڈاکٹران وخریدی ادویہ مین صرف ہوتا ہے اور اوس کے عمدہ نتایج جو مترتب ہوتے ہین اون مین سے ایک واقعہ شکر گذارانہ طور پر بیان کیا جاتا ہے جس کا تعلق میری ذات سے ہے میری بی بی کے پیٹ مین ایک (رسولی) پیدا ہو گئی تھی جو ۲۴ پونڈ پانی سے بہری ہوئی تھی - ڈاکٹر عبد الحسین صاحب ہاؤس سرجن افضل گنج ہاسپٹل نے جو سرکاری مدرسہ طبابت کے ایک شاگرد ہین تین ہفتہ ہوئے کہ پیٹ کو چاک کر کے وہ رسولی جڑ پیڑ سے کاٹ کے نکال دی اور پہر پیٹ کو سی دیا اور ایسی خطرناک اپریشن کو پوری لیاقت اور نہایت خوبی اور غیر معمولی کامیابی کے ساتھہ انجام دیا اور اپریشن سے پیشتر انٹی سپکٹس کا ایسا اچہا انتظام کیا کہ خدا کے فضل و کرم سے اِس سریس (خطرناک) اپریشن کے بعد بہی میری بی بی کو بخار نہین آیا اور اون کا ٹمپریچر نارمل رہا بہر حال پندرہ روز مین میری بی بی چنگی ہو گئین اسی طرح سے صدہا آدمی خوفناک حالت مین مبتلا ہوتے اور یہان کے منتخب و تعلیم یافتہ ڈاکٹرون کے ہاتہہ سے شفا پاتے ہین ورنہ پہلے یہ ہوتا تہا کہ یا لوگ ایسے بڑے بڑے آپریشن کرانیکے لیے مریضون کو مدراس وغیرہ مقامات پر لیجاتے تہے یا مرض مین سسک سسک کر جان دیتے تہے یہ ایک ادنیٰ فیضان ہے عہد ہمایون کا اگر مین اپنے علم تک اون احسانات کا شمار کراؤن تو وقت کافی نہ ہوگا -

الحاصل ہمارے ظل اللہ کے عہد برکت مہد کی خوبیان اس سے بہت زیادہ

ہین جن کے بیان کرنے کے لیے بہت وسیع وقت درکار ہے۔

ہمارے اعلیٰحضرت خداوند نعمت کی انہین خوبیون اور احسانات کا یہ اثر ہے کہ رعایا و برایا کے دلون مین اعلیٰحضرت کی ذات ستودہ صفات سے ایک سچی اور خالص محبت وعقیدت پیدا ہوگئی ہے اور یہ فطرتی بات ہے کہ سچی محبت اوس شخص سے پیدا ہوتی ہے جو احسان کرتا ہے اور اوس کا ثبوت اس سے بہی ملتا ہے کہ جب ہمارے اعلیٰحضرت خداوند نعمت دارالسلطنت سے کہین باہر رونق افروز ہوتے ہین تو سلطنت کا ہر فرد و بشر اعلیٰحضرت کی خیر و خوبی کے ساتہ معاودت کا بیقراری کے ساتہ منتظر رہتا ہے اور اوسی طرح جب کوئی مبارک اور خوشی کا موقع آتا ہے تو اظہار مسرت مین جشن مناتا ہی چنانچہ رعایا آج سالگرہ مبارک کی تقریب مین ہر جگہہ اپنے مکانون اور اپنے جہونپڑیون تک مین خوشی منا رہی ہے۔

حضرات اب مین اس دعا پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون اور تحریک کرتا ہون کہ آپ سب صاحب اس دلی دعا مین میرے ساتہ شریک ہون گے۔

اے اللہ تو ہمارے ہر دلعزیز بادشاہ اور خداوند نعمت اعلیٰحضرت کی عمر مین برکت دے اور حضرت کے دلی مقاصد کو پورا فرما اور ہمارے مالک کی سلطنت کو ہمیشہ محفوظ اور تمام رعایا و برایا کے سرون پر اون کا سایہ عاطفت قایم و دایم رکہہ اور صحت و تندرستی کے ساتہ اون کو سلامت باکرامت رکہہ۔

اس دعا کے بعد مین امید کرتا ہون کہ آپ حضرات میرے ساتہ ہماری واجب التعظیم

ولی نعمت رعایا پرور عدل گستر ظل اللہ کے جام سلامتی کے نوش کرنے مین دلی جوش محبت و عقیدت کے ساتھہ شریک ہونگے۔

نمبر ۴

اسپیچ مولوی محمد عبد القادر صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ

بتقریب جشن سالگرہ مبارک

بابتہ ۱۳۱۴ ف

حضرات۔ آج کیسی خوشی کا دن ہے کہ ہم ایسی عظیم الشان پر میمنت تقریب مین نہایت حسن عقیدت کے ساتھہ خوشی منانے کے لیے جمع ہوئے ہین اور اوسپر ہم جسقدر فخر و مباہات کرین کم ہے۔

آج ہمارے آقاے ولی نعمت ہر دل عزیز فرمانرواے دکن اعلیحضرت کی چالیسوین مبارک سالگرہ ہے جسکی بے انتہا مسرت نہ صرف ہم نمک خوارون کی صورت حال سے نمایان ہے بلکہ ہمارے ہر رگ و پے مین جوش زن ہے مین اپنی خوش قسمتی پر بے حد نازان ہون کہ اپنے آقاے ولی نعمت ہر دل عزیز فرمانروا کے جام صحت کے نوش کرنے کے لیے آپ حضرات کے سامنے اخلاص دلی کے ساتھہ پر جوش تحریک کرنے کے لیے کھڑا ہون۔

ہمارے آقائے ولی نعمت کے بے انتہا احسانات جو کافہ رعایا و برایاے

ممالک محروسہ سرکار عالی کو بلا تفریق مذہب و ملت یکسان شامل ہین اور جو محکم خلوص اور سچی محبت ہمکو اپنے آقاے ولی نعمت ہر دلعزیز فرمانروا کے ساتھہ ہے اوس کے لحاظ سے ہم پر واجب ہے کہ ہم اس تقریب مسعود و میمنت امود پر نہایت ادب کے ساتھہ بارگاہ خسروی مین مبارک باد عرض کرنے کا فخر حاصل کرین اور خلوص دلی کے ساتھہ اس دعا سے تر زبان ہون کہ خداوند کریم ہمارے ہر دل عزیز فرمانروا کی عمر مین ترقی دے اور روز افزون جاہ و جلال و دولت اقبال کے ساتھہ ہمیشہ خرم و شاد و بامراد رکھے۔

خداوند کریم نے ہمارے اعلیحضرت ظل اللہ کی ذات بابرکات مین رحمدلی فیاضی بردباری دوراندیشی معدلت پژوہی اور دوسرے اخلاق عظیمہ و صفات کریمہ جو ودیعت رکھے ہین وہ اپنے آپ نظیر ہین اور یہی وجہ ہے کہ ہماری قدسی طبیعت فرشتہ خصلت فرمانروا کی سچی محبت جو نہایت محکم و ناقابل الزوال ہے از ادنیٰ تا اعلیٰ تمام رعایا کے دلون مین جاگزین ہے۔

ہمارے ظل اللہ کو اپنی رعایا کے ساتھہ ویسی ہی شفقت اور اونکی فلاح و بہبود کی ویسی ہی فکر ہے جیسی شفیق باپ کو اپنی اولاد کی نسبت شفقت اور فکر فلاح و بہبود ہوتی ہے۔

ہمارے اعلیحضرت ظل اللہ کا طرز فرمانروائی جس عمدہ اصول جہانداری پر قایم ہے وہ ایک نعمت عظمیٰ ہے جس سے کافہ رعایا خاطر خواہ متمتع ہو کر نہایت اطمینان

وفراغ حالی کے ساتھ بسر کرہی ہے اور ملک کی سرسبزی وشادابی یوماً فیوماً ترقی کرتی جاتی ہے۔

ہمارے ہر دل عزیز فرمانروا کے عہد ہمایون کی بے شمار برکتین جو رعایا کے ہر طبقہ اور نظم مملکت کے ہر شعبہ کو شامل ہین اون کا تفصیل وار بیان تو حد امکان سے خارج ہے نہ وقت مین گنجایش نہ زبان مین یارائی مگر مین مناسب خیال کرتا ہون کہ اس مقام پر برگے از چمن ودانہ از خرمن۔ کچھہ ذکر کرون۔

ملک کی آسودگی کے لیے عمدہ ترین دو(۲) ذرایع ہین اوّل درجہ مین زراعت دوم درجہ مین تجارت پھر ترقی تجارت کے لیے تین وسائل ہین۔ اول پیداوار عام اس سے کہ پیداوار نباتی ہو یا حیوانی ہو یا معدنی ہو دوئم مصنوعات سوئم راستون کی سہولتین۔ ہمارے آقاے ولی نعمت کے عہد مین اِن تینون وسائل نے ایک مناسب حد تک ترقی کی جس کے باعث اوسی کی مناسبت سے تجارت کو بھی فروغ ہوا۔ یہ امر کہ تجارت نے کس حد تک ترقی کی اوسکی اجمالی اطلاع کے لیے آمدنی محصول کروڑگیری پر نظر ڈالنے سے مفید نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے اگر میری یاد غلطی پر نہو تو چالیس برس کے ماقبل اور اوس کے بعد کچھہ زمانہ تک محصول کروڑگیری کا انتظام ٹہیکہ کے ذریعہ سے ہوا کرتا تہا اور ٹہیکہ کے زمانہ مین تقریباً تیس لاکہہ سے زیادہ کی آمدنی نہ تہی مِن بعد امانی انتظام ہوا اور ۱۲۸۵ف مین سینتیس لاکہہ آمدنی ہوئی اور اوس کے بعد باستثناء چند سالون کے جس مین قحط سالی یا دوسرے خاص وجوہ سے آمدنی مین کچھہ کچھہ

نقصان ہوتا رہا باقی سالون مین بتدریج اضافہ ہوتا گیا تا آنکہ سال ماقبل یعنی ۱۳۱۴ف مین محصول کروڑگیری کی آمدنی کچھہ کم سر سٹھہ لاکھہ ہوئی اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے آقاے ولی نعمت کے متبرک عہد مین تجارت نے قریب قریب دوچند کے ترقی کی ہے۔

اب مین وسائل تجارت کا مختصراً ذکر کرتا ہون جو ہمارے آقاے ولی نعمت کے عہد ہمایون مین ترقی پذیر ہوئی ہین۔

پیداوار

زراعت کے متعلق مین اپنے سال گذشتہ کی اسپیچ مین کچھہ ذکر کر چکا ہون اب اوس کا اعادہ تحصیل حاصل ہے لیکن اسقدر بیان کر دینا ضروری ہے کہ اس عہد ہمایون مین بندوبست ہو جانے کی وجہہ سے زراعت مین معتدبہ ترقی ہوئی ہے جس کا ثبوت بہت سی زمینات افتادہ و غیر مقبوضہ کی زراعت پر اوٹھہ جانے اور کثرت برآمد غلہ سے بھی ملتا ہے الغرض زراعت مین بہت کچھہ ترقی ہوگئی ہے۔

اسی عہد ہمایون مین نسل چوپایہ کی افزائش کے لیے توجہ ہوئی۔ اور اضلاع مین انتظام کیا گیا جسکی وجہہ سے ہر سال مناسب تعداد مین بچھڑے نکلتے اور فروخت ہوتے ہین۔ اسی عہد ہمایون مین تقریبًا بائیس برس ہوئے کہ ایک کمپنی کو معدنیات کا ٹہیکہ دیا گیا۔ اس سے پہلے نہ معدنیات کے نکالنے کا کوئی انتظام تھا

نہ اوس سے سرکار عالی کو کوئی فائدہ ہوتا تہا جن معدنیات کا ٹہکہ دیا گیا ہے اوسمین مہتم بالشان کوئلے اور سونے کی معادن ہین بالخصوص کوئلہ کے معدن کا کام بہت زور وشور سے چل رہا ہے جس سے سرکار عالی کو بہی زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

مصنوعات

مصنوعات تین نہج پہ تیار ہوتی ہین۔ دستی اور محابس کے کارخانون اور مشین کے ذریعہ سے۔

ہمارے آقائے ولی نعمت کے عہد ہمایون مین دستی مصنوعات کو بہت کچھہ ترقی ہوئی ہے اورنگ آباد مین گنگا جمنی سامان اور مختلف الاقسام قیمتی کپڑے اوروزنگل ومیدک مین ریشمی اور ناندیڑ مین سوتی نفیس کپڑے اوروزنگل مین عمدہ سوتی اونی اور ریشمی قالین کثرت سے طیار ہونے لگے ہین جن کے لیے متعدد کارخانے بہی قایم ہوگیے ہین اور یہ اشیا حیدرآباد ہی مین نہین بلکہ دور دراز ملکون مین بہی جاکر فروخت ہوتی ہن اور ورنگل کے قالین تو یورپ مین بہی کثرت سے جاتے اور فروخت ہوتے ہین۔ اسی عہد ہمایون مین قابل اطمینان انتظام کے بعد محابس حیدرآباد اورنگ آباد گلبرگہ اور ورنگل مین مختلف الاقسام عمدہ چیزین تیار کرائی جانے لگی ہین جس سے علاوہ اور فوائد کے ایک بڑا فائدہ یہ بہی ہے کہ اکثر قیدی جب رہا ہوتے ہین تو جن صنعتون کو اونہون نے سیکہا ہے اون کو بطور خود کرنے لگتے ہین اس طرح سے صنعت کے رواج مین ترقی ہوتی جاتی ہے اور صنعت آموختہ

قیدی جو اس صنعت کے ذریعے سے اپنی زندگی بسر کرسکتے ہین اون کا رجحان ارتکاب جرایم کی طرف نہین ہونے پاتا۔

اسی عہد ہمایون مین تین ملین حیدرآباد گلبرگہ اورنگ آباد مین قایم ہو چکی ہین جن کا روزانہ کام اطمینان کے ساتھ چل رہا ہے اس کے علاوہ ممالک محروسہ مین قریبًا (۸۰) جننگ فیکٹری اور پریس قایم ہو چکے ہین اور ہوتے جاتے ہین برف سوڈا اور تیل نکالنے اور آٹا پیسنے اور دہان صاف کرنیکی مشین بہی قایم ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر لوگ مشین کے فوائد کو محسوس کرتے جاتے ہین۔

راستونکی سہولتین

تجارت کے لیے سڑکون کا ہونا اور اون کا ہمیشہ درست حالت مین رہنا نہایت ضرور ہے ممالک محروسہ سرکار عالی مین اگرچہ سابق سے کچھہ سڑکین موجود تہین مگر ہمارے آقاے ولی نعمت کے عہد ہمایون مین بہت کچھہ توسیع ہوئی ہے اسوقت ممالک محروسہ مین جتنی سڑکین ہین خواہ وہ تحت علاقہ تعمیرات ہون یا تحت علاقہ صفائی یا لوکل فنڈ اون کی مسافت قریبًا (۴۰۰۰) میل ہے۔

ہمارے آقاے ولی نعمت کے عہد ہمایون مین ریلوی لین جو ملکی مصالح ترقی تجارت اور مسافرین کے لیے نہایت ہی مفید اور ضروری چیز ہے ممالک محروسہ سرکار عالی مین جاری ہوئی اور مین بعد وقتًا فوقتًا اسمین توسیع ہوتی رہی اسوقت سرکار عالی کے

کل ریلوے لین کی مسافت قریباً اٹھہ سو میل ہے اور ۷۵ میل کی غیر ملکی لائینین ممالک محروسہ سرکار عالی سے گذری ہین اور اب اوس کے علاوہ چند جدید شاخین زیر تجویز ہین -

الغرض ہمارے آقاے ولی نعمت کے عہد ہمایون مین جس طرح مملکت کے دوسرے شعبون مین حیرت انگیز ترقیان ہوئی ہین اوسی طرح تجارت اور وسایل تجارت مین بہی نمایان ترقی ہوئی ہے -

الحاصل ہمارے ظل اللہ کے عہد مبارک مین بہت کچہہ ترقی ہوئی ہے جہاڑی جنگل صاف کیے گیے ہین لاکہون ایکڑ اراضی بنجر افتادہ مزروع ہوئی اور ہو رہی ہے جسکی وجہ سے ہمارا ملک سرکار عالی نہایت آباد ہو گیا ہے - بہت سی سڑکین اور راستے تیار کیے گیے ہین اور ریلوے لین بنائی گئی ہین اور صدہا شمعین تعلیم کی روشن ہوئی ہین جنکی شعاعین چہوٹے چہوٹے دیہات تک بہی پہونچی ہین قحط کے زمانہ مین غریب و محتاج رعایا کی پوری ہمدردی کی گئی اور لاکہون روپیہ خزانہ عامرہ سرکار عالی سے قحط زدون کی پرورش و نگہداشت مین صرف ہوئے ہین باسپر بہی ہمارے خداوند نعمت کی کمال تمنا یہی ہے کہ ہر سر رشتہ کے انتظام مین روزافزون ترقی ہو اور ذرایع آبپاشی کی تعمیر و ترمیم سے رہی سہی زمینیات افتادہ زراعت پر اوٹہہ جائین - کہلے میدانون مین آبادیان قایم ہون قصبات و اضلاع مین جدید ذرایع صنعت و حرفت پیدا ہون حفظان صحت کے انتظام مین ترقی ہو اور تعلیم عام ہو جاے -

اب مین اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم اور تحریک کرتا ہون کہ آپ لوگ بہی میرے

ساتھہ اس دعا مین شریک ہون۔

اے خالق کون ومکان تو ہمارے ہر دل عزیز پادشاہ خداوند نعمت اعلی حضرت کی عمر مین برکت دے اور اعلی حضرت کی مرادون کو بر لا اور ہمارے مالک کی سلطنت کو ہمیشہ آفات سے محفوظ اور ہمارے آقا کا سایہ عطوفت تمام رعایا و برایا کے سرون پر قایم ودایم اور ہمارے ظل اللہ کو صحت اور تندرستی کے ساتھہ سلامت باکرامت رکھہ۔

اس دعا کے بعد مین اُمید کرتا ہون کہ آپ حضرات میرے ساتھہ ہمارے واجب التعظیم ولی نعمت رعایا پرور عدل گستر پادشاہ کے جام سلامتی کے کرنے مین حسن عقیدت اور دلی جوش محبت کے ساتھہ شریک ہونگے۔

اسپیچ نمبر ۲ و ۳ و ۴ کے متعلق بذریعہ پرایوٹ سکرٹری صاحب حضرت اقدس و اعلی خلد اللہ ملکہ کی خوشنودی مبارک کی اطلاع وقتاً فوقتاً ہمارے ممدوح کو ملی اون مراسلہ جات اظہار خوشنودی کے نقول درج ذیل کیے جاتے ہین۔

نقل مراسلہ دفتر پرایوٹ سکرٹری عالیجناب مدار المہام سرکار عالی - ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

نمبر ۳۶۷۸ بابتہ سنہ ۱۳۱۲ فصلی۔

منجانب فریدون جی جمشید جی پرایوٹ سکرٹری۔

بخدمت مولوی محمد عبد القادر صاحب صوبہ دار گلبرگہ۔

بجواب مراسلہ نشان ۹۱/۲ مورخہ ۴ امرداد ۱۳۱۲ ف جس کے ساتھہ آپکے اوس اسپیچ کی

کاپی منسلک ہے جو آپ نے بروز جلسہ سالگرہ مبارک اعلیحضرت دی تھی نگارش ہے
کہ آپکی وہ اسپیچ اعلیحضرت کے ملاحظہ قدسی مین گذرانی گئی اوس اسپیچ کے ملاحظہ کے
بعد اعلیحضرت نے یہ فرمان واجب الاذعان صادر فرمایا ہے کہ ہماری خوشنودی
آپ پر اور نیز اون اصحاب پر جو جلسہ سالگرہ مبارک مین شریک تھے ظاہر کردیجائے

نقل مراسلہ پرایوٹ سکرٹری عالیجناب مدارالمہام سرکار عالی ۔ ۹ جولائی ۱۹۰۴ء
بابتہ ۱۳۱۳ف نمبر ۲۶۷۵ بابتہ ۱۳۱۳ف ۔

خدمت صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ۔

جناب ۔ آپ نے بہ تقریب جلسہ سالگرہ مبارک اعلیحضرت بمقام گلبرگہ جو اسپیچ
دی تھی اوسکی کاپی مین نے جناب مدارالمہام بہادر کے ملاحظہ مین پیش کردی تھی ۔
مجھے حکم ہوا ہے کہ آپکو اِس سے مطلع کرون کہ اعلیحضرت آپ کے اِس اظہار وفاداری
کی نسبت اپنی خوشنودی ظاہر فرماتے ہین ۔

آپکا فرمانبردار

فریدون جی جمشید جی

نقل مراسلہ دفتر پرایوٹ سکرٹری عالیجناب مدارالمہام سرکار عالی ۔ واقع ۵ جون ۱۹۰۵ء
نشان ۲۹۹۴ بابتہ ۱۳۱۴ف ۔

خدمت صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ۔

جناب ۔ آپنے بہ تقریب جلسہ سالگرہ مبارک اعلیحضرت بمقام گلبرگہ جو اسپیچ دی تھی

اوسکی کاپی مین نے جناب مدار المہام بہادر کے ملاحظہ مین پیش کردی تھی - مجھے حکم ہوا ہے کہ آپکو اس سے مطلع کرون کہ اعلیٰ حضرت آپکے اِس اظہار وفاداری کی نسبت اپنی خوشنودی ظاہر فرماتے ہین فقط -

آپکا فرمانبردار

فریدون جی جمشید جی

معتمد خانگی مدار المہام سرکار عالی -



باب سوم



خیرخواہی سرکار و ہمدردی رعایا

متعلقہ باولیون اور اراضی بنجر کے متعلق ہمارے ممدوح نے قواعد مرتب کیے بحکم سرکار وہ ڈویژن نارائین پٹھ مین جاری کیے گیے جن سے رعایا کی مرفہ الحالی اور ملک کی سرسبزی اور مالگذاری مین معتدبہ ترقی ہوئی اوس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرکار اور رعایا کو یکسان نفع پہونچا اور ۱۳۰۶ فصلی کے سخت قحط کا اثر اس حصہ ملک مین محسوس نہین ہوا یہ تمام تر ہمارے ممدوح کی کوشش کی برکت ہے جو ہنوز جاری ہے۔

سنہ ۱۲۹۹ فصلی مین جب آپ منصرمی اول تعلقدار ضلع لنگسگور پر رونق افروز ہوے تو آبکاری کے معاملہ پر آپ نے بیحد توجہ کی اور اپنی بیدار مغزی اور دیانت داری سے بمقابلہ سال ہاے ماسبق سال مذکور کے ہراج مین مبلغ نو ہزار روپیہ کا اضافہ فرمایا۔ مولوی محمد عبد الباقی صاحب صوبدار صوبہ گلبرگہ نے آپ کی اس حسن کارگذاری کا اعتراف نہایت قیمتی الفاظ مین فرمایا ہے جسکی نقل درج ذیل ہے۔

نقل روبکار دفتر صوبہ داری صوبہ گلبرگہ موسومہ معتمد صاحب مالگذاری نمبر ۸۰۷ (۱۵) امان سنہ ۱۲۹۸ ف | یہ کوشش مولوی محمد عبد القادر صاحب اول تعلقدار ضلع لنگسکور کی ہے جس سے قریبًا

نو ہزار روپیہ سالانہ فائدہ سرکار ہوا ہے اور امید ہے کہ اگر ایسا ہی انتظام ضلع قایم رہے
تو آئندہ سالون مین بھی یہی فائدہ باقی رہے بلکہ اسپر اضافہ ہوا کرے - نہایت قابل
تحسین ہے لایق عہدہ دارون کے تقرر سے ایسے ہی فواید ہوتے ہین اور جبکہ تہوڑی
سے ایام منصرمی مین یہ فائدہ ہوا ہے تو ضرور میرا جی چاہتا ہے کہ مین مولوی عبد القادر
صاحب کو جلد کہین مستقل اول تعلقدار دیکھون کہ اس سے زیادہ منافع سرکاری اور
حسن انتظام ضلع کی امید ہے اور جبتک ایسا کوئی موقع ہاتہ آوے خاص رعایت
اضافہ ماہوار وغیرہ سے اس کام کے صلہ مین سرکار سے اِن کے ساتہ ہونی چاہیئے
جس سے دوسرے عہدہ دارون کی بہی امیدین بڑہین اور وہ سرکاری منافع کی افزایش
مین کوشش کرین -

اسی سال مین آپ نے انعام دارون کے متعلق ایک بسیط رپورٹ لکہی اور
اون صورتون کو بیان فرمایا جس مین انعام دارون کی رعایت ہونی چاہیئے سرکار سے
گشتی نمبر ۳ رعایت انعام داران کے متعلق جو جاری ہوئی ہے اُسکی بنا یہی
رپورٹ ہے -

سنہ ۱۳۰۰ فصلی مین حین اوّل تعلقداری ایلگندل آپ نے معاملہ ہراج آبکاری
پر غور فرمایا اور اون اسباب کو جانچنا شروع کیا جسکی وجہ سے معتدبہ رقم کی کمی اس معاملہ
مین چلی آرہی تہی اخیر آپکی بصیر طبیعت نے اسکو پالیا نتیجہ یہ ہوا کہ سلغ ستاون ہزار کی رقم
کثیر کا سرکاری فائدہ ہوا اور آیندہ سال مین بہی اضافہ قایم رہا -

اس خیر خواہی سرکار کے بابتہ نواب مدار المہام سرکار عالی نے مراسلہ نشان ۱۴۱۲ فصل واقع ۱۷ آذر ۱۳۰۱ فصلی مین اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی۔

ضلع ایلگندل کی اول تعلقداری کے زمانہ مین آپ نے رعایا کے اُن حالات کا بخوبی اندازہ فرمایا جو قابل توجہ ولحاظ تھے۔ آپ نے روزانہ کام کے علاوہ اس کام کو بھی ضروری خیال فرمایا کہ رعایا کی تفصیلی ضرورتون پر نظر ڈالی جائے اس کام مین آپ نے بڑی کامیابی حاصل کی اور اس کے ساتھ ہی اصول اور سرکاری منافع کا پورا لحاظ رکھا۔

رعایا ے ضلع ایلگندل جن جن امور سے مستفید نہ تھے آپ نے ان کو۔ فایدہ پہونچانے کی کوشش فرمائی اور اس نفع بخش کوشش کا اکثر حصہ سرکار سے منظور ہوا اسکو ہم ایک نقشہ کی شکل مین لکھتے ہین۔

نشان نمبر	عمل موجودہ ضلع ایلگندل	ممدوح کی رائے کہ آیندہ کیلیے کیا ہونا چاہیے
۱	۲	۳
۱	درختان مثمر موقوعہ اراضی مقبوضہ رعایا کا ثمرہ منجانب سرکار ہراج ہوا کرتا تہا جس سے رعایا کی حق تلفی ہوتی تھی۔	اگر مزارع درختان مثمر کو خرید کرنا چاہے تو اونھین کے ہاتھ اوس قیمت پر فروخت کرنا چاہیے جو دہ سالہ محاصل ثمرہ سے کم ہو۔
۲	درختان مثمر محفوظا سرکار کا ثمرہ ہراج کیا جاتا ہے	اگر ایسے درختون کا بار جیپر کہاتہ دار کو

نمبر	عمل موجودہ ضلع ایلگنڈل	ممدوح کی رائے کہ آئندہ کیلئے کیا ہونا چاہیے
۱	۲	۳
	مگر اوسکی حفاظت کا معاوضہ قابض اراضی کو کچھہ نہین ملتا ہے۔	حق مقابضت حاصل نہین ہے سرکار سے ہراج کیا جائے تو نصف محاصل ہراج قابض کو ملنا چاہیے۔
۳	ایک فیصلہ زمین مین جبکہ آبی یا تابی کے فصل درو ہونیکے بعد فصل خشکی کی کاشت ہو تو علاوہ دہارہ آبی یا تابی کے خشکی کا بھی دہارہ لیا جاتا ہے۔	آبی یا تابی کے بعد اگر کوئی خشکی کی کاشت کرے تو اوسکے لیے کوئی زاید دہارہ نہ لینا چاہیے
۴	موقوف شدہ پٹیل وپٹواری کے ورثہ کے نام پٹہ کرکے اونکی طرف سے گماشتہ لیا جاتا ہے۔	اس عملدرآمد سے سزا موقوفی کا اثر موقوف شدہ پر باقی نہین رہتا ہے لہذا موقوف شدہ پٹیل وپٹواری کے خاندان سے جو مشترکہ ہو کسی کو بطور گماشتہ مقرر نہین کرنا چاہیے۔
۵	فصل ربیع وخریف کا علیحدہ علیحدہ دہارہ وصول کیا جاتا ہے۔	دونون فصل خشکی پر علیحدہ علیحدہ دہارہ کا وصول کرنا خلاف اصول ہے جس سے

نشان شمار	عمل موجودہ ضلع ایلگنڈل	ممدوح کی رای کہ آیندہ کیلئے کیا ہونا چاہیے
۱	۲	۳
		رعایا پر نا واجبی سختی ہے لہذا ایک ہی دہارہ وصول کیا جانا چاہیئے۔
۶	اراضیات زیر تالاب کی کاشت پر جبکہ تالاب خشک ہو جاے یا باولیون کے پانی سے تری کیجاسے جن کے تحت مین کوئی خاص زمین نہو تو دو دہارہ مقررہ مین کوئی رعایت نہین ہوتی ہے۔	یہ عملدرآمد اصول کے خلاف ہے لہذا نصف دہارہ معاف کرنا چاہیئے۔
۷	آسمانی چالہ کے کاشت پر چہ روپیہ دہارہ لیا جاتا ہے۔	یہ عملدرآمد نامناسب ہے آسمانی چالہ پر خشکی کا دہارہ لیا جاوے۔
۸	بلا اجازت کاشت کے متعلق رعایا سے کوئی مواخذہ نہین کیا جاتا ہے۔	یہ عملدرآمد درست نہین ہے اگر اراضی بلا اجازت کاشت شدہ خشکی ہے تو پنج گونہ اور بصورت تری دوگونہ محاصل بطور تاوان وصول کرنا چاہیے۔
۹	اراضیات زیر باولی مین دو فصلہ یعنی	اس عملدرآمد سے رعایا پر ظلم ہوتا ہے

نشان نمبر	عمل موجودہ ضلع ایلگنڈل	ممدوح کی رائے کہ آیندہ کیلیے کیا ہونا چاہیے
۱	۲	۳
	شالی زراریا نیشکر یا پن ملہ یا موز کاشت کرے تو دہارہ مین بیشی کیجاتی ہے ۔	اور رعایا کو ترقی زراعت مین حیرات نہین ہوتی لہذا تا بندوبست پختہ اراضیات زیر باولی پر ایک معینہ دہارہ وصول کرنا چاہیے ۔
۱۰	اراضی شکم تالاب جب تالاب کے خشک ہونیکی وجہ سے برآمد ہو تو موضع کا دیسکھ ودیسپانڈیہ اوسپر قابض ہوجاتا ہے	یہ عملدرآمد ٹھیک نہین ہے بلکہ اوس اراضی پر کل رعایا موضع کا حق مساوی ہے اِس لیے ہر ایک سالہ سیلام ہونا چاہیے ۔
۱۱	ثمرہ شریفہ وکویٹ کا ہراج ہوتا ہے ۔	ثمرہ شریفہ وکویٹ بلحاظ رفاہ عام قابل معافی ہے ۔
۱۲	ہر سال خلاف مرضی مستاجر جبراً مستاجر کو معاملہ تفویض کیا جاتا ہے ۔	یہ عملدرآمد بالکل بدنما اور خلاف معدلت ہے مستاجر کے خوشی کی بات ہے کہ وہ چاہے معاملہ لے یا نہ لے خواہ مخواہ اوسکو معاملہ لینے پر مجبور نکرنا چاہیے ۔

نمبر	عمل موجودہ ضلع ایلگندل	ممدوح کی رائے کہ آیندہ کیلئے کیا ہونا چاہئیے
۱	۲	۳
۱۳	اگر کوئی شخص موجودہ باولی کی حیثیت کو ترقی دیکر اوس سے زاید اراضی سیراب کرے تو اوسکے متعلق کوئی رعایت نہین کیجاتی ہے۔	زاید کاشت شدہ قطعہ کا نصف دہارہ لیا جاوے۔
۱۴	رسوم دارون کی درخواست عطاء رسوم ممہور پر لیجاتی ہے۔	یہ درست نہین ہے سادہ کاغذ پر لینی چاہئیے۔
۱۵	گشتیات جو صدر سے اُردو مین وصول ہوتے ہین بجنسہ پٹیل و پٹواری کے پاس بہیجدیے جاتے ہین بوجہ عدم واقفیت اُردو اُسکی تعمیل نہین ہوتی۔	اُردو گشتیات کا ترجمہ زبان ملکی مین ہو کر دیہات مین تقسیم ہوا کرے۔
۱۶	رعایا چوبینہ عزی بغرض آلات زراعت قطع کرنا چاہے تو تحصیلدار و پٹیل و پٹواری کی اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے	اس طرح اجازت کے قید لگانے مین رعایا کو بہت تکلیف ہوتی ہے رعایا کو بلا حصول اجازت تحریری چوبینہ کاٹ لانے کی اجازت دیجاوے۔

نمبر شمار	عمل موجودہ ضلع ایلگندل	ممدوح کی رائے کہ آیندہ کیلئے کیا ہونا چاہیئے
۱	۲	۳
۱۷	متوفی کاشت کار کا نام سال ہا سال تک کاغذات سرکاری مین لکھا جاتا ہے نام تبدیل نہین کیا جاتا ہے۔	یہ بدنما اور نادرست امر ہے کہ مردہ کا نام کاغذات مین قایم رہے۔ فوراً متوفی کا نام خارج اور ورثا کا نام شریک کیا جانا چاہیئے۔
۱۸	جب کوئی فصل بوجہ بدہنگامی تلف ہوجاتی ہے تو اوس کی رعایات بلحاظ حیثیت رعایا کیجاتی ہے۔	انصاف وعدل کو کبھی رعایا کی حیثیت پر مبنی ہونا چاہیئے۔ بحالت تلف کاشت بلالحاظ حیثیت رعایا رعایت ہونی چاہیئے۔
۱۹	دہوبی لوگ تالاب کے کٹہ پر گڑہی کہود کر چولہا لگاتے ہین جس سے کٹہ کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہے۔	آیندہ سے دہوبیون کو ممانعت کیجائے کہ وہ گہڑے کہود کر کٹہ کو خراب نکرین۔
۲۰	رعایا کو پٹہ ڑکی زمین معاف نہین ہے۔	رعایا کو زمین پرٹرکی معافی دیجائے

بزمانہ اول تعلقداری ضلع ورنگل آپ نے اپنی وسیع معلومات اور تجربہ کی بنا پر معاملہ آبکاری کو جانچا اور اِس اہم معاملہ مین آپ کی دیانت داری اور اعلیٰ کوششون کی

بدولت مبلغ [illegible] کا اضافہ ہراج آبکاری مین ہوا اور آیندہ سالون مین معتدبہ اضافہ کی بنیاد قایم ہوئی - محکمہ سرکار عالی مالگذاری سے ذریعہ مراسلہ نشانی ۱۴ اس حسن کارگزاری و دیانت داری کی تعریف عمدہ الفاظ مین کی گئی۔

بماہ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۷ف بعہد صوبہ داری صوبہ ورنگل بہ تعمیل حکم خاص رپورٹ تخفیف مصارف و توسیع ذرایع آمدنی صوبہ ورنگل آپ نے مرتب فرمائی یہ رپورٹ ۶۶ صفحہ کی ہے اس مین ہر ہر سررشتہ کی موجودہ حالت اور اصلاح طلب طریقہ کو تفصیل کے ساتھ بتایا ہے۔

ہم قرین مصلحت نہین سمجھتے ہین کہ اوس تفصیل کو یہان درج کرین لیکن اسقدر ضرور لکھتے ہین کہ آپ نے مبلغ بیس لاکھ آٹھ ہزار ایک سو اکاسی روپیہ سالانہ بچت بتائی ہے۔

اس موقع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ تخفیف مصارف مین آپ نے صوبہ داری کی تنخواہ مین بھی تخفیف کی راے دی اور یہ بھی بتایا ہے کہ لوازمہ صوبہ داری کا صرفہ بھی غیر ضروری ہے اسکی بھی تخفیف ہونی چاہیے۔

صرف ان دو مدات کی تخفیف مین چارون صوبہ دارون کے لحاظ سے [illegible] کی بچت ہوتی ہے۔

بعہد صوبہ داری ورنگل آپ نے اپنے دورہ کے زمانہ مین بکثرت ایسی ہدایتین جاری فرمائین جو بحق رعایا و سرکار بیحد فائدہ رسان ہین بخیال طوالت ہم انکی تفصیل کے

اندراج سے متعذر ہین۔

جب سے آپ صوبہ داری صوبہ گلبرگہ پر رونق افروز ہوے ہین دورہ مین ہر ہر صیغہ وہر ہر سر رشتہ کی تفصیلی تنقیح بذات خود فرماتے ہین اور روزانہ انسپکشن نوٹس کو طبع کرا کے جملہ دفاتر اضلاع تحت صوبہ و حاکمان متعلقہ و تحصیلات پر اہتمام کے ساتھ ارسال فرماتے ہین اور محکمہ سرکار کو بھی اوس سے اطلاع دیجاتی ہے اس سے یہ بڑا فائدہ پہونچتا ہے کہ ہر ماتحت کو اصلاح کا موقع ملجاتا ہے اور سرکار عالی کا یہ مقصد کہ ایک ہی نہج پر ہر جگہہ باقاعدہ کام چلے۔ حاصل ہوتا ہے اگر ہم ان تمام ہدایتون کے صرف عنوان کو لکھین تو کئی جزو کا ایک مستقل رسالہ مرتب ہو جاے گا اس لیے صرف نمونہ کے طور پر ہم ایک نقشہ مین چند صورتین درج کیے دیتے ہین۔ تا اندازہ ہو جاے۔

نمبر سلسلہ	نمبر و تاریخ انسپکشن	خلاصہ ہدایت	
۱	۲	۳	۴
۱	نمبر ۱ مورخہ ۲۵ خورداد سنہ ۱۳۱۰ف	آج پلیگ کیامپ گلبرگہ کا معائنہ کیا گیا حسب ذیل ہدایت دیجاتی ہے۔ (۱) جھونپڑیون کا فرش بالکل خراب ہے موروم بچھا دیجاے	

نمبر سلسلہ	نمبر تاریخ معائنہ	خلاصہ ہدایت	
۱	۲	۳	۴
		(۲) صفائی درست نہیں ہے صفائی اچھی طرح کیجائے۔ (۳) باولی مین پانی بالکل نہین ہے لہذا گل برای کردیجائے۔ (۴) دواخانہ کیامپ مین کافی دوائین موجود نہین ہین منگوائی جائین۔ (۵) بیمارون کی آسائش کا انتظام درست نہین ہے اون کے لیے چارپائی وکمل وچادر دینی چاہیئے	
۲	نمبر ۴۸۸ سنہ ۱۳۱۰ ف	آج سنٹرل جیل کا معاینہ کیا گیا جیل کے سلیپگ وارڈ (سونے کے کمرے) دیکھے گیے اصول حفظ صحت کے لحاظ سے جتنے قیدی اس مین سوتے ہین اون کو کافی مقدار مین ہوا نہین ملتی ہے ہمنے پیمائش کرکے دیکھا تو فی قیدی ۴۷ مکعب فیٹ اور کہین (۱۰۰) کہین (۱۵۰) مکعب فیٹ ملتی ہے اور اصول حفظ صحت کے	

خلاصہ ہدایت		نمبر و تاریخ تنقیح	نمبر سلسلہ
۴	۳	۲	۱
	لحاظ سے فی قیدی ۶۰۰ مکعب فیٹ ہوا ملنی چاہیئے لہذا بلحاظ التعداد قیدی اور کمرے بڑہا دینے چاہیئں اور بیمار قیدیون کے قریب کارخانہ قایم رہنا مضر صحت ہے لہذا کارخانہ دوسری جگہہ قایم کیا جائے۔		
	آج فرحت آباد کی تنقیح کی گئی کان سنگ سیلو کا جو آج تک ہراج نہین کیا جاتا ہے اب کیا جاے تا نفع سرکار ہو	نمبر ۶ سنہ ۱۳۱۱ ف	۳
	خزانہ تحصیل تعلقہ مدگل کی تنقیح کی گئی دوم سوم تعلقدارون کو کوئی ضرورت نہین ہے کہ گماشتہ پٹیل و پٹواری منتخب کردہ تحصیلدار کو بالشافہ طلب کرین صرف تحصیلدار کے اعتماد پر منظور کرنا چاہیئے۔	نمبر ۱۶۶ سنہ ۱۳۱۱ ف	۴
	دفتر تحصیل تعلقہ سندہوز کی تنقیح کی گئی جو رعایا اپنے ذاتی سرمایہ سے خشک نالہ مین چشمے تیار کرکے اراضی خشکی مین باغات کی کاشت کرے تو باغات کا نصف دہارہ لینا اصول قواعد بندوبست مرہٹواڑی کے خلاف ہے	نمبر ۱۹۶ سنہ ۱۳۱۱ ف	۵

نمبر سلسلہ	نمبر و تاریخ یادداشت	خلاصہ ہدایت	
۱	۲	۳	۴
		لہذا کوئی ردوبدل دبارہ مین نہونا چاہیئے۔	
۶	نمبر ۲ سنہ ۱۳۱۱ ف	عند التفتیش ضلع رائچور یہ ہدایت دی گئی کہ رقم ہراج شکم تالاب پر لوکل فنڈ جو وصول نہین کیا جاتا ہے فورًا وصول کیا جائے۔	
۷	نمبر ۷ سنہ ۱۳۱۲ ف	مواضعات ملی کار چور خورد ۔ رود کا گنا پر آباد ہین ان مواضعات پر سے ہمنے ندی کو دیکھا۔ ندی کا پانی بافراط بیکار جا رہا ہے جسکو دیکھہ کر مجھے بہت افسوس ہوا اگر ندی مین انکٹ بنایا جائے اور اوس سے تری کی زراعت کرائی جائے تو سرکار کو ہزارہا روپیہ کا فائدہ ضرور ہوگا۔	

آپ سنے ذریعہ مراسلہ نشان نمبر ۱۹ واقع ۶ تیر سنہ ۱۳۱۰ ف صیغہ فصلی محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی امور عامہ مین رپورٹ فرمائی کہ صوبہ داران مہمات کو کوتوالی کے کام سے بے تعلق رکھنا کسی طرح مناسب نہین ہے سرکار عظمت مدار مین کمشنرون کو پولیس کے اقتدارات حاصل ہین۔

ذریعہ مراسلہ نشان ۱۲۵۴ واقع ۲۰ تیر ۱۳۱۱ ف درباره تعمیل قانون رسوم عدالت

بصیغہ مال محکمہ معتمدی مالگذاری کو نہایت وضاحت کے ساتھہ آپ نے لکھا اور

ثابت کیا ہے کہ سررشتہ مال مین اس قانون کی تعمیل باضابطہ نہونے سے سرکاری

ہزارہا روپیہ کا نقصان ہو رہا ہے -

گشتی نمبر (۱) ۱۳۰۷ ف محکمہ مالگذاری سے بدین مضمون صادر ہوئی کہ "حاکم ابتدائی

خود اپنے فیصلہ کا اپیل بالاتر درجہ پر پہونچکر سماعت کرسکتا ہے" آپ نے اس گشتی

کی نسبت بحوالہ قوانین و اصول قوانین یہ رائے ظاہر فرمائی کہ اسکی تنسیخ ہونی چاہیئے

آپ کی رائے ایسی موثق اور پختہ تھی کہ محکمہ سرکار سے اوس گشتی کی تنسیخ ہو چکی -

بہمن ۱۳۱۱ ف مین آپ نے اپنے وسیع تجربہ اور مشاہدی کی بنا پر رعایائے

سرکار کی اُن دردانگیز حالتون کا فوٹو کھینچکر دکھایا ہی جو روز بروز ساہوکارون کے ستم اور قرضہ

کی آفت کی وجہ سے انہین نصیب ہوئے ہین اب اس واجب الرحم زمرہ کی آسودگی

اور انکو خوش حال بنانے کی غرض سے آپ نے قیام زراعتی بنک کی بابتہ ایک

بسیط رپورٹ سرکار مین پیش فرمائی ہے تاوقتیکہ اس رپورٹ کو کوئی نہ دیکھہ لے اسکی خوبی

کا اندازہ کر نہین سکتا - اِس لیے ہم بجنسہ اسکی نقل یہان درج کرتے ہین -

نقل رپورٹ زراعتی بنک

منجانب مولوی محمد عبد القادر صوبہ دار گلبرگہ -

خدمت اے جی ڈنلاپ اسکوائر سی ایس آئی معتمد مال -

مین اِس جدید تجویز کے پیش کرنے سے پیشتر سرکار پر یہ ظاہر کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون کہ سرکار عالی نے مزارعین کی حالت و مالی حیثیت درست کرنیکے لیے اپنی فیاضانہ پالسی سے بہت وسیع رعایت فرمائی ہے خصوصًا محاصل اراضی مین بنظر رعایا پروری مزارعین کا بہت لحاظ رکہا گیا ہے اور بندوبست پختہ مین اراضیات خشکی تری اور باغات کے دہارہ بہت نرم کردئے ہین۔ ان نرم دہارہ کے لحاظ سے اسوقت مزارعین اپنی زراعت کی پیداوار کی قیمت کا تقریبًا پندرہ سے بسیوین حصہ تک سرکار مین داخل کرتے ہین اور اسی محاصل اراضی کو رقم مالگذاری اراضی کہتے ہین بعہد راجگان زمانہ سابقہ زراعت کی پیداوار کا کبہی چوتہا کبہی ایک ثلث کبہی ایک نصف حصہ راج مین داخل ہوتا تہا اگرچہ بروی قواعد منو (ہندو فلاسفر) یہ ہدایت تہی کہ چہٹا حصہ پیداوار کا راج مین لیا جاوے۔ لیکن اس ہدایت کی پابندی نہو سکی اور اخراجات باہمی جنگ جدال و دوسرے اخراجات انتظامی کے بڑہجانے سے راجگان نے اِس حصتہ کو بڑہا دیا اور نصف حصہ پیداوار زراعت تک اپنے راج مین لینے لگے جب مسلمانون کی سلطنت شروع ہوئی تو عشر یعنی دسوان حصتہ پیداوار زراعت کا سرکار مین لیا جانے لگا لیکن اکبر شاہ کے زمانہ مین اون کے ایک ہندو وزیر راجہ توڈرمل نے جس نے بندوبست پختہ کیا تہا پیداوار کی قیمت کا ایک ثلث حصہ سرکار کے لیے قایم کردیا اور ہماری فیاض سرکار عالی نے مزارعین کے ساتہ اسقدر وسیع رعایت فرمائی ہے کہ اسوقت قیمت پیداوار اراضی کا اوسط پندرہوان

حصہ یعنی فی صد (۶٫۶) مزارعین سے وصول ہو رہا ہے برٹش انڈیا کے مختلف صوبہ جات مین پیداوار زراعت کا جسقدر حصہ بطور رقم مالگذاری اراضی سرکار فیصدی وصول ہوتا ہے اوس کا مقابلہ ہمارے ملک سرکار عالی کے ساتھ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

نام ملک	فیصد
حیدرآباد سرکار عالی	۶٫۶
پنجاب	۵٫۶
ممالک مغربی و شمالی اودھ	۸٫۷
بنگال	۳٫۹
سنٹرل پراونس	۳٫۸
بمبئی	۷٫۶
مدراس	۶٫۳

باوجود اس وسیع رعایت کے اور باوجود شنوائی بندوبست پر اتنا عرصہ گذرنے کے دریافت حالات رعایا سے واضح ہوتا ہے کہ ابتک رعایا کی حالت و مالی حیثیت حسب منشاء سرکار اچھی نہین ہوئی اور نیز بدریافت معلوم ہوا کہ اسکی خاص وجہ یہ ہے کہ ساہوکار و مارواڑی بنئے بقال نے محض اپنی ذاتی منفعت کے لیئے مزارعین کو قرضہ دیکر اور شرح سود بہت بھاری لگاکر مزارعین کو بدستور سابق مفلس اور

کنگال بنار کہا ہے اور اب بہی جن تعلقات کا اسوقت تک مین نے دورہ کیا ہے
وہان کے مزارعین کا کام بدون قرضہ کے نہین چلتا ہے اور قرضہ کا سود در سود
کا بار بیچارے مزارعین پر اس طرح پڑتا ہے کہ سال بہر مین وہ اور اونکے بال بچے محنت
شاقہ اوٹہاتے ہین تو بہی اپنی زراعت کا غلہ اونہین گہر لیجانا نصیب نہین ہوتا۔
اور اکثر جگہہ ساہو کار و مارواڑی اس غلہ کو اپنی دکانون مین بہر لیتے ہین اور بیچارے مزارعین
کو گذر اوقات اور آئندہ کی لاؤنی اور زراعت کے لیے انواع واقسام کی دقیتن و
تکلیفین اوٹہانی پڑتی ہین اور پہر اونہین ساہو کارون اور مارواڑیون کی خوشامد کرنی
پڑتی ہے اور اون کے دروازون کے پاس امیدوارانہ طور پر حاضر باشی کی نوبت آتی
ہے ساہوکار و مارواڑی حسب دلخواہ سود در سود کا فائدہ اوٹہاتے ہین اور مزارعین کی
بربادی کا کچہہ لحاظ نہین کرتے تعلقات اندولہ شاہ پور و شولاپور مین جہان تک دریافت سے
معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جب کسی مزارع کو قرضہ کی ضرورت پڑتی ہے تو ساہو کار و مارواڑی
سے نقد روپیہ قرض لیتا ہے اور علی العموم سود کی شرح فیصدی ڈہائی روپیہ مہینا ہوتی ہے
اور بعض جگہہ تین چار روپیہ تک فی ماہ سود لیا جاتا ہے گویا اس حساب سے سالانہ
تیس چہتیس اڑتالیس روپیہ سود مزارعین کو دینا پڑتا ہے اگر وعدہ مقررہ پر مزارعین قرضہ
کو معہ سود ادا نکر سکین تو اوس تمسک کو بدل دیا جاتا ہے اور قرضہ کو ڈیوڑہا کر کے دوسری
مہلت دیجاتی ہے یا غلہ کی قیمت ارزان ٹہیرا کے غلہ مقدار تمسک مین لکہا لیجاتی
ہے اور سود کو اصل مین شریک کر کے علیحدہ سود در سود بہی لیا جاتا ہے اور اگر اس دوسری

مہلت پر بھی قرضہ معہ سود در سود کسی وجہ سے ادا نہ ہوکر باقی رہجاوے تو پھر اوسپر سود در سود
کا حساب لگایا جاتا ہے بعض دیہات مین مزارعین سے ساہوکار مارواڑی اقساط ماہی
و ششماہی ٹھیرلیتے ہین اگر مزارعین حسب اقساط مقررہ رقم و سود ادا نکرین تو تاریخ
ختم قسط سے اصل مین سود کو جمع کر کے اوسپر سود لگایا جاتا ہے اور اس قرضہ و سود مین اراضیات
سرکاری کو مکفول کرلیا جاتا ہے اور رہن کے وقت یہ شرط لکھالیجاتی ہے کہ اگر اس مدت
مین رقم قرضہ معہ رقم سود درسود ادا نہوگی تو پٹہ اراضیات سرکاری جو مزارعین کے نام ہے
ساہوکار یا مارواڑی قرض دہندہ کے نام منتقل کردیا جاویگا اور عدالت ہائے منصفی
مین بہ پابندی اس شرط کے بحق ساہوکاران ڈگری دلادیجاتی ہے اور صدہا مزارعین
منصفون کی ڈگریون کی وجہ سے اپنے پٹہ اراضی کو کھو بیٹھتے ہین اور بالکل مفلس و
کنگال ہوگیے ہین یہان تک نوبت پہونچی ہے کہ مزدوری اور گدائی کرنے لگین ہین -

ف - بعض دیہات مین حسب مطالبہ سرکاری کی قسط معینہ آتی ہے اور مزارعین
رقم مالگذاری ادا نہین کر سکتے تو ساہوکارون و مارواڑیون کی طرف رجوع ہوتے ہین اور یہ ظالم
مارواڑی اور ساہوکار سکہ حالی قرض دیکر بمعاوضہ اوس کے کلدار تمسک مین لکھوالیتے ہین
اور بعد ختم مدت سہ ماہ سکہ کلدار وصول کرتے ہین نرخ حالی اور کلدار کے لحاظ سے سود
کا حساب لگایا جاوے تو فیصدی ۸۴ ماہوار سود کی شرح ہوتی ہے بعض مارواڑیون
نے مزارعین کو قرض دینے کا یہ طریقہ اختیار کر رکہا ہے کہ جب کبھی مزارع کو (سو روپیہ)
کے قرضہ کی ضرورت ہو تو سال بھر کا سود بحساب فیصد ڈہائی روپیہ ماہوار یعنی تیس روپیہ

سود کی بابتہ قرضہ دیتے وقت وضع کرتے ہین اور باقی ستر روپیہ مزارع قرضخواہ کے ہاتھہ دیا کرتے ہین اور تمسک پر یہ شرط لکھا لیجاتی ہے کہ اگر مدت معینہ کے اندر یہ قرضہ ادا نہو تو دو چند رقم قرضہ ادا کیجائیگی اور بہ فور ختم مدت اگر مزارع حسب دستاویز قرضہ ادا نہ کرے تو عدالت منصفی مین نالش رجوع ہوتی ہے اور بیچارہ کم فہم مزارع اپنی دستاویز کا اقبال کرتا ہے اور اوس اقبال پر عدالت سے فوراً ڈگری ملجاتی ہے۔

ف ۲ تخم ریزی کی غرض سے جب مزارعین ساہوکارون سے ایک من غلہ لیتے ہین تو تمسک مین یہ وعدہ لکھا لیا جاتا ہے کہ بوقت پیداوار زراعت اراضی مالگذاری سرکاری جسکی میعاد چھ مہینے سے زیادہ نہین ہوتی اوسی قسم کا غلہ دو من ادا کیا جاے گا اور جب مزارعین اپنی خوراک کے لئے کسی مارواڑی سے غلہ قرض لین تو تمسک مین یہ شرط لکھا لیجاتی ہے کہ بوقت پیداوار زراعت اوسی قسم کا ڈیوڑہ غلہ دیا جاے گا۔ اور اوس کے لیے میعاد شش ماہ معین کیجاتی ہے۔

ف ۳ - الحاصل ان ساہوکارون اور مارواڑیون کی زیادتیون کی وجہ سے مزارعین کی حالت ابتک اچھی نہین ہوئی ہے - اور سرکار پر مبرہن ہے کہ مزارعین کی خوش حالی پر ہمارے ملک کی سرسبزی و شادابی منحصر ہے - اگر ہم ان ساہوکارون اور مارواڑیون کے ظلم سے مزارعین کو نجات دلا کر اون کو خوش حال بنا دینگے تو مزارعین اپنی خشکی کے کھیتون مین جدید باولیان اور دیگر ذرایع آبپاشی تیار کر کے تری کرنے لگین گے اور میرے خیال مین ملک کی شادابی و بہبودی زیادہ تر زراعت تری پر موقوف ہے

کیونکہ زراعت تری مین رعایا اور سرکار دونون کو فائدہ کثیر حاصل ہوتا ہے۔

(۴) ضلع لنگسگور مین مین اول تعلقدار رہچکا ہون اور بعض دوسرے اضلاع ممالک محروسہ
سرکار عالی مین بھی دوم اور اول تعلقدار رہچکا ہون۔ اور مین اپنے ذاتی تجربہ کی لحاظ سے یہ کہہ سکتا ہون کہ
مزارعین کی مالی حیثیت بندوبست پختہ ہوجانے اور دبارونکو بہت نرم کردینے کے بعد بھی اچھی نہین ہوئی ہے
اور مزارعین کیحالت علی العموم باعتبار اوس احتیاج کے جو اونکو ہر سال ساہوکارون اور مارواڑیونسے قرضہ
لینے مین لاحق ہوتی ہے قریب قریب مساوی درجہ مین رہے بہر تقدیر مزارعین کی
مالی حیثیت اور مرفہ الحالی ابھی اس درجہ کو نہین پہونچی ہے کہ وہ اپنے روزمرہ مصارف
سے بیفکر ہوکر مالگذاری سرکار کے مطالبہ کو بلا امداد ساہوکار و مارواڑی ادا کرسکین اور
مین نے اوپر بیان کردیا ہے کہ ساہوکار و مارواڑی بہت بے درد ہین اور اون کے
معاملات مزارعین کے ساتھ نہایت بے اصول طریقون پر مبنی ہین یہ ساہوکار و
مارواڑی مزارعین سے اِس بے دردی کے ساتھ سود در سود وصول کرتے ہین جس سے
سود دینے والے مزارعین روز بروز تباہی و مصیبت کے سمندر مین غرق ہوتے رہے
ہین ساہوکارون اور مارواڑیون کی نیت یہ ہوتی ہے کہ مزارعین اونکے قرضہ اور
سود کے مطالبہ مین اسقدر ڈوبے رہین کہ اون کی پٹہ داری ایک شکمی کاشتکاری
کے درجہ مین رہجاسے اور خود پٹہ دار بن بیٹھین۔ عدالت منصفی کی وجہ سے جسقدر
انصاف کی توقع تھی اوسیقدر بلکہ اوس زیادہ مزارعین کی بربادی و تباہی ہوئی ہے
پس مین مزارعین کو اس ظالمانہ سلوک ساہوکارون اور مارواڑیون سے نجات

دلانیکے لیے یہ تجویز پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہون۔

تجویز قیام زراعتی بنک

ف ۵ بالفعل خزانہ تحصیل گلبرگہ مین جو مستقر ضلع اور مستقر صوبہ ہے ایک زراعتی بنک استحاناً مزارعین کو قرضہ دینے کے لیے قایم کیا جائے جسکا سرمایہ سردست پانچ لاکھ روپیہ ہو اور ایک قانون موسوم بہ قرضہاے مزارعین مثل قانون برٹش انڈیا نمبر ۱۲ بابتہ ۱۸۸۴ء جاری اور نافذ کیا جائے۔

ف ۶ ایسی رقم قرضہ پر جو مزارعین کو بنک سے ملے گی سود بحساب فی صدی ایک روپیہ ماہوار لیا جاوے گا اور سرکار عالی کو اختیار ہوگا کہ بنظر وجوہ خاص اس سے کم شرح سود پر مزارعین کو قرضہ دلائے۔

ف ۷۔ اس قرضہ کے اقساط کے ادائی کی مدت انتہا درجہ دس برس سے تجاوز نکرے گی مگر وہ شرائط پیچیدہ جو بالعموم قواعد تقاوی مین درج ہین ان قواعد قرضہ ہاے مزارعین مین نہ لگائی جائین ورنہ کاروبار اس معاملہ کا اچھی طرح نہ چلے گا۔

ف ۸ عموماً اس قرضہ کی ادا کی تاریخین وہی ہونی چاہین جو واسطے اداے اقساط رقم مالگذاری اراضی مقرر و معین ہین اور رقم قرضہ مثل باقیات مالگذاری وصول ہونا چاہیے اگر کل اقساط سود یا اصل یا دونون میعاد معینہ پر ادا نہون تو تاریخ وعدہ خلافی سے اون پر سود در سود لیا جاوے گا بجز اس کے کہ سرکار عالی کی منظوری خاص

سے معاف ہو۔

۹ - اس زراعتی بنک مین جو رقم رہے گی اوس کا شمار اور پرکہاونی کا ذمہ دار مثل رقم مالگذاری کے فوطہ دار خزانہ تحصیل ہی رہے گا مزارعین کو خواہ ترقی حیثیت اراضی یا ضروریات خانگی کے لیے قرضہ کی ضرورت داعی ہو تو اس زراعتی بنک سے بکفالت پٹہ اراضی سرکار قرضہ دیا جائیگا۔

۱۰ - آیندہ کوئی مزارع پٹہ دار اراضی اس امر کا مجاز نہو گا کہ اپنی اراضی مقبوضہ کو جو مالگذاری سرکار ہے کسی ساہوکار یا مارواڑی یا کسی اور شخص کے ہاتھ بمعاوضہ قرضہ یا لقدر رقم بلا اجازت سرکار رہن یا بیع کرے اور اسی طرح کوئی ساہوکار یا مارواڑی یا دوسرا شخص اراضی مالگذاری کو بجز اجازت سرکار نہ رہن رکھہ سکے گا اور نہ خرید کر سکے گا نہ اور طور پر اپنے نام منتقل کرا سکیگا۔ اور نہ آیندہ عدالت دیوانی مین پٹہ یا قصبہ اراضی کے متعلق دعاوی مسموع ہونگے اور ڈگری دیجاویگی۔

۱۱ جس مزارع کے قبضہ مین اراضی سرکاری محاصل بست روپیہ ہو اوسکو بکفالت اراضی مذکورہ دہ چند رقم یعنی (دوسو روپیہ) قرضہ زراعتی بنک سے دیا جاوے گا غرض محاصل اراضی کے دہ چند رقم تک قرضہ مل سکے گا۔ اور دہ چند سے زیادہ رقم کا قرضہ کوئی مزارع چاہے تو اوس کے لیے علیحدہ ضمانت معتبر اوس رقم زاید کیلئے اوس سے لینے ہوگی۔ قرضہ کی ادائی کے لیے جو قسط مقرر ہوگی وہ کسی حالت مین محاصل اراضی کی دو چند رقم سے کم نہوگی۔

ف۱۲ زراعتی بنک کے حساب وکتاب کردی کھاتہ کی تحریک کے لیے اہلکار جدید پندرہ روپیہ ماہوار پر خزانہ تحصیل مین مقرر کیا جائیگا اور اِس کارکن سے مثل نقدی نویس کے ڈیڑہ ہزار کی ضمانت لیجاویگی۔

ف۱۳ - درخواست قرضہ ابتدائے پٹیل وپٹواری کے پاس پیش ہوگی اور اگر تحصیلدار کے پاس پیش ہو تو تحصیلدار پر لازم ہوگا کہ بدریافت پٹیل وپٹواری اِس امر کا اطمینان حاصل کرے کہ درخواست گزار فی الاصل مزارع وپٹہ دار اراضی ہے اور جب پٹیل و پٹواری کے پاس درخواست پیش ہوگی تو وہ اس بات کی تصدیق کر کے کہ درخواست گزار فلان فلان نمبرون کا پٹہ دار ہے تحصیلدار کے سامنے چوبیس گھنٹہ کے اندر رپورٹ پیش کرے گا اور بہ فور وصول رپورٹ کے زراعتی بنک سے مزارع کو رقم قرضہ اوسی روز چہ گھنٹہ کے اندر بہ معائنہ پاوتی بہی جو مزارع کے ساتھ رہیگی ادا کردیجائیگی اور اوسمین جس کسی سے غفلت یا قصور ہوگا اوسکو سخت سزا دیجائیگی اور پٹیل وپٹواری علاوہ سزا جرمانہ کے وطن سے محروم کردیے جائینگے۔

ف۱۴ درخواست قرضہ سادہ کاغذ پر جائز ہوگی۔

ف۱۵ مثل پاوتی بہی کے ایک پاس بک طبع شدہ ومجلدہ بثبت مہر سرکاری مزارع قرض گیرندہ کے پاس رہین گے اور اوس پاس بک مین ایک طرف رقم قرضہ وسود کا حساب لکھا جاویگا اور دوسری طرف وصول اقساط کی کیفیت درج ہوگی۔

ف۱۶ ایک کردی اور ایک کھاتہ ہر دفتر دیہی مین بہی قایم رہیگا اور پٹواری اِس کردی

دکھاتہ کو مرتب رکھے گا اور رقم سود پر پٹیل و پٹواری کو اس محنت کے معاوضہ مین فیصد ایک روپیہ کے حساب سے الونس دلایا جائیگا۔

ف ۱۷ دفتر ضلع مین قرضہ و سود کے متعلق ترتیب حسابات وغیرہ کے لیے علیحدہ کوئی عملہ نہ دیا جاویگا بلکہ اس کام کو خاص محاسب ضلع اپنی ذات سے انجام دیگا۔

ف ۱۸ قرض گیرندہ مزارع کے فوت ہوجانیکے بعد اوسکے وارث ادائی رقم قرضہ کے ذمہ دار ہونگے اگر کوئی مزارع قرضہ گیرندہ لاوارث فوت ہوجاوے تو اوس کی پٹہ کی اراضی ہراج ہوکر بعد وضع رقم قرض معہ سود اگر کچھ زاید رقم بچ جاوے تو وہ رقم بحق سرکار جمع ہوگی۔

ف ۱۹ دفتر تحصیل و دیہی مین ہر ماہ ایک وصولباقی اسم واری زر قرضہ و سود کی معہ زر مالگذاری کے مرتب کیجائیگی۔ اور اوس کی ایک کاپی دوسرے مہینے کی پانچوین تاریخ تک تعلقدار صاحب ضلع کی خدمت مین معہ اسناد روانہ ہوگی۔

ف ۲۰ اول تعلقدار صاحب کا فرض ہوگا کہ اس امر کی نگرانی رکھیں کہ آیا رقم قرضہ کی ادائی مین حسب ہدایات مندرجہ بالا زاید از ضرورت توقف تو نہین ہوا ہے اور بروقت قرضہ کی اقساط وصول ہوئی ہین یا نہیں اور سود کا حساب صحیح لگایا گیا ہے یا نہیں۔

ف ۲۱ ۔ تحصیلدار تعلقہ ایک ہزار روپیہ تک بہ اختیار خود قرضہ دسکین گے اگر اس سے زاید رقم قرضہ کی ضرورت ہو تو پانچ ہزار تک تعلقدار ضلع سے منظوری حاصل

کیجائیگی اور پانچ ہزار سے زیادہ رقم قرضہ کی ضرورت ہو تو اوسکی بابتہ صوبہ داری سے منظوری حاصل کیجائیگی۔

۲۲ جب کوئی خبر کسی قرضہ کا غیر قابل وصول معلوم ہو تو اوسکی بابتہ رپورٹ خاص محکمہ سرکار عالی علاقہ مالگذاری مین بہیجی جاویگی۔

۲۳ صوبہ دار کو لازم ہوگا کہ سرکار کے ملاحظہ مین ہر سال کے پندرہ روز تک ایک رپورٹ زراعتی بنک کے متعلق ارسال کرین اور اوس رپورٹ مین کل رقوم قرضہ معہ سود اور نیز اقساط کی کیفیت بہ تفصیل درج ہوگی۔

۲۴ مین نے سرسری طور پر چند قواعد قرضہ ہائے مزارعین کے متعلق بیان کردئے ہین سرکار اس معاملہ کو کسی خاص کمیٹی مین سپرد فرماکے اسکا تصفیہ فرمائین اور میری یہ قطعی رائے ہے کہ ہمارے ملک کے مزارعین کی حالت اوسوقت تک ہرگز نہ سنبہلیگی جب تک اون کے لیے زراعتی بنک ہر ہر خزانہ تحصیل و ضلع مین قایم نہو۔ برٹش گورنمنٹ نے بہی خود اپنے یہان برٹش انڈیا کے لیے زراعتی بنک کی ضرورتون کو تسلیم فرمالیا ہے اور مصر مین زراعتی بنک کی قیام کی وجہ سے فلاحین (مزارعین) اور گورنمنٹ مصر کو بہت فائدہ پہونچا ہے۔

۲۵۔ بالآخر مین امید کرتا ہون کہ سرکار عالی اس تجویز پر بہت غور فرمائین گے و بہ انعقاد کمیٹی باستصواب رائے لیکر قواعد مناسب متعلقہ قرضہ ہائے مزارعین نافذ و جاری فرمائین گے اگر زراعتی بنک کے قیام مین خزانہ سرکار عالی کی زیر باری کا

عذر پیدا ہو تو میری رائے مین پرامیسری نوٹس جاری کرکے قرض لینا چاہیے
اس قرض کی ادائی پرامیسری نوٹس کے قواعد کے بموجب ہو جائیگی۔

۲۶ - اس کی ایک کاپی اطلاعاً خدمت معتمد صاحب سرکار عالی علاقہ فنانس مرسل ہے فقط۔

بماہ۔ امرداد سنہ ۱۳۱۱ فصلی آپ نے شکست ضلع لنگسگور و چند تعلقات کے متعلق رپورٹ محکمہ سرکار مین پیش کی یہ رپورٹ نفع سرکار پر مبنی ہے اس لیے ہم اسکی نقل درج کرتے ہین۔

اس رپورٹ کو اور نیز سرکار عالی کے اوس حکم کو جو شکست تعلقات کی منظوری مین صادر ہوا ہے اور جو جریدہ اعلامیہ غیر معمولی مین شایع ہو چکا ہے غور سے دیکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ ہمارے ممدوح کی راے کا غالب حصہ سرکار سے منظور ہوا۔

رپورٹ مرتبہ مولوی محمد عبد القادر صاحب رضا صوبہ دار صوبہ گلبرگہ متعلق تجویز تخفیف ضلع لنگسگور نشان ۱۰۷۳ بابتہ سنہ ۱۳۱۱ فصلی

بخدمت اسے جی ڈنلاپ صاحب اسکوائر سی آئی ای معتمد سرکار عالی۔

بجواب مراسلہ نشان ۹۲۷ واقع ۲۳ تیر سنہ ۱۳۱۱ ف بمقدار مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ حسب ایما آپ کے تجویز تخفیف ضلع لنگسگور پیش کرتا ہون۔ ایک عرصہ سے

میرا خیال تھا کہ ضلع لنگسگور تخفیف کرنے کے قابل ہے لیکن مجھے اوس کے متعلق تجویز پیش کرنے کا موقع نہین ملا اس ضلع کی تخفیف سے سرکار عالی کو لاکھ کی بچت ہوگی جسکی تفصیل آگے چلکر معلوم ہوگی۔

۲ف اضلاع لنگسگور و رائچور سستردہ سرکار عظمت مدار مین سیتالیس سال پیشتر برار کے ساتھ علاقہ سرکار عظمت مدار مین دیدئے گیے تھے انکو مستردہو کر تخمیناً ۲۹ سال کا زمانہ گذرا ہے ضلع لنگسگور کے پلان پر نظر ڈالنے سے واضح ہوگا کہ اس کے شمال مین اضلاع محبوب نگر و گلبرگہ واقع ہین مشرق مین رائچور و علاقہ عظمت مدار ہے اور جنوب و مغرب مین علاقہ سرکار عظمت مدار و جاگیر سے ملا ہوا ہے اس ضلع مین کل چھہ۶ تعلقات ہین جنمین سے دو تعلقات شوراپور و شاہ پور کو دو کرشنا دوسرے تعلقات سے جدا کرتی ہے ضلع مذکور کیا بلحاظ تعداد تعلقات و کیا بلحاظ رقبہ و محاصل بہت چھوٹا ہے علی ہذا ضلع رائچور جو چھہ تعلقات کا ہے ایسا ہی چھوٹا ہے ان دونون اضلاع کے تعلقات کے نام حاشیہ مین درج کیے گیے ہین۔

نقشہ ذیل سے اضلاع لنگسگور و رائچور کی تعداد تعلقات و دیہات و نیز رقبہ و مردم شماری و محاصل اراضی مالگذاری معلوم ہوگی۔

ضلع لنگسگور

(۱) لنگسگور (۲) کپنگلی (۳) سندہنور (۴) گنگاوتی (۵) شاہ پور (۶) شوراپور

ضلع رائچور

رائچور مانوی دیودرگ
عالم پور یرگرہ یادگیر

نام ضلع	تعداد تعلقات	تعداد دیہات	رقبہ مربع میل	آبادی	تعداد محاصل اراضی
۱	۲	۳	۴	۵	۶
لنگسکور	۶	۱۱۰۳	۴۹۰۷	۶۲۰۰۱۴	لعہ لک معہ ملہ ۵ تہ
رائچور	۶	۹۷۳	۳۶۶۱	۵۱۲۴۵۵	لعہ لک عہ المما صہ ۵ تہ

نوٹ

نقشہ بالا مین جو رقبہ مربع میل مین بتلایا گیا ہے اوسمین جاگیرات گرگٹہ وکپل وگدادل کا رقبہ بھی شامل ہے۔

ف۳ اب تجویز ہے کہ ضلع لنگسکور کو شکست کر کے اس کے چار تعلقات لنگسکور کشٹگی۔ گنگاوتی۔ سندہنور۔ ضلع رائچور مین شریک کردئے جائین اور بقیہ دو تعلقات شوراپور و شاہ پور ضلع گلبرگہ مین شامل کیے جائین اور تعلقہ بادگر جو تعلقات مذکورہ صدر سے ملا ہوا ہے اور تعلقات رائچور سے بوجہ واقع ہونے رود کرشنا کے قدرتاً منفصل ہوگیا ہے ضلع رائچور سے خارج ہوکر ضلع گلبرگہ مین ملادیا جائے اس تجویز سے ضلع رائچور مین نو تعلقات اور ضلع گلبرگہ مین دس تعلقات ہوجائین گے تو تعلقات جو تجویز حالیہ کے موافق ضلع رائچور مین ہونگے وہ شمالاً و شرقاً و جنوباً رود ہائے کرشنا و تنگ بہدرا سے گہری ہوئی ہین کچھ حصہ غربی اون ندیون سے چھوٹا ہوا ہے ضلع رائچور

خالصتاً ضلع دوآبہ ہو جاتا ہے اور دونون ضلع وسیع ہو جاتے ہین - ضلع رائچور کو پہلے سے ضلع دوآبہ کہتے تھے لیکن تعلقہ یادگیر کی وجہ سے وہ ضلع اسم باسمیٰ نہین تھا - اب اس تجویز سے ضلع رائچور اسم باسمیٰ ہو جاتا ہے اور اس رپورٹ مین تمیز کے لحاظ سے اسکو ضلع دوآبہ لکھون گا -

نقشہ ذیل سے اضلاع رائچور و گلبرگہ کی حالت موجودہ و مجوزہ ظاہر ہوگی -

نام ضلع	تعداد تعلقات	تعداد دیہات	رقبہ میل مربع	آبادی	محاصل اراضی مالگذاری
١	٢	٣	٤	٥	٦
حالت موجودہ					
رائچور	٦	٩٧٣	٣٦٦١	٥١٢٤٥٥	[illegible]
گلبرگہ	٧	١٠٥٠	٣٩٩٨	٦٤٢٤٤٨	[illegible]
حالت مجوزہ					
رائچور دوآبہ	٩	١٤٦٢	٧٢٥٤	٧٣١٩٠٨	[illegible]
گلبرگہ	١٠	١٤٥٤	٥٣١٢	٩٠٠٩٥٠	[illegible]

بموجب تجویز حالیہ ضلع رائچور و ضلع گلبرگہ مین تین تعلقات اضافہ ہونگے ضلع رائچور دوآبہ کے رقبہ مین قریباً رقبہ موجودہ کے موافق اور ضلع گلبرگہ کے رقبہ مین بقدر ربع کی بیشی ہوگی - نو دس تعلقات کے اضلاع بہت بڑے نہین ہوتے ممالک

محروسہ مین چند اضلاع ایسے ہین جو نو دس تعلقات کے ہین چنانچہ اضلاع ورنگل واندور مین دس دس تعلقات ہین - اور ایلگندل مین نو تعلقات ہین جب ہم اضلاع مذکور کے ساتہہ ان کا مقابلہ کرتے ہین تو رائچور وگلبرگہ کو محاصل مین اونسے چہوٹے پاتے ہین - ضلع ورنگل تو رقبہ مین بہی بڑہا ہوا ہے مگر ایلگندل ضلع گلبرگہ سے بڑہا ہوا اور ضلع دوآبہ سے کسی قدر کم رہتا ہے اور ضلع اندور دونون ضلع مجوزہ سے گہٹا ہوا ہے -

ذیل مین اضلاع ورنگل واندور وایلگندل کے تعلقات ودیہات کی تعداد اور رقبہ وآبادی ونیز محاصل اراضی بتلائی جاتی ہے اوسکے ملاحظہ سے میرے بیان مذکورہ بالا کی تصدیق ہوگی -

نام ضلع	تعداد تعلقات	تعداد دیہات	رقبہ مربع میل	آبادی	محاصل اراضی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶
ورنگل	۱۰	۱۷۲۰	۹۷۴۷	۸۴۳۰۲۲	[illegible]
ایلگندل	۹	۱۶۹۵	۷۰۹۵	۱۰۷۴۰۶	[illegible]
اندور	۱۰	۱۲۶۱	۴۸۲۲	۶۳۹۵۹۸	[illegible]
مجوزہ ضلع دوآبہ	۹	۱۴۶۲	۷۲۵۴	۷۳۱۹۰۸	[illegible]
مجوزہ ضلع گلبرگہ	۱۰	۱۴۵۴	۵۳۱۲	۹۰۰۹۵۰	[illegible]

۴۹ اب غور طلب امر ہے کہ ہر ایک ضلع مجوزہ کا انتظام ایک اول تعلقدار سے ہوسکیگا یا نہین اور الحاق سرحد انگریزی کی وجہ سے کوئی جھگڑے تو پیش نہین آئینگے اور یہ اغراض انتظامی دوم سوم تعلقدارون کی تعداد مین اضافہ کرنے کی ضرورت تو نہ ہوگی ۔

میری رائے مین سرحد سرکار عظمت مدار کے الحاق سے کوئی جھگڑے اور مشکلات پیش نہین آئینگی جس طرح مجوزہ ضلع دوآبہ سے سرکار عظمت مدار کی سرحد کا الحاق ۱۹۴ میل تک ہے اوسی طرح اورنگ آباد و ورنگل مین ۲۸۷ و ۳۰۰ میل تک سرحد انگریزی الحاق چلا گیا ہے جب ضلع اورنگ آباد و ضلع ورنگل کا کام ایک ایک اول تعلقدار چلا رہے ہین تو بہ ظاہر کوئی وجہ ایسی نہین معلوم ہوتی کہ مجوزہ ضلع دوآبہ و ضلع گلبرگہ کا انتظام ایک ایک اول تعلقدار سے نہو سکے اضلاع مجوزہ بندوبست شدہ ہین - تری کی کاشت بہت کم ہے زراعت خشکی کی زیادہ ہے یہان مالی کام بہ نسبت اضلاع تلنگانہ کے بہت کم ہے انتظام مالگذاری مین جو دقتین اور مشکلات تہین اون کو سررشتہ بندوبست نے رفع کر دیا ہے وہ جھگڑے اور تنازعات یہان نہین ہین جو ایک غیر بندوبست شدہ تلنگانہ ضلع مین پائے جاتے ہین جمعبندی مین کوئی دقت نہین رہی سارے ضلع کی جمعبندی ڈیڑہ دو مہینہ مین ختم ہوسکتی ہے یہ تمام سہولتین جب موجود ہین تو مین یقین ولاتا ہون کہ ہر ایک ضلع مجوزہ کا انتظام ایک تعلقدار سے برابر ہوسکے گا اور کام اچھی طرح چلے گا دوم سوم تعلقدارون کی تعداد مین

اضافہ کرنیکی ضرورت نہین ہے موجودہ دوم وسوم تعلقداران اجرائے کار کے لیے کافی ہین ان کی تعداد مین اضافہ کرنیکی مطلقاً ضرورت نہین ہے -

ف ۵ اب دیکھنا یہ ہے کہ ضلع لنگسکور شکست ہونے سے رعایا کو کیا تکلیف ہوگی - تعلقات کشگی وکنگاوتی ولنگسکور وسندہنور ضلع رائچور مین شریک ہونگے رائچور مستقر ضلع سے تخمیناً ۲۵ و ۳۰ و ۴۰ کروہ کے فاصلہ پر رہے گی لیکن جب دوم تعلقدار کا مستقر لنگسکور پر رہے گا تو تعلقات مذکور کی رعایا کو کوئی زحمت اوٹھانی نہین پڑے گی تعلقات شوراپور وشاہ پور ویادگیر جو ضلع گلبرگہ مین شریک ہونگے وہان کی رعایا کو تو کوئی تکلیف نہوگی کیونکہ شوراپور مین دوم تعلقدار کا مستقر بدستور قایم رہے گا - یادگیر مین اسٹیشن ریلوے موجود ہے شوراپور شاہ پور بھی ریلوے لین سے قریب ہین -

ف ۶ اب مین اون مصارف کی تخفیف کا ذکر کرتا ہون جو ضلع لنگسکور کے شکست کر نیسے وقوع مین آے گی -

محکمات جو زیر تخفیف آئینگے وہ یہ ہے - ہر ایک محکمہ کے محاذی خرچ مجموعی طور پر درج کیا جاتا ہے اور تفصیلی تختہ بھی منسلک کیا گیا ہے -



نمبر سلسلہ	نام محکمہ	تعداد رقم
۱	۲	۳
۱	محکمہ مال اول تعلقداری - -	[illegible]
۲	عدالت ضلع دیوانی - -	[illegible]
۳	عدالت ضلع فوجداری - - -	[illegible]
۴	محکمہ رجسٹری - - - - -	[illegible]
۵	صدر محبس ضلع - - - -	[illegible]
۶	محکمہ کوتوالی - - - -	[illegible]
۷	کورٹ انسپکٹر - - - - -	[illegible]
۸	ناظر تعلیمات - - - -	[illegible]
۹	عامل پٹہ خانہ معہ دو اہلکار . . -	[illegible]
	جملہ	[illegible]

محکمہ عدالت دیوانی کے عملہ مین سے ایک ناظر و ایک صیغہ دار و دو چپراسی و ایک جوان طلبانہ مواجبی [illegible] روپیہ سالانہ بدستور قایم رکھے گیے ہین اس لیے کہ جب دوم تعلقدار مستقر ضلع ننگسگور کو اختیارات دیوانی دیے جائین گے یہ عملہ اون کے سپرد کر دیا جائیگا۔

محکمہ کوتوالی کے تحت مین سواران وجوانان وروابل واٹرولی جو اسوقت موجود ہین اونکو تخفیف کرنے کی میری دانست ضرورت نہین ہے ضلع کی انتظامی ضرورتون کے لحاظ سے انکو بدستور قایم رکھنا مناسب ہے۔

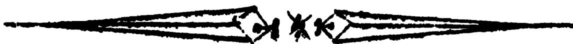
سررشتہ پٹہ مین صرف ایک عامل اور دو اہلکار تخفیف کے لایق ہین بعد شکست ضلع لنگسگور پٹہ خانہ کی حیثیت مثل پٹہ خانہ تعلقات ہوجائیگی اور پٹہ خانہ لنگسگور مین قایم رہے گا علاوہ محکمہ دوم تعلقداری کے دفتر تحصیل وامین کوتوالی کا بھی یہی مستقر ہوگا دفاتر تحصیل وامین کوتوالی جوابتک قصبہ مدگل مین ہین آیندہ وہان نہین رہین گے۔ دفتر تحصیل وامین کوتوالی ومحکمہ دوم تعلقداری کے لیے مکان محکمہ ضلع موجود ہے یہ بنگلہ ایسا وسیع ہے کہ اسمین دفاتر دوم تعلقداری وتحصیل وامینی کے لیے ضرورت سے زیادہ گنجایش موجود ہے کسی دفتر کے لیے مکان بنوانے کی ضرورت نہوگی۔

دفاتر مہتممان تعمیرات وآبپاشی تخفیف نہین کیے جاسکتے اس لیے کہ مہتممان مذکور کی تفویض دوسرے اضلاع بھی ہین جن کا کام وہ کرتے ہین۔

تفصیل بالا کے ملاحظہ سے مستنبط ہوگا کہ محکمات مذکورہ صدر کی تخفیف سے لـــــــلما سالانہ کی بچت سرکار کو ہوگی اور اضلاع مجوزہ رائچور ودوآبہ وگلبرگہ مین کسی اضافہ خرچ کی ضرورت نہوگی باوصف اِس قدر بچت ہونیکے عدم شکست ضلع لنگسگور کے متعلق بعہد مولوی محمد عبد الباقی صاحب مرحوم سابق صوبہ دار جو رائے دی گئی تھی اس سے مین متفق نہین ہون میرے خیال مین باغراض انتظامی آیندہ کوئی

ضرورت ایسی پیش نہ آئے گی جس کے باعث بچت برائے نام ہوجائے۔ جیساکہ صوبہ دار صاحب مرحوم کا خیال تھا۔

ف ضلع لنگسگور کی تخفیف سے صوبہ گلبرگہ مین ایک ضلع کم ہوجاتا ہے اوسکے متعلق میری رائے ہے کہ ضلع بیدر اس صوبہ مین شامل کردیا جائے ضلع بیدر اضلاع گلبرگہ و عثمان آباد کی سرحد سے ملا ہوا ہے اور ان دونون اضلاع کے درمیان واقع ہے اور مستقر گلبرگہ سے ضلع بیدر (۳۰) کوس کے فاصلہ پر ہے ضلع بیدر کے شمول سے اس صوبہ مین چار ضلع ہوجائینگے اور مستقر صوبہ ہذا قریب قریب وسط مین ہوجائیگا اور نیز ضلع بیدر مرہٹواڑی ہونیکے لحاظ سے اسی صوبہ مین قدرتی طور پر شامل ہونیکے لایق ہے اور تلنگانہ مین رہنے کے قابل نہین ہے کیونکہ وہان کا دفتر اور رعایا کی زبان مرہٹی ہے جیساکہ اس صوبہ کے ضلع عثمان آباد کا دفتر اور رعایا کی زبان مرہٹی ہے ایک پلان صوبہ کا بشمول ضلع بیدر منسلک کیا گیا ہے۔ اس سے صوبہ گلبرگہ کی شکل اور وسعت معلوم ہوگی جب ضلع بیدر اس صوبہ مین شامل ہوجائے گا تو صوبہ بیدر صوبہ گلشن آباد میدک کے نام سے موسوم کیا جاسکتا ہے اور یہ نام موزون بھی ہوگا اسواسطے کہ صوبہ دار کا مستقر پٹنچرو مین بحکم اعلیحضرت ہے اور پٹنچرو ضلع میدک مین واقع ہے تجویز شمول خروج سے جو نتیجہ ہر ایک صوبہ کا پیدا ہوتا ہے وہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا۔



نام صوبہ	تعداد اضلاع	تعداد تعلقات	تعداد دیہات	رقبہ مربع میل	آبادی	محاصل زمینی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
صوبہ گلبرگہ مجوزہ						
گلبرگہ - دوآبہ - عثمان آباد - بیدر	۴	۲۸	۴۲۹۰	۱۸۹۰۶	۲۸۵۹۶۲۱	[illegible]
صوبہ گلشن آباد میدک						
میدک - اندور - محبوب نگر - [illegible]	۴	۳۹	۵۰۴۵	۱۸۳۰۳	۱۹۰۱۶۷۸	[illegible]

مقابلہ بالا سے واضح ہوگا کہ ہر صوبہ مین تعداد اضلاع کی مساوی ہوگی اور محاصل مین صوبہ گلشن آباد میدک بڑھکے ہی رہے گا۔

گو رقبہ مین ۶۰۳ مربع میل صوبہ گلبرگہ مین زیادہ ہین لیکن یہ خفیف بیشی خیال کرنے کے لائق نہین ہے۔

نوٹ

اضلاع صوبہ گلشن آباد کا رقبہ محاصل وغیرہ بابتہ سنہ ۱۳۱۰ف محکمہ ہذا مین موجود نہین ہے لہذا ڈنلاپ صاحب بہادر کی مرتبہ رپورٹ نظم ونسق بابتہ سنہ ۱۳۰۴ فصلی لغایتہ سنہ ۱۳۰۷ فصلی سے رقبہ محاصل وغیرہ دونون صوبون کا لیکر مقابلہ کیا گیا ہے گو اس صوبہ کا

مواد بابت سنہ ۱۳۱۰ فصلی محکمہ ہذا مین موجود ہے لیکن مقابلہ کے لیے یہ مجبوری اس صوبہ گلبرگہ کے لیے بھی سنہ ۱۳۰۷ فصلی کا رقبہ محاصل وغیرہ رپورٹ مذکور سے لیا گیا ہے ڈنلاپ صاحب کی مرتبہ رپورٹ سے اس مواد کے متعلق بڑی مدد ملی ہے ۔

صوبہ گلبرگہ کے ضلع عثمان آباد مین ہم تعلقات جو علاقہ صرف خاص کے ہین اُن کا رقبہ و محاصل وغیرہ اس مین شریک نہین کیا گیا ہے کیونکہ رپورٹ مذکور مین بھی تعلقات صرف خاص ضلع مذکور کا رقبہ محاصل وغیرہ درج نہین کیا گیا ہے ۔

۸ ضلع لنگسگور کو شکست کرنے کے بعد تعلقات کا شمول و خروج اضلاع رائچور و گلبرگہ مین بموجب میری تجویز کے ہو جائے تو دوم تعلقدار رائچور کا مستقر لنگسگور قرار دینا پڑے گا اِن کی تفویض تعلقات کشٹگی و گنگاوتی و لنگسگور و سندھنور رہینگے ۔ دوم تعلقدار مستقر شورا پور بدستور وہین معیّن رہین گی چونکہ تعلقات شورا پور و شاہ پور ضلع گلبرگہ مین شریک ہونگے لہذا وہ بماتحتی اول تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ کام کرین گے اور تعلقہ یادگیر بھی جو ضلع رائچور سے خارج ہو کر ضلع گلبرگہ مین شامل ہوگا صاحب موصوف کی تفویض کیا جائیگا ۔

ڈویزن لنگسگور پر ایک لائق انگریزی دان دوم تعلقدار کو معین کرنیکی ضرورت ہوگی اون کو فوجداری مین اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول اور دیوانی مین مقدمات مالیتی یکہزار روپیہ تک سماعت کرنے کا اختیار خاص طور پر عطا ہونا چاہیے اور یہ تجویز بہت آسانی سے وقوع مین آسکتی ہے کہ موجودہ دوم تعلقدار ضلع دوآبہ کسی لائق اور

انگریزی دان دوم تعلقدار کے ساتھ بدل دئے جا سکتے ہین اور اس سے مصارف مین کوئی بیشی نہوگی۔

۹ اخیر مین مین یہ کہون گا کہ جو تجویز مین نے پیش کی ہے وہ ہر طرح قابل امضا ہے اضلاع مجوزہ یعنی رائچور و گلبرگہ نہ تو ایسے بڑے ہوتے ہین جس کے باعث یہ خیال ہو کہ ایک اول تعلقدار سال بہر مین کل تعلقات ضلع کا دورہ نہ کر سکین گے ورنہ جھگڑا سے و مشکلین۔ ایسی ہین جس کی بناپر ایک اول تعلقدار سے کام نہ چل سکنے کا خیال ہو مین نے اوپر بصراحت بیان کر دیا ہے کہ ہر ایک ضلع مجوزہ کو ایک اول تعلقدار اچھی طرح سنبھال سکین گے اور کام بلا وقت چلے گا۔

اس میری تجویز سے نہ صرف اضلاع رائچور و گلبرگہ کی حالت بلحاظ وسعت و محاصل اچھی ہو جائے گی بلکہ مصارف سرکاری مین لہ ملکے کی تخفیف ہوگی ہی نہین بلکہ صوبہ گلبرگہ و صوبہ گلشن آباد میدک ساوات پر آجائین گے اور رعایا و برایا کو زحمت اوٹھانی نہین پڑے گی۔

جب آپ بتجویز تخفیف ضلع لنگسگور کے موید ہین اور سرکار عالی کا بھی یہی خیال ہے کہ ضلع مذکور توڑ دینے کے قابل ہے تو پھر ایسی تجویز منفعتی سرکار کو بمنظوری سرکار اجرا کرنا مناسب و قرین مصلحت ہے امید ہے کہ میری تجویز سرکار کے ملاحظہ مین پیش ہو کر منظوری حاصل فرمائی جائیگی فقط۔

خورداد ۱۳۱۱ ف فصلی مین ہمارے ممدوح نے سرکار مین بذریعہ مراسلہ نشان ۵۵

دفتر کمشنر انعام کی تخفیف کی رائے دی جو سرکار سے منظور ہوئی اور دفتر کمشنری برخاست کیا گیا جس سے بجق سرکار ہزارہا روپیہ کی بچت ہوئی۔

آپ نے سرکار مین حسب ذیل مفید رائین پیش کین۔ ظاہر ہے کہ اگر اس کا نفاذ ہوجائے تو سرکار کو رقم کثیر کا فائدہ حاصل ہوگا۔

(الف) جبکہ مدد معاش بجز اولاد کے قرابت داران بعیدہ پر جاری نہونیکے لیے حکم سرکار ہے تو کوئی وجہ نہین ہے کہ معاش ویسکھی و دلیسا پاٹ دیہ گیری قرابت داران بعیدہ پر جاری کیجائے کیونکہ یہ بھی مثل مدد معاش کے ہے۔

(ب) جب کسی منصب دار کی تنخواہ اُس کے وارث پر جاری ہو تو حسب منشار حکم سرکار فیصدی ۲۵ کی کمی ہوجاتی ہے اسی طرح جب کسی رسوم۔ یومیہ۔ معمول کے اجرائی ورثا کے نام ہو تو مثل منصب کے فیصدی ۲۵ کی کمی ہونی چاہیئے کیونکہ اسمین اور منصب مین مماثلت ہے۔



باب چہارم



عامۃ برتاؤ

ناظرین کو باب دوم وسوم کے ملاحظہ سے اور نیز ہمارے ممدوح کی تدریجی ترقی سے ثابت ہوچکا ہے کہ آپ مین انتظامی قابلیت وستعدی - خیرخواہی سرکار ہمدردی رعایا کا کیسا اچھا مادہ ہے اور کس عمدگی سے اوس کا عملی ظہور ہورہا ہے اسی طرح حصۃ اوّل باب چہارم کے معائنہ سے آپ کے خصائل وعادات کا پورا اندازہ ہوچکا ہے -

اب ہم کو مختصراً یہ بتانا ضرور ہے کہ افشیل حالت مین آپ کے عامۃ برتاؤ کا پوزیشن کس طرح ہے - ہر کام مین آپ کے عملی اصول یہ ہین کہ "کسی حالت مین رعایا و سرکار کا ناواجب نقصان نہو - اور ضوابط وقوانین کی پوری پابندی ہو اور تحریر وتقریر کا جادہ وشکنی کی حدتک نہ پہونچے -

آپ کا کانشنس (ضمیر) ہمیشہ ان امور کی جانب مائل رہتا ہے اور اون پر پورا عمل درآمد ہے -

(الف) فریقین کو (خواہ وہ کوئی ہوں) مساوی سمجھا جائے۔

(ب) ہر تجویز میں جہانتک ممکن ہو نرم پہلو اختیار کیا جائے۔

(ج) - ہر اہل غرض کو عرض حال کا پورا موقع دیا جائے۔

(د) - ہر کام کو بعجلت ممکنہ ختم کیا جائے۔

(ہ) - اپنا قلم اپنے ہی ہاتھ میں رہے۔

ہر فریق ناکام بھی آپکی توجہ اور سماعت بحث کا مداح رہتا ہے اگر کوئی ناکام فریق آپ کی تجویز کا باضابطہ اپیل کرے تو آپ کو کبھی اسبات کا خیال تک نہیں ہوتا کہ کیوں اپیل کیا گیا۔

دراصل آپ حکومت کو خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی امانت تصور فرماتے ہیں اور اسی لیے حقوق العباد کے معاملہ میں آپ حق رسانی کی امکانی کوشش کرتے ہیں آپکو اپنے ماتحتوں کے مراتب کا پورا لحاظ ہے انکی قدر افزائی - ترقی سفارش میں آپ کبھی دریغ نہیں فرماتے۔

آپ اپنے اون ماتحت ملازمین کو جو رعایا پر سختی کرتے ہیں اِن الفاظ میں ہدایت فرماتے ہیں کہ۔

"میرا یہ خیال ہے کہ جس انسان کے دل میں درد نہو وہ سررشتہ مال میں عہدہ داری کے لایق نہیں ہے"

ہر ماتحت کے اچھے کام کی آپ ہمیشہ تعریف فرماکر ماتحت کا حوصلہ

بڑہاتے ہین۔

آپ کے عمدہ برتاؤ کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ عامۂ رعایا اور زمرہ ماتحتین کے دلوںمین آپ کی عظمت و محبت ہے۔ فقط۔

تمت بالخیر

